

UNIVERSAL
LIBRARY

OU_228214

UNIVERSAL
LIBRARY

OSMANIA UNIVERSITY LIBRAR

Call No. 958

Accession No. U 302

Author

میرزا میرزا
دکتر میرزا

Title

This book should be returned on or before
last marked below.



ذکر میر

ملنی، حضرت میر تقی میر کی خود فوشت سوانح عہدی (

مرتبہ

مولوی عبدالحق صاحب بی۔ اے (علیگ)

سنه ۱۹۹۸ع

انجمن اردو پریس - اور نگ آباد (دکن)

ایک ہزار

بع اول

فہرستِ مضمایں

صفحتہ	مضمون	نمبر شمار
الف - د	مندرجہ	
۱	حمد	۱
۲	نعمت	۲
۳	سبب تالیف ذکر میر	۳
۴	بیزدگان میر کا وردود ہند اور قیام دکن و اکبر آباد	۴
۵	میر صاحب کے باپ کا ذکر	۵
۶	باپ کی اپنے پیرو سے گفتگو دربارہ یزید	۶
۷	باپ کی تلقین عشق	۷
۸	باپ کی سیرت اور ان کے نصائح	۸
۹	لاہور کا جانا اور ایک دیا کار درویش کی ملاقات	۹
۱۰	شاهجہان آباد دہلی میں آنا	۱۰
۱۱	باپ کی نظر حقیقت اثر کا ایک نوجوان پر اثر خاص	۱۱
۱۲	شادی کی مذمت	۱۲
۱۳	نوجوان کی وادغتگی اور بیوی سے بیزاری	۱۳
۱۴	میرعلی مدققی کی تلاش میں نوجوان کی سرگردانی	۱۴
۱۵	نوجوان کا آگرہ پہنچ کر باریاب ہونا	۱۵
۱۶	دنہا فانی اور جسم نایا ندار ہے اس پر ارشاد مرشد	۱۶
۱۷	فقیر اور غدا کا فرق و امتیاز	۱۷
۱۸	نوجوان کی تکمیل (یاضت و شہرت) عروس نو	۱۸
۱۹	کی دق میں وفات	

صفحتہ	مضمون	نمبر شمار
۱۹	میر صاحب بعد هفت سالگی اور نوجوان کی رفاقت و محببت	۱۹
۲۰	نوجوان کامل کی نظر معرفت انرکا اثر ایک لڑکے پر	۲۰
۲۱	لڑکے کی بھتابی و سراسیمگی	۲۱
۲۲	میر صاحب کے چچا کی ایک درویش سے عقیدت	۲۲
۲۳	میر صاحب چچا کے ساتھ اُن بنزگ کے ہاں جاتے ہیں	۲۳
۲۴	درویش کی پیشین گوئی میر صاحب کے حق میں	۲۴
۲۵	پند و مو عظمت درویشی	۲۵
۲۶	صوبیدار شہر کا ملاقات کو آنا اور اُس کو نصیحت	۲۶
۲۷	ایک گوئیے لڑکے کا آنا اور درویش کو ذہر دینا	۲۷
۲۸	بایزید درویش کی ملاقات	۲۸
۲۹	بایزید کے کلمات پند	۲۹
۳۰	دوسرا ملاقات	۳۰
۳۱	توسیعی ملاقات اور درویش کی وفات	۳۱
۳۲	میر تقی کے کلمات معرفت	۳۲
۳۳	حفظ قرآن عم بزگوار	۳۳
۳۴	نقل عجہب و پیشہن گوئی وفات میر تقی	۳۴
۳۵	مسٹلہ دویت مہن گفتگو	۳۵
۳۶	بیساڈی و وفات عم بزگوار	۳۶
۳۷	میر تقی نے اپنا لقب عزیز مردہ رکھا۔ میر صاحب	۳۷
۳۸	کا دنج والم	۳۸
۳۹	احمد بیگ جوان کا آنا اور ارادۃ حجج کو ترک کر کے	۳۹
۴۰	مرید ہونا اور کسب وریافت کے بعد حجج کو جانا	۴۰
۴۱	وفات میر محمد تقی	۴۱
۴۲	بے سروتی برادر	۴۲
۴۳	حقیقت من دل رویش، بعد واقعہ درویش	۴۳
۴۴	میر صاحب کا دہلی جانا اور امیر الامرا کا	۴۴
۴۵	دو زیلمہ مقدر کرنا	۴۵

صفحہ	مضدون	نمبر شمار
۶۳	امیرالاسرا کے انتقال کے بعد میر صاحب کا دوبارہ دھلی جانا اور اُن کے ماموں سراج الدین علی خان آڑو کی بد سلوکی	۴۳
۶۴	میر صاحب کی حالت مجملوناہ	۴۴
۶۵	اطبا کے معالجے سے میر صاحب کا صحت پانا	۴۵
۶۶	میر جعفر سے تعلیم حاصل کرنا	۴۶
۶۷	دیختے میں سید سعادت علی کی شاگردی	۴۷
۶۸	ڈعا یت خان کا توسیل	۴۸
۶۹	شاہ درانی کا داری پر حملہ کرنا اور شکست کہانا	۴۹
۷۰	محمد شاہ کا انتقال اور احمد شاہ کا قتخت	۵۰
۷۱	نشیون ہونا	
۷۲	صفدر جنگ کی وزادت	۵۱
۷۳	سادات خان ذوالفقاد جنگ اور بخت سنگہ	۵۲
۷۴	کی نزاع	
۷۵	میر صاحب کی نازک مزاجی	۵۳
۷۶	نواب بہادر کی ملازمت	۵۴
۷۷	جنگ وزیر با افغانستان	۵۵
۷۸	فهروز جنگ کی وفات اور میر صاحب کا مطول پڑھنا	۵۶
۷۹	نواب بہادر کا قتل، میر صاحب کی بیکاری اور	۵۷
۸۰	مہا نراین دیوان وزیر کی ملازمت	
۸۱	وزیر کی بغاوت اور بادشاہ اور وزیر میں جنگ	۵۸
۸۲	اور وزیر کی شکست	
۸۳	ماموں کی ہمسائیگی چھوڑ کر امیر خان کی حوصلی	۵۹
۸۴	میں سکونت اختیار کی	
۸۵	داجہ نگل کشود کی قدر دانی اور شاگردی	۶۰
۸۶	داجہ ناگر مل کا عہدہ نہایت وزارت پر سو افراد ہونا	۶۱
۸۷	شاہ درانی کا دوسرा حملہ	۶۲
۸۸	داجہ ناگر مل کا مصلحت سے فوج دکن کو شہر سے نکال دینا	۶۳

صفحتہ	مختصر مضمون	نمبر شمار
۷۴	راجہ جگل کشود سے شکایت دوڑگار اور راجہ کا میر صاحب کو قتلی دینا اور کچھہ مدت کی پریشانی کے بعد قدر دانی	۶۴
۷۸	چند سانحہات کا اجمالی ذکر	۶۵
۸۰	فوج دکن کی چڑھائی دلی پر	۶۶
۸۱	دھوکے سے بادشاہ عالمگیر ثانی اور انتظام الدولہ خان خانان کا قتل	۶۷
۸۲	درانیوں کا دکنیوں کو شکست دیتا	۶۸
۸۳	درانیوں کے ہاتھوں شہر کی تباہی	۶۹
۸۵	درانیوں سے دکنیوں کی جہپن	۷۰
۸۶	بھاو سردار دکن کا فوج لے کر آنا	۷۱
۸۷	میر صاحب کا راجہ کے ساتھہ کامان جانا اور پریشانی و حال	۷۲
۹۱	درانیوں اور دکنیوں کی مشہود خونریز جنگ پانی پت مہن	۷۳
۹۳	راجہ کی وساطت سے شجاع الدولہ کی صفائی	۷۴
۹۸	وزیر درانی سے درانیوں کے حملے سے دلی کی خرابی اور غارت	۷۵
۹۹	گردی کی پر درد داستان	۷۶
۱۰۳	میر صاحب کا آگرے جانا	۷۶
۱۰۵	قاسم علی خان ناظم بلکالہ سے شجاع الدولہ کی بد عہدی	۷۷
۱۰۶	جنواہر سنگھہ کی دست درازی اور نجیب الدولہ کی گوشائی	۷۸
۱۰۷	حقیقت دال لشکر بادشاہ و وزیر	۷۹
۱۱۰	دکنیوں کی شکست پر شکست اور ملہار داو کا شکستہ دل ہوکر وفات پانا	۸۰
۱۱۵		

نمبر شمار	مسسون	صفحہ
۸۱	دکنیوں اور جواہر سنگھ کی لشکر آڑائی - شاہ دوائی کی آمد کی خبر سنکو دشمنوں کا صلح کر کے بہاگ جانا	۱۱۰
۸۲	شاہ درانی کا ستماجع کے اس طرف تک آنا اور سکھوں کے ہاتھوں سے تنگ آکر واپس جانا	۱۱۹
۸۳	جواہر سنگھ، راجہ مادھو داومیں تباہ اور جنگ	۱۱۹
۸۴	راجہ مادھو داومی سارہو کو سرجانا اور لوائی کا خاتمه جواہر سنگھ کا قتل، اُس کے بیتے کی جانشینی	۱۱۷
۸۵	اور مارا جانا، کہیڑی سنگھ کا جانشینیوں ہونا ابتری اور خانہ جلگی	۱۱۸
۸۶	میر صاحب کا راجہ کی جانب سے بطور ایلمچی بادشاہ کے لشکر میں جانا اور عہد و پیمان کرنا۔	۱۱۹
۸۷	راجہ سے شکر دنجی	۱۲۱
۸۸	سلدھیا کی قوت اور بادشاہ کی ذلت میر صاحب کا لشکر شاہی کے ہر سرکردے پاس	۱۲۱
۸۹	جانا اور مایوس ہونا بادشاہ کو بھوکا اور دکنیوں سے لونا اور ناکام دھنا	۱۲۲
۹۰	شہر کا سلامت دھنا	۱۲۳
۹۱	مغلوں کا شہر بدر ہونا اور دکنیوں پاس چلے جانا	۱۲۵
۹۲	بادشاہ حسام الدین خان کا مغلوں کے حوالیہ کر دینا	۱۲۷
۹۳	نجف خان کا بادشاہ کی دلے سے چاؤں پر حملہ کرنا اور کامیاب ہونا	۱۲۸
۹۴	بادشاہ ملک کا توہسرا حصہ دیتے پر مجہود ہوا عبدالاحد خان سکھوں سے مل کر راجہ پتھالہ	۱۳۱
۹۵	پر حملہ کرتا ہے اور پھر صلح کر لیتا ہے تواب شجاع الدولہ تفہما فرنگیوں کے پاس جانا	۱۳۲
۹۶	ہے اور وہ از دوے مروٹ کوہ و الہ آباد واپس دے دیتے ہیں	۱۳۳

صفحتہ	مفسون	نمبر شمار
۱۳۳	شجاع الدولہ افگریزون کی مدد سے دو ہیلیون پر حصلہ کرتا ہے اور فتح پاتا ہے	۹۷
۱۳۵	میر صاحب کی خانہ نشینی وفات شجاع الدولہ	۹۸
۱۳۶	وفات منظمار الدولہ اور حسن رضا خاں کی نیابت	۹۹
۱۳۷	بادشاہ کی طلبی پر نجف خاں کا آنا اور عبدالاحد خاں کا گرفتار کرنا اور اُس کا مرض	۱۰۰
۱۳۸	سل میں مبتلا ہونا	۱۰۱
۱۳۹	نصف الدولہ کا میر صاحب کو طلب کرنا	۱۰۲
۱۴۰	نواب آصف الدولہ سے ملاقات	۱۰۳
۱۴۱	دهلی میں نجف خاں کا انتقال اور میرزا شفیع کی وفات	۱۰۴
۱۴۲	گورنر کا لکھنؤ آنا، اُس کا استقبال اور مہمانداری بادشاہ کو فرنگیوں سے ملانے کے لئے اکبر آباد لانا	۱۰۵
۱۴۳	شہزادہ جواد بخت کا نواب وزیر اور فرنگیوں کے پاس آنا	۱۰۶
۱۴۴	گورنر کا واپس کلمتہ جانا اور شاہزادے کو واپس بھیج دینا	۱۰۷
۱۴۵	میر صاحب کا نواب وزیر کے ساتھ شکار میں جانا اور شکار نامہ موزوں کرنا	۱۰۸
۱۴۶	مرہتوں کا تسلط	۱۰۹
۱۴۷	غلام قادر کا جود و ستم اور بادشاہ کی آنکھیں نکال لینا	۱۱۰
۱۴۸	عبرت و خاتمه	۱۱۱
۱۴۹		۱۱۲
۱۵۰		
۱۵۱		

مقدمہ

میر نعیٰ مهر اردو کے ان چند مسلم اساتذہ میں سے ہیں جن پر اردو ادب کو ہمیشہ ناز رہ گا۔ اہل ذوق میر صاحب کے کلام کو سر اور آنکھوں سے لگانے ہیں اور پڑھنے کو سر دہنتے ہیں۔ جب تک یہ زبان دنیا میں قائم ہے یہ ذوق کبھی کہہ نہ ہوگا۔ میر صاحب خود بھی اسے سمجھتے تھے، کیا کہہ گئے ہیں —

جانے کا نہیں شود سخن کا مرے ہرگز

نا حشر جہاں میں سرا دیوان رہ گا

یہ محدث شاعر انہ تعلیٰ نہیں، حقیقت حال ہے جس سے کسی

کو انکار نہیں ہو سکتا —

اردو ادب کے شاعرین میں کون ایسا ہوگا جو اس باکمال شاعر کے حالات سفرنامہ کا مشہاق نہ ہوگا، جس نے اردو شاعری کو (غول کی حیثیت سے) انتہائے کمال تک پہنچا دیا تھا اور جس کے بعد اسے پھر یہ رتبہ کبھی نصیب نہ ہوا۔ پھر حالات خود اس کے اپنے لکھے ہوئے۔ آپ بدقیقی میں جو مزہ ہے وہ جگ بیتی (قادیون) میں کہاں۔ موجود ہزار بے لگ ہو اور تحقیق و تلاش میں سر مارے، آپ بہتری کے لکھنے والے کو نہیں پہنچ سکتا۔ بعض افادات اس کے ایک بے ساختہ جملے سے وہ اسرار حل ہو جاتے ہیں جو مدتیں قادیخون کی ورق گردانی کے بعد بھی میسونہیں ہوتے۔ اگر ہر شخص جس نے دنیا دیکھی بھالی ہے اور کچھ کہا بھی ہے اپنی بیتی آپ لکھئے چایا کرے تو ادب کے خزانے میں یہ جواہرات انمول ہوں:

(الف)

ذکر مهر ایسا ہی انسول موقی ہے —

ادو میں شعرا کے تذکروں کی کچھ کسی نہیں، اور کونسا تذکرہ ہے جس نے میر صاحب کا ذکر نہ کیا ہو اور ان کی تعریف کے پل نہ باندھے ہوں مگر حالات کے نام سے وہی چند باتیں ہیں جن سے نہ دل سید ہوتا ہے اور نہ تحقیق کی پہاں بجھتی ہے۔ بعض ان میں سے میر صاحب کے ہم عصر اور جان پہچان والے بھی ہیں اور بعض ان کے معتقد بھی، لیکن وہ کلام کی تعریف کو حالات کی تحقیق پر زیادہ ترجیح دیتے ہیں۔ ان کے خیال سے یہ بھی صحیح؛ آدی فائزی ہے کلام باقی ہے۔ مگر کلام کو آدی سی سے جو نعلق ہے وہ کہونکر جدا ہو سکتا ہے یہی وجہ ہے کہ میر صاحب کے متعلق بہت سی سلفی سفارٹی، غلط سلطط (دواستہ) چلی آتی ہیں جن کے پرکھنے کی کوئی کسوٹی نہ قہی۔ اب ذکر میں کی پدولت بہت سی باتیں جو اندھہ سے میں تھیں اُجالے میں آگئیں ۔۔۔

جیسا کہ اُس زمانے میں رواج تھا، میر صاحب نے یہ کتاب فارسی میں لکھی ہے۔ ان کا تذکرہ نکات الشعرا بھی فارسی ہی میں ہے، لیکن ذکر میر کی زبان زیادہ نگین، شیروں اور فصیح ہے، کہیں کہیں مسجع اور مقفى ہو گئی ہے مگر سادگی اور بے ساختہ پن اس کا اصلی حسن ہے جو شروع سے آخر تک جلوہ نما ہے۔ جگہ جگہ اپنے والد اور دوسرے بزرگوں کے قول یا ان کی پند و موعظہ یا گفتگو جو سراسر حقانیت اور اخلاق سے مسلو ہے ایسی پاکیزہ زبان میں اور ایسے موثر طریقے سے بہان کی ہے کہ کتاب میں خاص لطف پودا ہو گیا ہے ۔۔۔

میر صاحب کو (جیسا کہ کتاب کے پڑھنے سے معلوم ہوا) لوگوں ہو میں یتیمیں کا داغ سہنا پڑا اور ظالم بیت انہیں وطن سے داری کھینچ لایا۔ یہ وہ زمانہ تھا جب کہ سلطنت مغلیہ کے اقبال کا آفتبا کہنا دھا تھا۔ اور عقل و همت اور اخلاق و استقلال اعلیٰ ملک سے خصت ہو چکے تھے ۔۔۔

اللهم اکبر ہے ہندوستان کی جان اور سلطنت اسلام کی داعی دھانی

(ج)

نهی مگر ہر طرف سے آفات کا فشار نہی - اس کی حالت اُس عورت کی سی تھی جو بیوہ تو نہیں پر بھواؤں سے کہیں دکھا دی ہے - الوالعزم تیسمود اور بایو کی اولاد ان کے مشہود آفاق تخت پر ہے جان تصویر کی طرح دھری تھی؛ اقبال جواب دے چکا تھا ' ادباء و انجھاطات کے سامان ہو چکے تھے اور سہاڑ دو زوال گردو پیغمبر منذر لا رہا تھا؛ بادشاہ سلامت دست نگر اور امیر امراء مضمحل اور پریشان تھے - سب سے اول نادر شاہ کا حملہ ہوا حملہ کیا تھا خدا کا قہر تھا - نادر کی بے پناہ تلواد اور اس کے سپاہیوں کی ہوس۔ ناک غارت گردی نے دلی کو نوج کھسوت کے ویران و برباد کر دیا تھا - ابھی یہ کچھ سنبھالنے ہی پائی تھی کہ چند سال بعد احمد شاہ درانی کی چڑھائی ہوئی؛ پھر مرہتوں ' جاتوں ' رہیں ' رہیں ' نے وہ اور ہم مچھائی کہ دھی سہی بات بھی جاتی دھی - غرض ہر طرف خود غرضی ' خانہ جلگنی ' طوائف الملوکی اور اپنی کا منظار نظر آتا تھا - یہ حالات میر صاحب نے اپنی آنکھوں دیکھے اور دیکھے ہی نہیں، ان کے چڑ کے سے اور ان انقلابات کی بدوات نا کام شاعر کی قسمت کی طرح تھوڑیں کھاتے پھرے - یہ دلی کے اقبال کی شم تھی جس کی سکھراب ذک طلوع نہیں ہوئی' - میر صاحب نے ان تباہیوں اور بربادیوں اور آپس کی خانہ جلگیوں اور خود غرضیوں کے منظار اپنی آنکھوں دیکھے ' ان میں شریک ہے ' ان کے ذخیرے اور پھر انہیں اپنی اس آپ بیتی میں اپسے پر درد الفاظ میں بیان کیا ہے کہ آنکھوں کے سامنے اپنے اعمال کا نقشہ پھر جانا ہے - میر صاحب نے ان تمام واقعات اور حالات کو بڑی صحت اور خوبی سے لکھا ہے اور اس زمانے کی تاریخ کے لئے یہ کتاب بھی ایک حیثیت دکھتی ہے - بعض مقامات پر وہ مودع کی حیثیت سے دائے بھی دیتے ہیں - مثلاً پانی پت کی آخری جنگ میں مرہتوں کے طریقہ جنگ کے متعلق فرماتے میں " حقیقت ہر دو لشکر آنکہ اگر دکھنیاں بجنگ کریز کفے

طو و قدیم آنها بود می جنگیدند ' اغلب که غالب می گردیدند '،
هم اس جگہ تاریخی حالات و واقعات پر کچھ لکھنا نہیں
چاہتے ' جن لوگوں کو مغلیہ سلطنت کے آخری ایام کی تاریخ کا
شوق ہے ان کے لئے یہ حصہ دلچسپی سے خالی نہ ہوگا - یہاں ہم
صرف یہ دیکھنا چاہتے ہیں کہ اس کتاب سے ہمیں میر صاحب
کی زندگی کے متعلق کیا کیا نہیں باقی ہم معلوم ہوتی ہیں اور
کون کون سی غلط فہمیاں دفع ہوتی ہیں —

۱ - آب حیات میں ذیز گلزار ابراہیمی میں میر صاحب کے
والد کا نام میر عبداللہ لکھا ہے - میر صاحب اس کتاب میں
”جگہ“ میر علی متقی لکھتے ہیں اور کہوں ایک مقام پر بھی
میر عبداللہ نہیں آیا - والد کی عادات و خصائص ' اشغال و
افکار ' اخلاق و اطوار کو بڑی خوبی سے لکھا ہے اور سب کچھ
یہ کم و کاست بیان کر دیا ہے - چنانچہ ان کا ذکر کرتے کرتے لکھتے
ہوں ” جوان صالحی عاشق پہشے بود ' دل گومی داشت '،
بخاطب علی متقی امتحان یافت ' - اس جملے میں خطاب کے
لفظ میں کچھ شبهہ پوہا ہوتا ہے کہ شاید اصلی نام کچھ اور ہو -
سادی کتاب میں کہوں اس کا اشارہ تک نہیں کہ سوائے اس کے
آن کا کوئی اور نام بھی تھا ' جہاں کہیں انہوں نے والد کا ذکر کیا ہے تو
علی متقی یا درویش کے نام سے کہا ہے - سید امان اللہ میر صاحب کے
والد کے مرید خاص تھے - اور کہد بار چھوڑ کر مرشد ہی کے قدوس میں
آیے تھے - میر صاحب کے بچپن کا زمانہ انہیں کے پاس گزرا '،
وہ انہیں ہر جگہ عم بزدگوار لکھتے ہیں - وہ ایک درویش سے
سلیے جاتے ہیں ' میر صاحب بھی ان کے ساتھ ہیں - درویش
بوجھتا ہے کہ یہ کس کا لڑکا ہے - سید امان اللہ جواب دیتے ہیں
” فرزند علی متقی ” - اس طرح باب کے منے کے بعد جب
ہلی بار دلی کئے اور خواجہ سعید باسط نے انہیں نواب
بیمصار ال долہ امیر الامر رکھ کیا کیا اور امیر الامر رکھ
اویالمع کیا کہ یہ کس کا لڑکا ہے تو وہاں بھی بھی نام بتایا

اور وہ فوراً بیہقیان کئے۔ اُن کے والد کا ایک پیدا بھائی اپک مدت کے بعد اُن سے ملنے آقا ہے، وہ پوچھتے ہیں کہ کیسا آنا ہوا تو وہ کہتا ہے کہ پیدا مدرسے خواب میں آے اور فرمائے لگے ”... اما یکبار برخود دن تو باعلیٰ متقدی ضرور“۔ غرض ان کے والد کا نام کتاب میں بارہا آیا ہے، میر صاحب کی ذیان سے ہو یا کسی دوسرے کی ذیان سے، لیکن ہر جگہ علیٰ متقدی ہی لکھا ہے۔ اس سے وثوق ہوتا ہے کہ اصلی نام یہی تھا —

۲ - بعض لوگوں نے اُن کی سیادت میں بھی شبہ کیا ہے جس کا ذکر آبہ حیات میں مذکور ہے۔ آزاد نے یہ قصہ تذکرہ شورہش (غلام حسین) سے نقل کیا ہے جس نے سب سے پہلے یہ افtra باندھا ہے۔ لیکن میر صاحب نے اس کتاب میں ہر مقام پر اپنے والد کے نام کے ساتھ ”میر“ کا لفظ لکھا ہے اور اپنے والد اور دوسروں کی ذیانی اپنا نام بھی میر محمد تقی لکھتے ہیں۔ یہ شخص غلط ہے کہ جب انہوں نے میر قخلص کیا تو اُن کے والد نے منع کیا کہ ایسا نہ کرو، ایک دن خواہ مخواہ سید ہو جاؤ گے۔ والد کی وفات کے وقت اُن کی عمر دس گیارہ سال سے زیادہ نہ تھی، اس وقت نہ شعر کہتے تھے اور نہ شعر گوئی کا خہال تھا۔ شعر کا ذوق دلی میں آکر پیدا ہوا۔ یہیں انہوں نے تحصیل علم کی، یہیں شعر کہنا سوکھا اور یہیں اُن کے کلام کو شہوت و قبولہت حاصل ہوئی اور آخر دم تک دلی ہی کو یاد کرتے رہے —

۳ - یہ مسکن نہیں کہ میر صاحب کا ذکر ہو اور خان آزو (سراج الدین علی خان) کا نام نہ آئے۔ خان آزو فادرسی کے بڑے اُستاد اور محقق اور شاعر تھے، کبھی کبھی دیختے ہیں بھی کچھ کہہ لیتے تھے۔ آزاد نے لکھا ہے کہ میر صاحب پہلی بھروسے تھے اور جب وہ مر گئیں تو اُن کے والد نے خان آزو کی ہمشیرہ سے شادی کی۔ لیکن میر صاحب کے بھان سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ اُن کے بڑے بھائی خان آزو کے حقیقی بھان تھے اور میر صاحب

(و)

اود ان کے چھوٹے بھائی دوسروی بیوی سے تھے - اس سے ظاہر ہے کہ میر علی متنقی کی بیوی بیوی خان آزو کی بہن تھیں - بہوں حال اس میں شک نہیں کہ خان آزو مہر صاحب کے سو قیلے ماموں ہوتے ہوئے - تمام نذکروں میں یہ لکھا ہے کہ انہوں نے باب کے مرنے کے بعد خان آزو ہی کی آغوش شفقت میں پوروں پیاری اور انہوں کے فیض قربیت سے علمی استعداد اور شاعری کا ذوق حاصل کیا - جب میر صاحب کا تذکرہ نکات الشعرا * چھپ کر شایع ہوا تو اس بیان پر تصدیق کی مہد الگ کئی - اس کتاب میں میر صاحب نے خان آزو کا بڑے ادب سے ذکر کیا ہے اور ان کے کمال اور سخن فہمی کی بیونہ تعریف کی ہے اور مرتضیٰ معز (فطرت، موسوی خان) کے حال مہن انہوں "آستاد و پیر و مرشد بندہ" لکھا ہے - ان شواهد کو دیکھتے ہوئے آزاد کا یہ قول نہایت ناگوار گزرتا ہے کہ "خان صاحب حلقوی مذہب تھے میر صاحب شمعہ، اس پر نازک مزاجی غصب! غرض کسی مسئلے پر بگر کو الگ ہو گئے" + "قیاس یہی ہوا کہ یہ بھو آزاد کا ایک چتنکا ہے جو حسب عادت لطف داستان اور دنگہنی ع بیان کی خاطر لکھئے گئے ہیں - لیکن جب یہ کتاب (ذکر میر) ہماری نظر سے گزدی تو معلوم ہوا کہ آزاد بڑی پتے کی بات لکھئے گئے ہیں - مہر صاحب خان آزو کے دل آزار برداشت اور بے مسوتو کے نہایت شاکی ہوئے - ایک تو لڑکپن اور ناقچہ رہ کاری، دوسرے یتھمی کا تازہ تازہ داغ، پھر غریب الوطنی اور بے دوزگاری، اس پر بے مروت بھائی اور سنگ دل ماموں کا یہ سلوک، میر صاحب کی زندگی تلخ ہو گئی - غیور تو وہ بچپن ہی سے تھے، جیسا کہ خود ان کے والدہ نے اس کا اعتراف کیا ہے، ان کے دل پر اس کا ایسا اثر ہوا کہ نوبت جذون تک پہنچ گئی -

* یہ تذکرہ انجمان ترقی اردو کی طرف سے شایع ہو چکا ہے

+ آب حیات، تذکرہ میر

† دیکھو صفحہ - ۵۹

اب قابل فور یہ ہے کہ مہر صاحب کے ان دو بیانات میں اس قدر تفاوت اور تضاد کہوں ہے حالانکہ نکات الشعرا بھی دلی ہی مہن لکھا گیا اور ذکر میر بھی وہیں شروع کی اور سوائے آخر کے کچھے ادراق کے (جس کی صراحت آئی چل کر کی جائے گی) ساری کتاب وعین لکھی - بات یہ معلوم ہوتی ہے کہ تذکرہ میر صاحب کے خیال میں ایک ایسی چیز تھی جو مقبول ہونے والی تھی اور چونکہ اس قسم کا یہ پہلا تذکرہ تھا (جیسا کہ مہر صاحب نے خود تحریر فرمایا ہے) اس لئے یقین تھا کہ لوگ اسے شوق سے پڑھیں گے اور ہر کس و ناکس کے ہاتھ میں جائے گا، انہوں نے اس ناگوار اور بد نما ذاتی اور خانگی قضیے کو چھپوڑا مصلحت نہ سمجھا اور تفاصیلے غورت نے یہی مذاہب خیال کیا کہ اس پر پردہ قال دیا جائے، لیکن جب وہ آپ بیتی لکھنے بیٹھے تو رہا نہ گیا، ساری دام کھانی کہہ سنائی - اور سچ بھی ہے وہ آپ بیٹھی ہی کہا جس میں بھی بھلی جو کچھ بھی گزدی ہو صاف صاف نہ لکھہ دی جائے، اب وہ ارادات قلب ہو یا حالات و اتفاقات، اپنے ہوں یا دوسرے کے، جو کچھ آنکھوں نے دیکھا یا دل پر گزرا سب ہی لکھنا پوتا ہے۔ اور یہ خہاں بھی نہ تھا کہ یہ کتاب کبھی دوسرے ہاتھوں میں جائے گی یا مقبول ہوگئی اور حقیقت بھی یہی ہے، آج تک یہ کتاب گمناسی میں دھی، یہ شخص اتفاق ہے کہ آج اس کی اشاعت کا موقع نکل آیا ورنہ جہاں اور بہت سے جواہر پارے خاک میں مل گئے یہ بھی کھڑے مکوڑوں یا کسی عطا کی پڑپوں کی نظر ہو جاتی —

اس کتاب سے یہ بھی معلوم ہوا کہ یہ جو مشہور چلا آتا ہے، خان آزو میر صاحب کے استاد تھے صحیح نہیں ہے - ہمارہ اتنی بات کے قصور و اضداد ہوں کہ دوبارہ جب دلی آئے تو مامون ہی کے ہاں آکے تھے، چنانچہ فرماتے ہیں "یعنی چندے پیش او ماند و کتابے چندہ از یاران شهر خواندم" اس کے بعد انہوں نے اپنی تعلیم کا حال لکھا ہے کہ کھونکز اتفاق تھے (استئمہ نہیں میر جعلہ یہ مذہب بھی تو

(۴)

ہوئی اور ان سے فارسی پڑھنی شروع کی، اتفاق سے جب وہ اپنے وطن پتھنے چلے گئے تو میر سعادت علو سے جو امروہ کے بادشندے تھے، ملاقات ہوئی، انہوں نے میر صاحب کو دیکھتے میں شعر موزوں کرنے کی ترغیب دی اور اس وقت سے ان کی شعر گوئی کی پذیریاں پتی۔ میر صاحب نے بھی ایسی جان توز کے محنت کی اور وہ مشق بہم پہنچائی کے تھوڑے ہی عرصے میں اُن کی شہدت سارے شہر میں پھیل گئی۔ حقیقت یہ ہے کہ وہ کسی کے شاگرد نہ تھے بلکہ شاعر پیدا ہوئے تھے —

۱۵۔ میر صاحب کے لکھنؤ پہنچنے کا حال بھی عجیب تھا مگر اسے بھان کیا گیا ہے اور آزاد نے نمک موج لکا کر اُسے ایک افسانہ بنا دیا ہے۔ اس میں شک نہیں کہ آزاد کے سحد نگار قام نے اس وقت اور موقع کی اور میر صاحب کی قطع وضع اور ان کی بے کسی اور استغنا کی ایسی سچی تصویر کھینچی ہے کہ دراما کا لطف آجاتا ہے اور انکھوں کے سامنے عبرت کا نقشہ پھر جاتا ہے۔ لیکن لکھنؤ پہنچ کر سداے میں اترنا، مشاعرے میں جانا، اُن کی پرانتی وضع پر اہل مشاعرہ کا ہنسنا اور شمع سامنے آنے پر غزل میں حسب حال فی البدایہ اشعار کا پڑھنا حقیقت سے بعید ہے۔ یہ صحیح ہے کہ دلی اجڑ گئی تھی، قدردان اُنہے گئے تھے، اہل کمال کس میرسی کی حالت میں تھے اور اُن کا تھکانا صرف ایک ہی دل گیا تھا یعنے لکھنؤ کا نوابی دربار جو اُس وقت بھا، پر تھا۔ زمانے کے ہاتھوں تملک آکر ہر بامال قدردانی کا بھوکا اپنے عزیز وطن سے مدد موز کر وہیں جا پہنچا تھا۔ میر صاحب اگرچہ دلی میں تملک حال اور شکستہ دل تھے مگر بے غیور تھے۔ وہ بعض اور لوگوں کی طرح دوسروں پر بار ہونا یا احتیاج لے کر پہنچنا اپنی وضع کے خلاف سمجھتے تھے۔ جس طرح شجاع الدولہ نے اڑاہ قدردانی مرزًا سودا کو دلی سے بلا بھیجا تھا اسی طرح آصف الدولہ نے نواب سالار جنگ کے فریضہ راہ رہا بھیج کر میر صاحب کو لکھنؤ بٹھا۔ لکھنؤ بھی

بواب سالوچنگ کے ہاں گئے جو اُن کے حال پر پہلے ہی سے مہربان تھے، انہوں نے فوداً بلڈگان عالیٰ کی خدمت میں اطلاع کی۔ چاد پازچ دوسرے بعد بذد گان عالیٰ مرغون کی لوائی کے لئے تشریف لائے میر صاحب بھی وہاں تھے۔ مخفض فرست سے سمجھہ گئے کہ میر صاحب ہیں، نہایت لطف و عنایت سے بغل گیر ہوئے اور اپنے ساتھ نشست کے مقام پر لے گئے۔ اپنے شعر میر صاحب کو سخاطب کر کے سنایے اور پھر میر صاحب سے کلام سننے کی فرمائیں کی۔ مگر میر صاحب نے اپنی غزل کے صرف دوچار ہی شعروں سنایے۔ اس سے ظاہر ہے کہ میر صاحب فقیروں کی طرح لکھنے نہیں گئے جیسا کہ آزاد نے بیان کیا ہے بلکہ عزت سے بلاے گئے اور آخر دم تک اسی عزت سے رہے۔

۵۔ میر صاحب کی بد دماغی اور نازک مزاجی کو بھی بتے مبالغے سے بیان کیا گما ہے، لیکن اس میں شک نہیں کہ وہ نازک مزاج ضرور تھے۔ اس کا داڑ اُن کی ابتدائی تربیت اور پروردش اور بعد کے حالات میں ہے۔ میر صاحب کے والد بڑے پایے کے درویش تھے، لوگ اُن کے قدم لیتے اور ہاتھ چوتھے نہیں، بڑے بڑے لوگ اُن کے ملنے کی تمنا کرتے تھے۔ ایسے حالات میں درویش دماغ دار نہیں تو ممکن ہے، لیکن صاحبزادے کے دماغ کا کیا پوچھنا وہ تو آسمان ہی پر ہوتا ہے۔ سید امان اللہ جو اُن کے والد کے سرید خاص تھے، میر صاحب انہیں چھپا کہتے تھے۔ سید صاحب نے انہیں بڑے چاو چوچلے سے پالا۔ یہ شب و دوسرے انہیں کے پاس رہتے، انہیں کے ساتھ کہا تھا، انہیں کے ساتھ سوتے، جب کبھی کسی درویش سے ملنے جاتے تو میر صاحب کو ساتھ لیتے جاتے اور یہ اُن کی ملاقاتوں اور صحبتوں میں حاضر رہتے۔ اُن کے والد کی خدمت میں بھی اکثر درویش اور صوفی حاضر ہوتے، یہ چپکے چپکے سب کچھ دیکھتے اور سنتے رہتے تھے۔ انہوں نے اس کتاب میں جو اپنے والد کی تلقین اور دوسرے درویشوں کی باتوں اور اقوالِ لکھے ہیں وہ سرا سر درویشی میں

(۵)

ذویہ ہوئے ہیں۔ پھر سے اُن میں غہرت، استغذا، قدامت اور بے نیازی کی شان پیدا ہونے لگی تھی۔ ابھی دس کیاڑہ ہی بوس کی عمر تھی کہ دھری یتیمی دیکھلی پڑی، ایک تو، چچا جو باپ سے زیادہ ناز بردار تھا داع مفارقت دے کیا، دوسرے اُسی سال باپ کا سایہ سر سے اُتھے کیا۔ پھر عزیز و اقارب کی طوطاچشمی خصوصاً بھائی کی ہے سوتی اور ماموں کی بدلسوکی اور دل آزادی، اس پر یہ سر و سامانی اور پریشانی، ان سب پر مزید ملک و حکومت کی ناگفتہ بہ حالت، جہاں آئے دن نئے نئے انقلابات اور دلخراش واقعات، خانہ جنگیاں اور بوبادیاں، بوبیا دھنی تھیں۔ ان سب نے اُن کے دل پر اپسے چڑ کے دئے کہ تن بدن کا ایک ایک تار بلبلہ اُتھا۔ اسی نے اُن کے کلام میں فصاحت کے ساتھ وہ سوز و گداز اور درد پیدا کر دیا جو اُن کے بعد آج تک کسی کو نصیب نہ ہوا۔

آزاد نے خان آزو سے ناچاقی کی وجہ میر صاحب کی نازی مزاجی ہی قرار دی ہے اگرچہ اس کے تسلیم کرنے میں کسی قدر قابل ہوتا ہے، تاہم دوسرے واقعات ایسے موجود ہیں جن سے ظاہر ہوتا ہے کہ یہ نازک مزاج ضرور تھے۔ مثلاً سادات خان ذوالفقار جنگ بخشی کے ہاں ملازم ہیں، ایک دوڑ خان موصوف شب مہ میں مہتابی پر بیٹھے تھے اور قول کا لڑکا اُن کے سامنے بیٹھا کچھ کارہا تھا، اتنے میں میر صاحب پہنچتے، خان نے کہا میر صاحب اُسے اپنے دیختے کے دوچار شعر بتا دیجتے تو یہ اپنے طور پر درست کر کے گا لیے گا۔ میر صاحب نے کسی قدر ترش ہو کر کہا کہ سمجھہ سے یہ نہیں ہو سکتا، تو اس نے اپنے سر کی قسم دی اور خوشامد کی تو مہر صاحب نے چادو ناچار چند شعر ایسے یاد کرائے لیکن یہ بات انہوں ایسی ناگوار کذبی کہ اس کے بعد سے خان صاحب کے ہاں جانا چھوڑ دیا اور خانہ نشین ہو گئے۔ خان موصوف نے بہت مدت سماجت کی مگر انہوں نے ایک نہ سنی۔ مگر اس شخص کی مروت کو دیکھتے کہ اُس نے اس کا کچھ خیال نہ کیا

(ک)

اود متحض میر صاحب کی خاطر سے اُن کے بھائی مہر محمد رضی
کو اپنے پاس سے کھوڑا دے کر نوکر رکھہ لیا - راجہ جگل کشود جو
محمد شاہ بادشاہ کے عہد مہن و کیل بلکاٹ تھے اور بُوے امیر آدمی
تھے ، شوق اود قدر دانی سے مہر صاحب کو کھر سے اتنا کر اپنے ہاں
لے جاتے ہیں اود اپنے شعر اصلاح کے لئے پہنچ کرتے ہیں مگر
میر صاحب اس کے کلام کو قابل اصلاح نہیں سمجھتے اور سب
پر خط کھینچ دیتے ہوں - راجہ ناگر مل جو میر صاحب کا بوا
قدر دان تھا، اس کی دفاتر متحض اس وجہ سے چھوڑ دی کہ جو معاہدہ
وہ اس کے ایسا سے بادشاہی اسرا سے کر کے آئے تھے اس پر اس فی عمل
نہ کیا - بادشاہ بُوے اشتیاق سے بار بار بلا تے ہیں مگر یہ نہ ہو
جاتے - غرض میر صاحب کو اپنی وضع کا بُوا پاس تھا اور ابتدائی
تربيت اور فقر و فاق نے وضعداری کے ساتھ نازک مواجهی بھی
پیدا کوئی تھی -

۶ - اس کتاب مہن بعض مقامات ایسے آتے ہیں کہ ان کے پوہنچے
کے بعد اُن کی بعض نظموں کی اصل حقیقت معلوم ہوتی ہے اور
لطف دوبالا ہو جاتا ہے - مثلاً جب اُن کے سوتیلے مامون خان آذو نے
اپنے بھانجے (میر صاحب کے بُوے بھائی) کے اشتعال سے
انہیں طرح طرح سے ستانا شروع کیا اور اُن کی خصوصت اور
دل آزادی اور بدلسوکی حد سے بُوہ کئی تو اس بے کسی اور بے
نوای کے عالم میں اُن کے قلب پر اس کا بُوا صدمہ ہوا اور بہت
ہی دل شکستہ اور دل گرفتہ رہنے لگے - اس غم و غصے کی حالت
میں ان پر ایک جلنون کی سی حالت طاری ہو گئی اور انہیں
چاند میں ایک عجیب صورت نظر آنے لگی ، اس وہم کے ساتھ
وحشت و دیوانگی بُوہنے لگی اور حالت نازک ہو گئی - اس قسم
کیفیت کو مہر صاحب نے بُوی خوبی سے بیان کیا ہے - اس کے بعد
آپ اُن کی مثنوی "خواب و خیال" پوہنچتے تو اس واردات کی
سچی تصویر اور اس خواب کی پوری تعبیر نظر آتی ہے اور صاف
معلوم ہوتا ہے کہ یہ متحض خواب و خیال نہیں بلکہ ایک

(ل)

واقعہ تھا جو ان کے مایوس اور حزیں دل پر گزرا تھا —
اس مندوی کے شروع میں اپنی پریشان حالی کا ذکر کیا
ہے کہ ہوش سبھالتے ہی اپنے بھگانے ہو گئے۔ یادوں نے بے وفائی
کی — اور عزیز و اقربا نے بے سروقی — ناچار وطن چھوڑنا پڑا
اور یہ پہلا وقت تھا جو کھود سے قدم باہر نکالا —

چلا اکبر آباد سے جس کھڑی
درو بام پر چشم حسرت پڑی
کہ قدر وطن پہلے کیوں کر کروں
مگر ہر قدم دل کو پتھر کروں

اب دلی پہنچتے ہیں —
پس از قطع رہ لے دلی مہن بخت
بہت کھیلچھے ہاں مہن نے آزاد سخت
جگر جو رہدوں سے خون ہو گھا
مجھے دکتے دکتے جنوں ہو گھا
اب اس کے بعد سے جنوں کی کیفیت بہان کی جو
عجہب و غریب ہے —

میر صاحب کو دو بار کام جانا پڑا اور دونوں بار پریشان
حالی ان کے ہر کا ب تھی — پہلی بار، جب دیکھا شہر کی حالت
رنے کے قابل نہیں دھی تو راجہ (نائکرمل) سے اجازت چاہی
کہ شہر چھوڑ کر کسی دوسری جگہ چلا جاتا ہوں، یہاں دھنے
کی تاب نہیں۔ راجہ نے اپنی عنایت سے اجازت دی۔
میر صاحب تو کل علی اللہ لواحقوں کے ساتھ چل کھڑے
ہوئے اور بے ہزار پریشانی کامان پہنچے۔ یہ ذیحجہ کی
آخری قادیخ تھی۔ عشرہ وہیں بسر کھا اور عاشوں کے دوز
وہاں سے آگے چلے۔ دوسری بار جب راجہ جاتوں کے ہاتھوں
سے تنگ آکر اپنے تمام متولیوں کے ساتھ قلعے سے نکل کر
کوچ کرتے ہوئے کامان پہنچتے ہوں تو میر صاحب بھی بہ سب
ملازمت اس قافلے کے ساتھ ہوئے۔ یہ عالم بھی پریشانی کا تھا

(م)

اور غالباً اسی حالت میں انہوں نے ایک منحصراً لکھا ہے۔
ذمانتے کی شکایت میں فرماتے ہیں —
کام سے تلغیح کام آتھا یا مرے تدمیں
دلی میں بیدلانہ پھرا یا مرے تدمیں

ہم چشمتوں کی نظر سے گرا یا مرے تدمیں
حاصل نہ پیس سے بذیما مرے تمہیں
میں مشتم خاک مجھے سے اسے اس قدر غبار
تلاش معاشر میں جگہ جگہ مارے مارے پھر نے کے متعلق
کئی بند لکھے ہیں، ایک یہ ہے —
جانا جہا نہ قہا مجھے، سو باد وان گیا
ضعف قوی سے دست بدیوار وان گھا
محتجاج ہو کے نا کا طلب گار وان گیا
چارہ نہ دیکھا مغضوب و ناچار وان گھا
اس جان نا توان پہ کیا صبر اختیار
اگے چل کے کہتے ہیں —

حاجت مرو دوا دل پر دود نے نہ کی
نا ثیر اشک سرخ دخ ذد نے نہ کی
تدبیر ایک دم بھی دم سود نے نہ کی
دل جوی سیڑی حجف کسی فرد نے نہ کی
طاقت دھی نہ دل میں، کیا جان سے قرار
اور بند تو دو آخر کے ہیں جو مهر صاحب کی حالت اور مزاج
کا سچا نقشہ ہیں —

دل سر بسر خراب ہے تعمیر کیا کروں
آشتفتگی ع حال کی تعییر کیا کروں
خونا بھائے چشم کی تقدیر کیا کروں
ذدی دنگ چہرہ کی تحریر کیا کروں
آہا جو ملن بھمن ملن خوان ہو گئی بھار

(ن)

حالت تو یہ کہ مجکو غمتوں سے نہیں فراغ
دل سوزش دومنی سے جلتا ہے جوں چواعغ
سوئہ تمام چاک ہے سارا جگہ ہے داعغ
ہے نام مجلسوں میں مرا مهر بے دماغ
از بسکہ بے دماغی نے پایا ہے اشتہاد
اسی طرح سے شہر آشوب اور مستزاد (جو دلی کے حال پر
لکھی ہے) اور خاص کہ جو نظم دنہا کے نام سے ہے ان کا لطف
اس کتاب کے پڑھنے کے بعد آتا ہے - آخری نظم (دنیا) کے پڑھنے
کے بعد یہ معلوم ہوتا ہے کویا اس کتاب کے آخری صفحے کے لفظ
لفظ کو نظم کر دیا ہے - فرض مہر صاحب کے کلام کے سمجھنے اور
لطف حاصل کو نہ میں بھی اس کتاب سے بہت کچھہ
دھنمی ہوتی ہے -

۷ - ذکر مہر میں چہاں اُس زمانے کی معاشرت اور حکومت
کے بہت سے واقعات ملتے ہیں وہاں ایک یہ بات بھی صاف نظر
آتی ہے کہ اُس زمانے میں هندو مسلمان کی کوئی بحث ہی
نہ تھی - اُس سے بڑا کہ برا کونسا زمانہ ہوگا جب ذہ ملک میں
ہو طرف خود فرضی 'خانہ جلگن'، لوٹ مار کی وبا پھیلی ہوئی تھی
اور دوال اور انحطاط کا انتہا وقت آگیا تھا، زاہم هندو مسلمانوں کے
تعلقات آپس میں ایسے تھے جیسے بھائیوں بھائیوں میں ہوتے ہیں -
وہ لذت بھی تھے، ملتے بھی تھے، مگر اس دوستی محببت اور
لذائی بھائی مذہب و ملت کا کوئی امتحان نہ تھا - یہ آفت
اس زمانے کی لائی ہوئی ہے جس میں بدینکتی سے دو نوں
مبلا ہیں؛ اس کا انجام سب سمجھتے ہوئے ہیں مگر اپنے وہم کے
ہاتھوں لاچا رہیں - خود مہر صاحب کئی داجاوں کے متواصل تھے،
اُن کی مروت اور انسانیت کا ذکر کس محببت اور عزت سے کرتے
ہیں - راجہ ناگر مل کی شرافت اور وضعداری دیکھتے، 'جاٹوں
کی چھڑہ دستی اور مردم آزادی سے آزادہ ہو کر دلیرانہ قلعہ چھوڑ
پاھنچنے کی تھاتھیں تو اپنے ساتھے بیس نہزاد کھدوں کو جو انہیں

(س)

کی وجہ سے آباد تھے اور اکثر ان کے متولی تھے اور جن میں
ہندو مسلمان سب ہی تھے، ساتھی لے کر جاتے ہیں۔ پہ وقت
خطپڑے سے خالی نہ تھا، مہر صاحب لکھتے ہیں ”واجہ نظر پر خدا
کردا انجھے لازمہ سردار یہست بکار بزدہ باہر دو پسر بحراعت تمام
سواد شد و بیرون قلعے آمد چنان ہمت بامداد غربا گماشت کہ
ناموس نفرے ہم انجا نگذاشت - از لطف دادا ہے ہمال و بے یمن
نیت خوب در دو سہ دوز مع این قافلہ کران داخل کاما کشت“ -
اگرچہ ملک کی حالت بہت خراب و خستہ اور ابتدر تھی، عام و
خاص، نواب اور راجہ سب خود غرضی میں مبتلا اور ناعاقبت
اندیشی میں گرفتار تھے، مگر پرانی وضعیات برابر چالی جادہ ہی
تھیں - بزم ہو یا دزم، غم ہو یا شادی، معاملات ہوں یا مطائب
اُن میں وہ تذکر دلی اور تعصب نہ تھا جس کا جلوہ ہمہن آج کل
نظر آدھا ہے - بد اخلاقی اُن میں بھی تھی بدمعاملگی اُس وقت
بھی تھی، غداری اور بے وقاری سے وہ زمانہ بھی خالی نہ تھا، مگر
وہ سہا عیوب جس سے مذہبی تعصب کہتے ہیں، اس سے اُن کے
سوہنے پاک تھے -

- ۱۸ - میر صاحب بڑے مہذب اور بہترین شخص ہوئے اور کہیں
مذہب کا ذکر یا بحث نہیں کرتے، تاہم ہم اُنکا بعض واقعات یہ
اُن کے مذہب اور مشروب کی جھلک بھی نظر آتی ہے۔ ایسے والد کے
متعلق ایک جگہ، لکھتے ہوئے ”دوزے درخدمت شیخ موال کرد کہ
بنده انجھے عقائد خود درست کردا ام بخدمت عالی و افسوس است،
اما در حق حاکم شام چہ فرمایند“ - شیخ نے فرمایا ”کہونگا“
کچھہ مدت بعد ملنے آندرہوئے محروم خان خواجہ سرائے شاہ جہانی
کی مسجد تشریف لائے، میرے والد کے نوکر وضو کے لئے پانی
لانے کو دوئے، والد خود اٹھئے اور آفتباہ لے کر ہاتھے ملنے دھلانے
لگئے - فرمائے لگئے ”اے علی متقی میں عسر بھر کبھی اُس کا نام
زبان پر نہیں لایا ہوں“ اس کا شکر کم سی بیان سے ادا کروں“ -
والد کہتے تھے کہ اس کے بعد یہ میں نے بھی اس کا نام

کبھی نہیں لہا —

سبحان الله، کس خوبی اور حکمت سے تلقین کی ہے
یہ بزرگ شاہ کلیم اللہ اکبر آبادی، میر علی متقی کے پھر و مرشد
تھے۔ اور میر علی متقی کا شیخ سے یہ کہنا کہ ”میلے جیسا کے آپ پر
ظاہر ہے، اپنے عقائد درست کرنے ہیں“ شیخ نے اثر کو ظاہر کرنا
ہے۔ میر صاحب بھی آخر اُسی باب کے بیٹے تھے، ابتدا ہے
درویشون میں تربیت پائی، خود درویش منہ واقع ہوئے تھے
اسی لئے ان کا مشروب وسیع اور دل صاف تھا۔ ایک بار کا ذکر ہے
کہ جب میر صاحب سادات خان ذوالفتخار جنگ کے پاسن تھے تو
ایک لڑائی میں وہ بھی ساتھ تھے، لڑائی قصیدہ سامر کے پاس
ہوئی جو اجمیع سے بیس کوس ہے۔ غرض ملہاد داؤ کے بیچ میں
پڑنے سے لڑائی موقف ہوئی اور صلح صفائی ہو گئی۔ میر صاحب نے
اس موقع کو غلمیت سمجھا اور حضرت خواجہ معین الدین اجمیری
کی زیارت کے لئے اجمیر جا پہنچے۔ اس ماجرسے کو ان چند الفاظ
میں بہان کرتے ہیں، ”من پس از صلح برائے حصول سعادت
زیارت درگاہ فلک اشتباہ خواجہ بزرگ دفترم“ —

۹ - میر صاحب کی وفات کا سال تو صحیح صحیح معلوم ہے،
سلہ ۱۴۲۵ھ (۱۸۱۰ع) میں انتقال ہوا، ناسخ نے تاریخ
کہی ہے ”اویلاً مرد شہ شاعران“۔ لیکن پیدائش کا سال معلوم
نہ ہونے سے ان کی عمر کے متعلق بہت اختلاف پیدا ہو گہا ہے۔
ازاد لکھتے ہیں کہ سو برس کی عمر پائی۔ مصحتفی اپنے تذکرے
میں لکھتے ہیں ”عمرش تخمیناً قریب به هشتاد است“۔ تذکرے
کی تالیف کا سلہ ۱۳۰۹ھ ہے، اس حساب سے تقریباً ۹۶ سال ہوتے
ہیں۔ جہاں نے ان کی عمر ۸۰ ہی برس لکھی ہے۔ اگر چہ مدد
صاحب نے اس کتاب میں اپنی پیدائش کا سلہ نہیں لکھا تاہم
بعض حالات اور قولیں ایسے موجود ہیں جن سے ان کی عمر اور
پیدائش کا تخمینہ سلہ معلوم ہو سکتا ہے —
جب سوہد امان اللہ کا (جنہیں میر صاحب عم بزرگوار

(۵)

کوئے لکھتے ہیں) انتقال ہوا اور دنج و فم سے ان کی حالت بہت ندھال ہوئی تو ان کے والد ان کو سماجیانے لگے، اس میں ایک یہ فقرہ بھی فرمایا ”کہ ماہ من ! نہ طفل ہالہ“ الحمد لله کہ ۵۰ سالہ ” - اور اسی سال میر علی متقی کا بھی انتقال ہو گیا - گویا باپ کی وفات کے بعد ان کی عمر دس سال کی تھی یا زیادہ سے زیادہ گیارہ سال کی ہو گئی - باپ کے سرjanے سے اس چھوٹی سی عمر میں فکر معاشر ہوئی جس کی قلاش میں وہ اکبر آباد کے آس پاس بہت کچھ پھرے، جب مایوس ہوئے تو شاہ جہاں آباد کا قصد کیا - نواب صحاصم الدولہ امیر الامرا نے ان کے باپ کے حقوق کا خھال کر کے میر صاحب کا ایک دوپیہ دوز مقدر کرد یا اور یہ روزینہ نادر شاہ کے حملے تک ملتا رہا، اس جنگ میں نواب صاحب کے مارے جانے سے بند ہو گیا - نادر کا حملہ سنہ ۱۱۵۱ھ میں ہوا - اس کتاب کے اختتام پر میر صاحب نے اپنی عمر ساتھ سال بتائی ہے اور کتاب کی تاریخ اس قطعہ سے نکالی ہے —

مسی با سمی شد اے با هنر
کہ اپن نسخہ گرد د بعالم سمر
ذ تاریخ آگہ شوی بیگسان
فزای عدد بست و هفت اد بران

کتاب کا نام ”ذکر میر“ ہے جس کے عدد ۱۱۷۰ ہوتے ہیں، اس میں ۲۷ ملاے تو ۱۱۹۱ ہوئے - اس میں سے اکثر ساتھ منہا کئے تو ان کی پیدائش کا سال تقریباً ۱۱۳۷ھ نکلتا ہے - اس حساب سے نادر کے حملے کے وقت ان کی عمر کوئی پندرہ سال کی سمجھتی چاہئیے - اس حادثے کے بعد وہ پھر دھلی چاتے ہیں اور چند دوز اپنے ساموں خان آڈزو کے مہسان ہوتے ہیں - ایک مدت کے بعد جب راجھ ناگر مل کے ہمراہ اکبر آباد جائے کا اتناق ہوتا ہے تو

(ص)

لکھتے ہیں کہ تیس سال بعد وطن میں آنا ہوا، یعنی اس وقت ان کی عمر ۴۵، ۴۶ برس کی ہوگی —

آب حہات میں لکھا ہے کہ میر صاحب نے دلی ۱۱۹۰ ھ میں چھوڑی لہکن گلسن ہند (اوہ لیزاد ابراہیم) میں ان کے لکھنے جانے کی تاریخ ۱۱۹۷ لکھی ہے اور لکھا ہے کہ اس وقت مرزا محمد فیض سودا اس چہار فانی سے عالم باقی کو سدھا رچکے تھے۔ سودا کا انتقال سنہ ۱۱۹۵ ھ میں ہوا۔ میر حسن اپنے تذکرے میں میر صاحب کا حال لکھتے ہوئے کہتے ہیں کہ اس وقت وہ دلی ہی میں ہیں۔ حسن کے تذکرہ کا سنہ تالیف ۱۱۹۴ ہے۔ غرض لطف ہی کا قول صحیح معلوم ہوتا ہے کہ میر صاحب لکھنے سنہ ۱۱۹۷ ھ میں پہنچے۔ اس حساب سے میر صاحب کے لکھنے پہنچنے اور ذکر میر کے ختم ہونے کا ایک ہی سال ہوتا ہے اور اس وقت ان کی عمر ساتھہ تھی۔ اب اگر سنہ پیدائش ۱۱۳۷ ھ اور سنہ وفات ۱۲۱۵ ہو تو میر صاحب کی عمر تقریباً ۸۹ برس ہوئی ہے، بہر حال ۹۰ سے ڈاند کسی حال میں نہیں اور مددی دے میں یہی صحیح یہی ہے —

۱۰۔ ذکر میر ایک نادر الوجود کتاب ہے۔ ہماری زبان میں ایک نہیں بیسہوں تذکرے شعرا کے لکھے گئے ہیں اور ابھی تک یہ سلسلہ جاری ہے۔ مگر کسی تذکرے میں اس کتاب کا نام نہیں۔ آزاد نے بہت تفصیل سے میر صاحب کے کلام اور تصنیفات کی فہرست دی ہے مگر ذکر میر کا ذکر اس میں بھی نہیں۔ سوایے ڈاکٹر سپرنگر کے کہ اس نے اپنی فہرست میں ذکر کیا ہے اور کہیں اس کا پتہ نہیں۔ یہ مخصوص اتفاق ہے کہ یہ کتاب خان بہادر مولوی بشیر الدین احمد صاحب بانٹی مسلم ہائی اسکول اتنا وہ کے ہاتھے لگ گئی اور ان کی عنایت سے ہمیں دیکھنی نصیب ہوئی اور اس کے شایع کرنے کا موقع ملا۔ میں مولوی صاحب کے اس لطف و کرم

(ق)

کا بیمہد مسلوں ہوں - یہ نسخہ بہت صاف اور اچھا لکھا ہوا ہے - کتابت سلسلہ ۱۲۲۱ھ (۱۸۰۱ع) کی ہے یعنی میر صاحب کی زندگی ہی میں لکھا گیا اور کہا تعجب ہے کہ انہیں کے نسخے کی نقل ہو - کہیں کہوں مشکل الفاظ اور محاورات کے معنے بھی دئے ہیں جو ہم نے بجھائے چھاپ دئے ہیں ، البتہ مقدمین کے عنوان اس میں نہیں تھے وہ ہم نے اضافہ کئے ہیں - جب پروفیسر محمد شفیع ایم۔ اے وائس پرنسپل اور پرنسپل کالج لاہور کو 'جو علم و ادب کا خاص ذوق رکھتے ہیں ' یہ معلوم ہوا کہ میرا اولادہ اس کتاب کے شایع کرنے کا ہے تو انہوں نے مجھے فوراً لکھا کہ ایک نسخہ اس کا میرے پاس بھی ہے ، کہو تو بھیج دوں ' چنانچہ انہوں نے مدد لکھنے پر اپنا نسخہ مجھے مستعار عذر ایڈ فرمایا جس کا میں بہت شکر گزار ہوں - میں نے کتاب کا چھپنا دوک دیا اور اتنا وے کے نسخے سے مقابلہ کرنا شروع کھا اس سے بعض بعض جگہ بہت مدد ملی - پروفیسر صاحب کا نسخہ اوسا اچھا لکھا ہوا نہیں ہے جوسا اتنا وے کا ہے اور ناقص بھی ہے یعنی ایک چوتھائی سے زائد کم ہے - معلوم ہوتا ہے کہ آخری حصہ میر صاحب نے بعد میں بڑھایا ہے ، چنانچہ لکھلو جانے کا حال لا ہو کے نسخے میں مطابق نہیں - جہاں کہیں ان دو نسخوں کی عبارت میں اختلاف تھا ، اُس اختلاف کو ہم نے حاشیے میں (ن) کا نشان کر کے لکھ دیا ہے - کتاب کے آخر میں میر صاحب نے کچھ اٹھفے بھی جمع کرائی ہیں ، بعض پرانے اور قدیمی ہیں اور بعض خود اُن کے زمانے کے ہیں اور پر لطف ہیں - مگر افسوس کہ بعض ان میں سے ایسے فحش ہیں کہ اُن کا لکھنا یا بیان کرنا ممکن نہیں ، اس سے اُس زمانے کا ذوق معلوم ہوتا ہے ورنہ میر صاحب کی تہذیب اور ممتازت کا کہا کہدا ہے ؛ اس وجہ سے نہیں اس لئے کہ یہ ایک غیر متعلق چہز تھی ہم نے یہ لظیفہ اس کتاب سے خارج کوئی نہیں —

(ر)

اس کتاب کے پڑھنے کے بعد ایک بات کی حسرت وہ جاتی ہے کہ میر صاحب نے اپنے زمانے کی شعر شامروں اور ہم عصر شعرا کا مطلق ذکر نہیں کیا، حالانکہ اسی وقت اُدو شاعروں کا دلی مہن خوب چا تھا، خود بادشاہ شاعر اور شاعروں کے قدر دار تھے اس کے علاوہ خواجہ میر خود میر سوہنہ، میر حسن میر ائمہ اور اور بہت سے زمین، شاعروں میں محدث تھے۔ خود میر صاحب اپنے تذکرے نکات الشعرا میں لکھتے ہیں کہ مذاہر، رخختہ خواجہ صاحب نے ہمارے میر میرنے ہوتی تھی بعد ازاں ان کے ایسا سے میر صاحب کے ہانہ ہر میرنے کی پلندہ ہوئیں کو ہونے لگی۔ حیرت ہے کہ میر صاحب نے بھول کر بھی اس کا کہیں اشارہ نہیں کیا یا تو اسے میر صاحب کا ضبط سمجھہنا چاہئے یا یہ کہ یہ چیزیں انہوں نے نکات الشعرا کے لئے انہا دکھی تھیں۔ جو کچھ بھی ہو مگر یہ بات ہے بڑے تعجب کی کہ آپ بھتی مہن اسی چہڑا کا ذکر نہ آئے جو میر صاحب کا سب سے بڑا کمال ہے اور جس سے ان کو بقاے دوام ہے۔

عبدالحق

حمد بیحد مر سخنورے را که یکه بیت یکتاوی او
حمد بعایم دوید* و ثناے لاتعد صنعت گرے را که گوهر
 معنی در سلک نظم و نثر کشید- قادر سخنی که هزار رنگ
 سخن را جلوه بر زبان میدهد^۱، تعلیم گرے که هر فرد عاجز
 سخن را زبان میدهد، خالقی که خلق عالم را فوازد، صانعی که
 خاک را آدمی سازد، دارنده که بی اطف او فکاهد اشتن^۲ خود
 محل است، نگارنده^۳ که صورت ذویسی^۴ او کرا مصال است.
 علیه^۵ که در احاطه عالم او هر مرکب و بسیط این جاست که
 "إِنَّ اللَّهَ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ مُّعْلِيهٌ" - حکمیه^۶ که دانار رازهاست، قدیمه^۷
 که هستی او را سزاست- رازقی که ذان دهد، مالکی که جان دهد.
 وحیه^۸ که عذر گذهار نیوشد، کریم^۹ که عطا پاشد و خطاب پوشد.
 شمس یک ذره از ظهور او، قهر یک شمه از ذور او- چیزی
 فیض که بی ذور او کنی، غرض که "اللَّهُ نُورُ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ" -
 فاز او از بسکه فیاض را دوست میدارد، هر که سر فرورد می آرد
 ذو مید فمیگذارد- آفرینند^{۱۰} که چها آفریدند و بینند^{۱۱} که

* اے مشهود شد + اے زبان دلدن و معلم کوشن
 + یعنی پاد می دهد ئا (ن) و ○ (ن) داشته باشد
 ۱۱ (ن) یہ فقرہ نہمن ہے ○ نقل کویستی ۱۰ SHINN

فهان همه کس دیده. هر چند چرخ کج و قنار بامن کج بازد اتا چشم
دارم که روئے مرا بر خاک نیندازد.^{*} زبانه ذیست که نام او ازو
نهی آید، جانه فی که فهمه وصف او نهی سراید. خبیریکه از
حال همه کس خبر دارد، بصیریکه همه را در نظر دارد. نیازے
باید که گلها س ناز او چیند، چشی شاید که تازه کاری او بیند.
فردیکه بفرد ازیت موصوف، احديکه بودانیت معروف. رفیعه
که بدرگاه او ملک ذرود، سهیعه که الماح هر عاجزه شنود.
قلم در زبان چه قدرت دارد که کمالات او یک یک ہرنگارد،
مگر او خود را خود ستاید و از عهده که لات خود بر آید —

فی النعت = درود نامحدود بر فصیحه که گوئے
فصاحت از میان بوده، و تهدیات نامحدود بر بلیغه که
بخدا رسید، و بخود فسپرد، شاهه که از سر تا پا قدر و
جلال است، ماهی که زنگ زدائے کفر و ضلال است. پیشوائے که
بی اقتداء او کارے نهیکشايد، رهنهائے که بی رهنهائی او
راهه نهی نهاید. امیریکه فرمان او بجان و دل پذیریم، و
دستگیرے که اگر دست دهد، دنبال او گیریم. صبیحه که
صباحت او روشنگر آئینه عالم، ملیحه که ملاحت او نمک رخساره
آدم. فکارے که خاک زیر پاے او بھائے جانه، بھارے که سایه
دو عالم سبز او جهانه. یاری گرے که چشم محسنیان بر شفاعت
او، فی هر دو جهان را کار با عنایت او. علی الله علیه و آله

* دوئے بر خاک انداختن مذلت نکردن + (ن) 'فی'
نهیں هے + بخود کردن = مغرو شدن ئ (ن) پہلا فقرة
دوسرًا فقرة هے اور دوسرًا فقرة پہلا هے —

الطيبين الطاهرين که هریکے امام المؤمنین و شفیع ائمہ نبیین
اُست، بعد حمد خالق و دود، معبدوں کل موجود، و درود فامحدود
و ثناء فامحدود، بران صاحب مقام محبود۔

سبب قالیف ذکر میر | میگوید فقیر میر محمد تقی المحتلص
بھیر که دریں ایام بیکار بود، و در
گوشہ تنهائی بیوار۔ احوال خود را متضمن حالات و سوانح
روزگار، و حکایات، و نقلہا نکاشتم، و بناء خاتمه این فسخه
موسوم به «ذکر میر» بر لطائف گزاشتم۔ امید از یاران زمان
آنست که اگر بر خطے اطلاع یابند، چشم عنایت بپوشند و در
اصلاح بکوشند۔

بزرگان من با دار و دسته خود از
ذا مساعدت ایام، که صبح در این
وقات شام می فماید، از حجاز رخت
سفر بر بسته، بسرحد دکون رسیدند،
و ذا دیدنیها دیدند، از آنجا وارد احمدآباد گجرات گشتند.
بعضی فروکش کردند از هم گذشته و بعضی همت بری کماشند
که پیشتر بیایند و بازوے تلاش کشایند، چنانچه جد کلان
من به مستقو خلافت اکبرآباد توطن اختیار کرد، این جا

* (ن) 'دا، نہیں ہے + (ن) به + قوم و قبیله
﴿ (ن) 'اذ، نہیں ہے ﴿ (ن) رسیده □ (ن) شدہ
□ توقف نمودن و فرود آمدن △ (ن) الخلافت

از آب گردش* بر بستر افتاده^۱ و جهان آب و گل را دعا گفت.^۲
 از و پسرے باقی ماند که جد من باشد^۳ او کهر همت بردا^۴ بسته
 بدلاش روزگار برخواست - بعد از استخوان شکنی^۵ به فوجداری^۶
 گرد اکبر آباد سر افزای گشت - آدمیانه میزیست^۷ چون سن
 شویفشن به پنجاه^۸ کشید^۹ مزاج از اعتدال منحرت شد - چند
 روز بتبرید^{۱۰} پرداخت هنوز صحت کامل فشید^{۱۱} بود که بگوالیار
 رفت^{۱۲} بسبب حرکت عذیغی^{۱۳} که در نقاهت سم است^{۱۴} بجا افتاده^{۱۵}
 و جامه گذاشت - و^{۱۶} او دو پسر داشت - کلانه خالی از خلل دماغ
 فبود^{۱۷} جوان مرد و حکایت او پس سرشد^{۱۸} —

میر صاحب کے باب کاذکور^{۱۹} پسر خورد که پدر من باشد^{۲۰} ترک
 لباس کرد و پا بدامن کشید - تھصیل عام
 ظاهر که بے او^{۲۱} بعالم معنی رسیدن دشوار است^{۲۲} در خدمت
 شاه کلیم الدہ اکبر آبادی که از کُل اولیاء آنجا بود^{۲۳} گرد - و
 از ریاضت^{۲۴} شاقه پے به باطن برد - در سعی ترک و تجرید
 تصویع بیحد کشید^{۲۵} و برہنمائی آن بزرگ به سر خانه^{۲۶}

* بمعنی اختلاف هوا (ن) اے نغیر آب و هوا

+ بیمار شد + ترک کردن (ن) اے رخصت کرد

﴿ (ن) 'بر' نہیں ہے ﴾ اے منتہ بسیما

□ (ن) سالگی △ (ن) بتدبیر ॥ دشوار

○ بجا افتادن و جامه گذاشتن یعنی مکث (قیام) کردن و مردن

○ (ن) 'و' نہیں ہے ॥ یعنی فراموش شد

○ (ن) آن ○ (ن) دیاضات ۴ بمعنی حد معین

درویشے رسید ع :-

پس از خرابی بسیار دل بدست افتاد
جوان صالحی عاشق پیشه بود، دل گرمی داشت، بخطاب
علی متقی استیاز یافت -

نقل است روزے در خدمت شیخ
سوال کرد که بندۂ افچه عقاید خود
درست کرد ؟ ام' بخدمت عالی واضح
باپ کی اپنے پیر سے
کفتگو در بارۂ یزید

است. اما لار حق حاکم شام چه میفرمایند. فرمود "خواهم گفت".
بعد مدت آخر شب که هنوز کامل صبح * پریشان نشده بود،
در مسجد محروم خان خواجه سراے شاهجهانی قشریف آورد،
غلامان پدر من دویدند، که برائے وضو شیخ آب بهم رسانند.
پدر خود برخاست و آفتابه بدست گرفت، دست و دهن باپ
کشیده + گفت که اے (علی متقی) فام او در مدت العهر
بزبان + من نیامده است، زبان ندارم که شکر این بجا آرم -
پدرم میگفت العهد الله که ازان باز فام او من هم ذگرفته ام -

رزو شب بیان الهی میگفت که شکر این بورزداخت، حق
تعالی روز او را بروخاک فینداخت.

چون دماغش میرسیده میگفت که اے پسر عشق بورزداخت:
عشق است که درین کارخانه متصرف است، اگر عشق نمی بود،
نظم گل صورت نمی بست، بی عشق زندگانی و بال است، دل باخته

* یعنی ضبطالسود + اے دست و دوشست (ن) کشیده
+ (ن) بروزبان ظ دیدن دماغ بمعنی شگفتہ شدن
□ (ن) نواز

عشق بودن کهالست، عشق بسازد، عشق بسوزد، در عالم هرچه هست، ظهور عشق است، آتش سوز عشق است*، آب رفتار عشق است^۱، خاک قرار عشق است، باد اضطرار عشق است، موت مستی عشق است، حیات هشیاری عشق است، شب خواب عشق است، روز بیداری عشق است، مسلم جهان عشق است، کافر جلال عشق است، صلاح قرب عشق است، گناه بعد عشق است، بهشت شوق عشق است، دوزخ ذوق عشق است. مقام عشق از عبودیت و عارفیت و زاهدیت و صدیقیت و خلوصیت و مشتاقیت و خلیت^۲ و حبیبیت برتر است. جمیع برآنند که حرکت آسمانها^۳ حرکت عشقی است، یعنی بمطلوب نمیرسند و سر گردانند :-

بے عشق نماید بود^۴ بے عشق نماید زیست

پیغمبر کنیافتی، عشق پسرے دارد

روز حیران کار، □ شب زندگ دار، اکثر روئی نیاز بر خاک،
مدام مست شوق، و دامن پاک؛ چهره نورانیش رونق افزای بزم
صیبح خیزان^۵، آفتایی بود، اما از سایه خود هم گریزان -
هرگاه بخود آمدی^۶، گفتی: که اے پسر عالم هنگامه بیش فیست،
باید که بدین^۷ آستین بیفشاوی و گرد علائق بر دامن خود
فسانی- عشق الهی را پیشنه خود کن، دوڑے در پیش است،
اندیشه خود کن - هر که اهل است، میداند که دنیا سهل است -

* (ن) مخر + (ن) مقدم + (ن) حالیت + (ن) آسمانی
۱ (ن) و □ (ن) و △ (ن) خیزان، نهیں هے
۲ (ن) برین

زندگانی وہی^{*} است - بذا بر وهم گذاشتن آب را با ریسمان
بستن است و در بند فسحت امل بودن سهتاب بکثر
پیموده[†] . انداز رفتگی داری[‡] بے خبر[‡] آه نشوی[‡] ، فکر
زادے بکن[‡] تا حرج راه نشوی[‡] . رو بکسے آر که عالم را
آئیندہ او میگویند، اختیار خود بکسے سپار که او را در خود
من جویند، اگرچہ مقصود حاصل است، اما طلب شرط است
هر چند ہوہ اوست، لیکن ادب شوط است - (نکته) معیت حق
با خلق، چون[§] معیت روح است با جسم؛ ترا بے او وجودے نہ
و اورا بے تو نہوں[§] نہ - عالم پیش از ظہور عین او بود
و بعداز ظہور او عین عالم است :-

□ مشکل دکایتیست که هر ذرہ عین اوست

△ اما نہی توان که اشارت بدو کنم△

درویش [¶] درویش پرستی، شکسته دل [¶] مشتاق شکسته، فیاض مند عجیبی، در وطن غریبی، وسیع المشرب [¶]	باب کی سیرت اور ان کے نصائح
---	--------------------------------

فقیر کامل، چون آب در هر رنگ شامل - هرگاه سرا در بغل
کشیدے، و بنظر[§] شفقت رنگ کافی سرا[§] دیدے[§]، گفتے که
اے سرمایہ جان ایں چہ آتشے[§] است که در دلت نہافتست[§]

* (ن) وہی بیش کار پیموده کردن + (ن) اے بھہوڈہ

ۃ (ن) بزادے بکش ۃ یعنی هلاک نشوی (ن) اے

تلگ شدن در راه □ (ن) نکته △ (ن) کند

¶ (ن) درویش و درویش □ (ن) و ۃ (ن) برنگ

ۃ (ن) من □ (ن) آتش

و چه سوزیست که ترا با جان است - من خنده میکردم، او میگریست، قدر نشناختم تا میزیست - مردے بود، بحال خودی* کسے را باردوشے نشدے -

یکنے بعد از نہماز اشراق روئے توجہ بمن آورد و مرا سرگرم بازی یافت - گفت اے پسر زمانه آن سیال است یعنی بسیار کم فرصت، از تربیت خود غافل مشو: درین راه نشیب و فراز بسیار است، دیده دیده برو -

نشان پائے تو فرد حساب زندگیست ،

قدم شهرده درین کہنہ خاک دان بردار

این چه بازی است که اختیار کرده، و چه ناهمواریست که برخود هموار ساخته، محو کسے شو که بلا گردان رنگین رفتن او آسمانها، رفتہ آن باش که قربان ہو آن او دلها و جاذبها - عذکا بمب دلے باش که همیشه بہار است، آن سادہ شو که یک پرکار است - و در آسمان دو رنگ درنگ فدارد، بشتاب، فرصت غنیمت شمار، و خود را در یاب -

صورت متبرکش معنی مجسم، در تھام عالم اجسام یک آدم مؤقرے که عنان اختیار از دست خود فداده - متقئے که چشم فامحرم بر دست و پائے \triangle فیفتاد، اگر میدیدے میگفتے کہ شاید ملک و این عزیز) (سر از یک گردیان برآورده اند

* یعنی متحو حال (ن) اے وارفته حال خود

+ (ن) 'بسیار' نہیں ہے + (ن) 'خود' نہیں ہے

\triangle (ن) اے والہ عاشق \square (ن) اے غبار \triangle (ن) او (ن) کنایہ از اتحاد

و رفتگان هم پائی استقامت باین خوبی کم فشرده اند. متخلص با خلاق سنجیده، متصف با رحمات حمیده، طبعش مشکل پسند، جافش درد مند، مژگان نم، دار درهم —

نقل است یک روز سرگن پر + کن +
بخانه در آمد، کنه داهی نشسته
بود؛ گفت اے دا امر روز بسیار گرسنه
ام، طاقت صیر ندارم اگر پاره فانه
لاہور کا جانا اور ایک
ریاکار درویش کی
ملاقات

بهم رسد، زنده میهانم - او گفت فقدان اسباب است - باز گفت
گرسنه ام - دا برخاسته رفت و از بذال آرد و روغن آوره تا
فان بپزد - این بار بی طاقتی بسیار کرد، دا به دماغ شد
و گفت که صاحب این فقیر است، این جا نماز را دخلے فیست -
گفت اے دا تو با دل جمع فان بپز من براۓ دیدن درویشی
به لاہور میروم ☗ رومالیکم از گریه شبش لکھ ابرترے شد
بود، برداشت و پا براہ گزاشت - چون دا دید بے مزا \triangle شد
میروم دویده \odot و گریه کنان در دامن آویخت هیچ فائدہ نکرد
فاچار آبیه بر آئینه ریخت \llcorner - هرجا که فروہ می آمد رزانیت
خدائے کریم کار میکرد - بعد از چندے بدلاہور رسید و آن درویش
ریاکار را دید، بر کنار رود خانه که به "راوی" شهرت دارد
نشسته می ماند و عالمی را باب میراند \square ؛ بنام خفشنان نمود

* (ن) 'اند' نہیں ہے + (ن) بر + مقصطرب
\$ ماما \square (ن) بے مزا ☗ (ن) و ملاقات کردہ می آیم
 \triangle (ن) بے دماغ \odot (ن) دوید \llcorner آب بر آئینہ دیختن و سمسست
اُقہدشگون یعنیه دونده بود و نهاید \square یعنیه فریب می داد

مشهور بود. چند الفاظ زبان دری بر زبان داشت، فا فهمه
 چند که فوب فهمیدند پیش او خط به بینی میکشیدند. گفت
 که من تأثیر دین محمد علیه الصلوٰۃ والسلام سیدکنم، به حقیقتان
 مرا مغوي میدانند. پدرم بر آشفت و گفت که اے بے تو دین
 پیغمبر ما محتاج تأثیر همچو تو نیست، فهمیده بگو که اینجا
 شمشیر درمیان است، مبداد که کشته شوی. آخر در اول ملاقات
 صحبت بِ مزه^{*} شد. بتوش روی تهایی از آنجا برخاسته در
 تکیه فقیر شب گزارنید. چون صبح سفید شد آن سپه گلیم از
 درمعذرت در آمد. پدر من گفت که حالا سودے فدارد، دیروز
 سفید گفته ام امروز سفید تو خواهم گفت. چون پرده از
 روئ کار برخاست بِ اطف است، برو سر خود گیر، نشوون که
 بدنه ها افتی[†]. هر چند از عرق خجلت تر آمد[‡] اما بسیار از
 آب بَد بر آمد. وقتیکه آن [¶] مجلس بِ لطف بر شکست[§] —
 دفعه این عزیز بار سفرے که نداشت

شاهجهان آباد دهلي
میں آذا

توکلت علی الله بر بست و در عرصه
 دوازده روز از کرو راه^{||}
 باشجهان آباد دهلي رسید و بخانه قهرالدین خان پسر
 شیخ عبدالعزز عزت که دیوان صوبه بود و قرابت قربه داشت

- * (ن) قروتی (بِ مزه) + بِ پرده گفته ام
- + بدنه افتاده رسوا می شود ^{||} یعنی شرمدیده شد
- (ن) خجالت ¶ (ن) صحبت بِ مزه پاشیده شد و
- (ن) تمام شد △ (ن) دوازده نہیں هے
- || بمعنی راه

رحل اقامت انداخت. عزیزان شهر هجوم آوردند و باعتقاد
 تمام آب بدهستش ریختند*. آن مرد را که شراب عشق از
 هوش برد^ه بود، اگر فشسته بے خود فشسته و اگر برخاسته
 چون مسست سر انداز بر خواسته، مستانه و بیخودانه حرف
 سر کرد^ه، دم جانسوزش آتش شوق بر کرد^ه. بسیارے
 دست ارادت بدست او دادند، اکثرے بتدیر نگاهش از پا
 افتادند، غسانه وضوئ او از کمال رسوخ میگرفتند و به
 بیهاران شهر میدادند، هر که میخورد بد می شد. از پس
 گریستنی، گریه اش در گلو گره گشتی، ناله که از داش
 سر بر زد^ه- از آسمان گزشته- آوازه در افتاد که درویشه
 باین حالت وارد شهر است. امرا المهاس ملاقات نمودند
 قبول نکرد که من فقیر و شما امیر، میان من و شما فسبت
 نمی گذجید. امیرالامرا صهصام الدواه نظر بر حقوق سابق باز
 آغاز کرد که مرا از دولت دیدار محروم نمایو گذاشت، اکن از
 لطف اشاره رود این رو سیاه داخل صحبت رو سفیدان شود.
 تبسمیه کرد و گفت برای ملاقات مناسبت شروط است، امید که
 معذور داری و بحال خودم و مداری. چون از گثرت خلق
 تنگ شد، دل شب^ه برخواست، و بعد از نهار تهجد از شهر
 بدو زد. هر چند در تلاش^ه نفس سوختند، اما بگرد او
 فرسنیدند، و نقش پائیکد نشان از دهد^ه ندیدند. (نهضه)

* گذایه از خدمت کودان + یعنی مشتعل نمودن
 + (ن) 'بر' نهیں هے ۲ نصف شب ۴ (ن) تلاش

بیا کان کارکے کیرد فلک تنگ
 که عیسیٰ از سر سوزن * بروں شد
 در دو سه روز بد بیانه که سه + منزلے اکبر آباد شهریست
 قدیم و آبادی شرفاست، غریبانہ وارد شد، و بیکسانہ بر در
 مسجدے نشست —

(حکایت) سید پسرے، لالہ رخسارے،
 خوش پر کارے +، بنظر در آمد، چشمے
 چراندیا و از جذبہ) کاملش بسوے
 خود کشید، تغیرے در احوال آن

باپ کی نظر حقیقت
 اندر کا ایک نوجوان
 پر اندر خاص

غیرت پری را یافت، چون پریدارا بے هوش افتاد، و سر
 در پائے این دیوانہ وہ نهاد - عزیزان فرمیدند کہ حال پسر
 کے آن دگر گونست، از تائیو نظر درویش جگر خون است -
 گفتند کہ "رحمے بر حال این جوان کن" - دم آبی طلبید و
 دھائے برو دمید - چون آب از کلو فرو ریفت ڻ، آن پسر
 بخود آمد و معتقداً زاده ڙادو ڙادو ڦفت، "اگر چندے مہمان
 من باشند و قدمے که بودارند، بر چشم نیاز مند گدارند، عین
 بندہ ڏوازیست؛ و گر نہ در عالمے کہ حضرت تشریف دارند،
 ناز پیش نمی رو، که آنعا بے نیازیست" - فرمود که

* از سر سوزن بروں شدن کنایہ از راه مشکل گذار باسانی (فتح)
 + سر + سنه بر آمده جوان ڈا نہامی کرد
) (ن) جذب لا بتعلیم دیوانہ ۵(ن) کہ، نہمن هے
 ڻ (ن) ڦفت ڦ بتعلیم دو ڦانو

”در عالم دوستی مضايقه ندارد. اما من بسرپا فشسته ام“^۴
 فردا رفتنی در پیش دارم. حاضران گفتند ”ما تابع مزاجیم،
 میانگه کردن سوء ادب است، لیکن این قدر هست که اگر بخانه
 این پسر تشریف شریف ارزانی فرمایند“ و چیزی تناول
 نهایند، دور از عنایتی نخواهد بود“ —

چون پاس عزت اکابران آنجا منظور داشت، گفت ”قبول
 است، اما خاطر فقیر کاهه شاد و گاهه ملول است، کسی متعرض
 احوال نشود“ — گفتند ”چه یارا و کرا گوارا، اگر خلات مزاج
 به ظهور آید، این سعادت بشقاوت گر آید“ — غرض که آن
 جهاعت بخانه پسر برد و این مرد هم آنجا چیز خورد — اتفاقاً
 همان شب شب که خدائی او بود، پاره از شب گذشته، با
 که خدایان شهر پیش آمد و گفت ”اگر حضرت هم قدم رفعه
 فرمایند و رونق بزم عروسی افرایند، موجب سر بلندیس
 گفتا ”مبارکست، اما افسوس که خدائی مانع خدا
 پرستیست ⊖“ —

شادی کی مذمت (فائدہ) اے عزیز نمیادافی که لفظ
داماد، مرکب است از دام و کلمه آد،
 که فارسیان برای نسبت آرنده، از عالم آباد و نوشاد؛ یعنی هر
 که کدخدا شد، گرفتار دام بلا شد؛ من مردے ام وارسته، و چون

* (ن) 'من' نهان هست + آماده (فتح) + (ن) 'شب'
 نهان هست ⊖ (ن) (سی است ۲ (ن) می آونه

برق ازین دامگه جسته، مرا باین کارها چه کار؛ برو که آدم
درین امر فاچار است، بندۀ فیز در ابتداء جوانی از شراب
عیش مست بودم، آخر غیر از خهار که رنجیست*، حاصل
نیدم؛ چون خدای عزو جل ازین گرفتاری رهائیم داد،
خود را بهسماز دوختم و بسان شمع بر سر یک پا سوختم؛
اکنون قوడۀ خاکسترے بیدش فیستم، دل کجا که هوس انگیزد،
دماغ کوکه فقیر بهر تهاشا برخیزد. ازین مشعلها که همراه تو
اند، بوسه فتیله می‌آید. تو که غزال عجب است، که رم
نمی‌کنی، اگر فهم درستی داری، بگنه این نکته برس که «الله
بس باقی هوس» —

الحاصل آن پسر بخانه عروس در آمد
و این فقیر لاؤ بالی از شهر بر آمد.
در مدت یک و نیم روز به اکبر آباد

ذوجان کی وارفتگی
بیوی سے بیزاری

رسیله و با دل جمیع در خانه خود و اکشید —

(حکایت شوق) وقتی که آن جوان گل
رخسار و آن سروت رو رفتار، آگاه شد،
که درویش دل آگاه شد عروس را
بخانه آورد و آنجا آب هم نخورد،

میوعلی متقی کی تلاش
میں ذوجان کی
سر گردانی

یعنی همان دم اشک ریزان، افدان و خیزان، سر بصیرا فهاد و قدم
در تلاهن او کشاد. هر کرا در راه میدید، احوال درویش می‌پرسید،
کاهه این طرف، کاهه آن طرف می‌شناخت. پاسبزه که ازو

* (ن) که رنجیست، نہیں هے. + یعنی محاکم + یعنی داعی

نشان دهد، فیافت، ناچار آهے از جگر برکشید و گفت اے خضر
راه چون من نابلدے رو نهای تو هر طرف سوگردافم، از طرفے
بر آه، از خاک بر گرفته باشی، اکر بدین افتادگی دستگیری
نهایی، گنجی یافته باشم، اگر در این خرابه به نظر درائی،
جیبی که گل درو می‌انداختم، چاکست؛ سریکه بر بالش ناز
داشتیم، برو خاکست: رحیم که پائی رفتنم کوتاهی همی کند،
لطیفه که جز آوارگی کسی همراهی نمی‌کند، وقت است از اطف
بی پایان در یاب، خورشیدی، آخر بر ذرع خود به قاب، چه واقع
شد که آسودگی از من رو بتفافت: چه پیش آمد که آوارگی
مرا دریافت - (له صدقه)

سخت در کار خویش حیرانم
چه بدل خورد من نمی دانم

چون گرد باد وحشت آمده ام، مگر از طاق دلت افتاده
ام * هر چند از کم پای خود در آزارم، اما هنوز سر توقع
میخارم: گر بدشتیم، آواره را غم ور بکه سارم سنگداهم: رخسارم
ده بر گل قربانی خواذی کردی، از قاب آفتاد بفسیده،
چشوم که بر غزال سیاهی زدی **، قربانی به سفیدی رسیده،
تو آفتادی و من سایه افتاده، تو سوار دولتی *** و من پا
پیاده؛ از هر غباری که بلند می‌شود، منتظر تو می‌باشم:
چون بچشم نمی‌آمی، فاچار از فاله گلو میخواشم؛ تو تمام

* یعنی فراموش شده ام + یعنی امید دارد + بمعنی
کفاشه کردن ** فخر کردن *** یعنی امید کلان

اجزای یعنی کاملی، از حال غافلان چرا غافلی - فاله می کشید و راهی میوفت، گاهی می ایستاد و گاهی میرفت - که فاکاه پیرے از پس پشت رو نبود و زبان به لطف و فرمی کشون که «اے جوان کرا میجھوئی و اینها چیست که می گوئی، علی مدقنی در اکبر آباد است، برو دست پا چه مشو» - چون این مژده بگوش او رسید، دلی که در سینه قرار نمی گرفت، تسلی گردید - قدم به آرمیده گی در راه فهاد، لب به اداء شکر الہی کشاد -

شب درمیان داخل شهر مذکور شد، نشان جویان، فام پرسان، رسید و بقد میوس مستعد + گشت - اشک	ذوجان کا آگرہ پہنچکرو باریاب ہو فا
---	---------------------------------------

شادی برخسارہ او کہ رنگ مهتابی داشت 'دوید' رنج فا کامی
ناحت حصول کامی کہ در خیالش نبود، انعامید - درویش جگر
ریش، نظرے برجماش کو کہ ہمان نظر پاک صادب کماش
کرد؛ لطفی فرمود، کہ بہ تحریر نمی گنجد، دادھی کرد، کہ بہ
کفتن راست نمی آید - سرش در کنار کشید، و از لطف بے اندازہ
پرسید کہ «اے میر امان اللہ! بسیار در آب و آتش»
بودی، یعنی گرم و سرد زمانہ آزمودی، غم جدائی اقران فغواہی
خورد، خانہمان من خانہمان تو، من و غلامان همه ازان تو، خنکی
کہ طرفه دریاے بجھوئی خویش بسته، شادیکه چون سرو دامن

بالا زده برجسته باید که دل جمیع کنی، و دروازه را بر روی خود کشی، چندے بخود فرو روی تا خدا را سوی خود کشی—

(فائده) بشنو که وقت دلخواه است،

د نیای فانی اور جسم فاپائیدار ہے۔ اس پر ارشاد موشد

و نکته ها در راه؛ جامه که عبارت از جسم باشد، عاریتی است، لباس عاریت را پاک باید داشت و جان را که اشارت

با قسمت، در بنده این و آن نباید گذاشت (لمصنفه)

پاس جان کن تن فدارد اعتبار

قالب خاکی مزارے بیش نیست

خود را مبین و در خود تامل کن، نظر بر خدا دار و توکل کن، نیاز به مرسان که نیاز دوام بکار نمی آید؛ گداخته شو که دل بیگداز کاری نمی کشاید۔ بخود سپوردن* عیب است، کارها را بخدا سپار، و از خود زبون ترے را، هم بدست کم بر مدار، غرور بد نهود است؛ زینهار زینهار ازو رو بگردافی، مشق نیاز کن که بدل چسپیدنی به مرسانی قا قوانی علاقه را بر گردن خود مبنده، بعیث خود را زیر این بار می‌سند، دل از نقش غیر به پرداز، تا خانه را رفت و روب نه کنی قابل مهمان نشود، با موافق ونا موافق بساز تا آدم اخلاق پیدا فه کند، انسان فشود، رفتگی+ با همه کس کن که همین مذهب درویش است؛ چون غریبان بسر بر، که رفتگی در پیش است؛ عالم پرسگا هیست آنجا رسم دیر ماندن نیست؛ عالمیان

ماتھیان اند براے تسلی ایشان دمے بايدست؛ این دشت خوفناک است، این جا مار و سور^{*} بعصاراہ میرود، در فکر زادره باش که قافله ناگاہ میرود۔ خواهی که صحیح بر آئی، ازین بیمار خانہ آب حکیمانہ بخور، طعام پر ہیزانہ —

(نکته) فقیر آفسٹ احتیاج به چیزے
که داشته باشد فداشته باشد[†] و غنی
آنکه ملکت عدم بغیر ازا خود

فقر اور غنا کا فرق
و امتیاز

گداشته باشد[‡] فقر بہا می افتند "اللہ غنی و افتم الفقراء"۔
بدانکه درین چمن یک گل تر است اما به هزار رنگ جلوہ گر
است؛ یعنی یکے است دلدار و جلوہ ہا بسیار —

معشووق در حقیقت گر بنگروی یکے است
هر کس به جلوہ دل خود شاد می کند

یکے را بہ بین و یکے را بدان
یکے را بجو و یکے را بخوان

دوئی کجا ست ز نیرنگ احوالی بگذر
که یک نگاہ میان دو چشم مشترکست
برو چیز بخور و بخواب، که از گرد را رسیده، پا را
بغراجت دراز کن که محنت بے حد کشیده۔ بے غلامے اشارت
گرد که بالش نرم زیر سرہن بگذارد و خود را در ہیچ وقت
از خدمت او معاف ندارد —

* کنایہ از جائے خطر ناک + (ن) 'اڑ' نہیں ہے
† (ن) 'باشد' نہیں ہے

حاصل کہ آن عزیز بفراغت دل می ماند
و پدرم براذر عزیزش می خواند؛
صبح و شام بخدمت درویش آمدے،
و کسب کمال کردا۔ یک لحظہ از

نوجوان کی تکمیل
ریاضت و شهرت، عروس
نوگی دق سین وفات

سرواعات خاطر او غافل نہی بود، ہر روز درے از مقامات
درویشی بُرخش می کشود۔ بے اندک مدت فقیر کامل شد، کارہ
بعاے کشید کہ اگر چشمک زدی، عجائبات نہودے و اگر
آستین افشاہدے، کرامت ظاہر شدے۔ آقران او چون خبر
یافتند، مشتاقانہ از وطن شتافتند۔ ہمسروش برفج باریک*
مبتلا گشت و بعد از چندے ازین عالم در گزشت۔

القصه آوازه درویشی این سرد بلند شد، خلق برو گرد آمدند؛
عزلت گزید و در ملاقات مردم مصلحت فدید۔ چون سالے بربین
بگذشت، پدرم کفته فرستاد کہ اکنون در فیض بروے عالمیان
باید کشاد۔ شام کہ از حجرۂ خود بر آمد، بازدازیکہ ملک تر آمد،
درویش را سلام داد و در قدم افتاد، کفت اے سید عجب
سکۂ درست+ مردی کہ سکہ بزر کردی+ ہوس آدم را سگ
روے یعنی گئی نہاید، و نفس سر گن ① سر شخ ②، تو سنگ
قناعت بر شکم بستی و تھنا بر تھنا شکستی۔ ع:
این کار از تو آید و مردان چنین کنند

* یعنی دق + یعنی وضع مضبوط گار خوب
سر انجام کردن گے یعنی مضطرب ① فتنہ ② سرکش

من دران آیام هفت ساله بودم، با خودم ماذوس ساخت و در گریبانم انداخت، یعنی با مادر و پدرم نگداشت و بفرزندی خویشم برداشت؛

سیر صاحب بعمر هفت سالگی اور نوجوان کی رفاقت و سحبت

لهجه از خود جدایم نهی کرد، و بنماز و نعم می پرورد. چنانچه روز شب با او می ماندم و قرآن شریف، به خدمت او می خواندم —

(نقل) روزے برائی سیر جمهه بازار رفته بود، نظرش بر پسر روغن فروشی افتاد، جوان چربی* بود —

دل از دست داد، پائیه ثباته که داشت از پیش رفت، یعنی تاب فیاورد و از خویش رفت - چون روئی دل[†] ازوندید، دست بدل[‡] بر گردید. هر چند

نوجوان کامل کی نظر معرفت اثر کا اثر ایک لرکے پر

به ضبط خود می پرداخت، اما دل بیتاب باونهی ساخت. دست بر دوش غلام داشتے تا قدم بر زمین گذاشتے - بدین سان راه می رفت، با خود می گفت، اے عزیز! کسے این چنیں بد می بازد که تو باختی؛ و خود را رسوائی کوچه و بازار ساختی - یا آن عنان داری، یا این بے اختیاری! - حرکتی که تو کردی، از طفل نشود، راهے که تو رفتی، کورے نروع. دل همچوچیز نبود که کسے تواضع طفل ته بازار کند، دل تفتہ کسے شدی

* دولتمند † یعنی التفات ‡ یعنی به قرار

(ن) بر دل نهاده

که در آفتاب گرم * بیرون نیامده؛ وارفتہ + شخصی
 گر دیدی که در پئیے دل کامی فرفته - این چشم گریان تر شود،
 گوئی که منتظر بود، همین که دید بدل چسپیده - و این دل
 طیبان تر گرد همانا که بهانه می جست، همین که دیده من
 واشد، طبیع - چشم را تا که نگهدارم، از دل تا کجا خبر دارم
 در جوانی چشم نه کشودم، اکنون پر افسانی نهودم ⑦، اگر خود
 راجح می کنم دل از طبیعت قیامت می انگیزد، وگر بضمطی
 پردازم، اشک سیلاپ سیلاپ میریزد - حیوانم که چه سازم و چه
 تدبیر نهایم، تا این گرای سخت از کار خود کشایم، چاره بجز
 توجه پیر ⑧ نمی بینم، هرچه بادا باد، میروم و می نشینم -
 بهمان حالت تباھه، در دیده اشک، و بر لب آهه، نزدیک بنهاز
 شام، دست بر دوش غلام، در صحبت درویش آمد - حاضران
 برائی او جا کشادند ⑨ - اشارت کرد، تادر صدر مجلسش جا دادند -
 گفت که اے براذر کجا بودی؟ امروز دیر تو روئے نمودی -
 عرض کرد که برائی سیر جمعه بازار رفته بودم، فرمود مگر نه
 شنیده بودی (لمصنفه)

مستهنند عشق میداند که سودامی کند
 دیدن طفلان ته بازار رسوا می کند

برو، از تاریکدان خود تا هشت شبانه روز بیرون میا؛ و سر
 این داستان زینهار مکشا - حق تعالیٰ کریم است، شاید که اورا

* از خانه + یعنی عاشق + یعنی علاقه پیدا کرد
 ⑦ تقلید جوانان کردن ⑧ (ن) ددیش ⑨ یعنی تعظیم کردند

بیارد و ترا عزیز نگهدارد —

اتفاق چنین افتاد، که هنوز یک هفته
نشده بود که شامگه آن ساکه دو هفته
سوا سیمگی از منزل خود برآمد و به قاب برده کان

نشست. پا د کانئه استاده بود، پرسید چه حال داری که امشب
بر فگ دیگر بنظر می آمد، و بیقرار ترسی نماید؟. گفت حالتی
که می کشم، نمی توافم بروزان آورده اما ترا آشنا میدام، اگر با تو
گفته شود مضایقه ندارد. یاروز روز ششم است که درویش
ازین راه می گذشت، چشمش برعنای من افتاد، ساعتی بخود
فرورفته باستاد، من که پیش خود بر پا بودم، ملتفت نشدم،
ذا چار دم سرد، از دل گرم برآورد ورفت. حالیا صورت او از
نظرم نمیرون، و خیالش از خاطر من محو نمیشود؛ اگر بیدارم
شوqش فمی گذارد و گر در خوابم چشم بر نمی دارد. چه سازم
و دل را بچه پردازم؟. نامش از که پرسم، فشناسش از که جویم،
ره را بکجا برم، غم را بکه کویم؟. گفت، آن درویشه است
قام برآورده، مردے است بخود فسپوده، خلقی بر آستانش
رو فهاده، عالمی دست ارادت باوداده، برادر خورد علی متقدی
که مشهور آفاق است ودر زیر این سقف منقش طاق-
آستانه او که خاکش تبرک میبرند بیرون شهر پناه متصل
عیدگاه است، همراه من بیا و از بند غم برآ. غرضکه آن مرد

کم بغل * جوانرا بعضرت پدرم آورد - حقیقت حال شنیده گفت
که آخر عشق بے پرواٹی گرفت - ایها بغلایه کرد
که بروه و با برادر عزیز بگوید که بیا، مطلوب تو ترا
می جوید - هر کا این اشارت معالبشارت بآن جگر خسته،
در بروئ خود بسته، رسید، دست افshan و پاے کو بان او
کلبه احزان بیرون دوید - نخستین سر فیاز را بپاے بوس
پیور بر افراخت - آن کا دست شوق در بغل جوان انداخت، یعنی
بکام دل در بر کشید و آن فخل مراد را به مراد خود دید - پیور
هر دو را دست بسر کرد تا بطور خود بنشستند - چون صحبت
در کیفر شد و سر حرث وا، درویش گفت که اے جوان رعنای من
فقیر ام و دل بے مداعا دارم؛ وابسته زلف خود ام، نخواهی
دادست، خدا داند که سورشته دل در کجا بند است؛ و این جان
سر اپاڑ خواهش، براے چه آرزو مند - زینهار برخود قه جنبی^۱
و حرث بسر زلف □ نزفی، سیادا که افسوس کنی - درویشان
اکوچه از دائره سپهرو واژون بیرون اند، اما ایشان را بیک
پر کار نمیگذارند، یعنی احوال ما سردم مختلف است - برو که
رفجه کشیده باشی - گفت که رفجه کشیدم لیکن گنجیه یاقتم -
جاروب کشی این آستان را شرف می دانم - امید که محروم
نه گذاری و چشم لطف از من برنداری - هر صبح می آمد و
می فشست، کهر خدمت بر میان جان می بست -

* کم مایه + بمنی انتقام + (ن) بدشیلد و باهم گپ زند
﴿(ن) همه ﴾ یعنی مغروف نشون □ یعنی نهاد سخن نکلی
﴿﴾ یعنی بیک طور نسی گذارند

یکے درویش در حالتی نشسته بود، جوان بسر وقت او اقتاد،
جوان عزیزش خواند و برابر خود به فشاند۔ نظرے در کارش
کرد، کہ بکام دل رسید۔ و بهمان لقب شہرۂ عالم گردید۔ اکابر ان
شهر عزتش می کردند، میریدان خاص رشک برو می برداشت۔
آخر برو حالتی طاری شد کہ بے دھل* رقص میدان معنی شد
آرے، چون نظر درویشان اثر می کند، خاک ناچیز را ذر
می کند۔

(حکایت) درویش جگر ریش، یعنی میر صاحب کے چچا کی
عمر بزرگوار، در هفتہ یک بار، برائے ایک درویش سے عقیدت
دیدن فقیرے "احسان اللہ" فام
کہ بادشاہ خود بود، می رفت۔ چار دیواری سیم گل + کرد+،
بکھاں پاکیزگی، در بند دیوارہای بلند، مشهور به تکیہ فقیر،
آن طرف عید گاہ اکبر آباد، داشت۔ بر دروازۂ آن دل برشته،
این دو مصرع بزر فبشه:-

خاطر آسودۂ خواہی را آمد شد به بند

چاک در پیراہن دیوار از دست در است

هر کہ در او را میزد و آواز می داد، خودش می آمد و لب
به جواب می کشاد کہ احسان اللہ در خانہ نیست، زود برو،
این جا مالیست —

* بے دھل (قص کتابہ از پہلوان ذبیح الدست

+ یعلی سلیمانی

میر صاحب چچا کے
ساتھ اُن بزرگ کے
ہان جاتے ہیں
یکے عم من قصد دیدن او کرد و مرا
ہمراہ برد - چوں نزدیک به دروازہ
رسید، ہمان جواب شنید، یعنی
احسان اللہ درخانہ نیست - این مرد

گفت، اگر احسان اللہ نیست، امان اللہ است - خلدید و در را
وا کرد - جوانے دیدم، شیر اندام، خورشید سوار، ہیبت حق از
جبهہ او نمودار، چادر یزدی بر سر، آفتابی در کھر، چشم سرخش،
آب چشم از عالمے گرفته، شیر از عشق الہی بر درش خوابیده،
مصطفیحہ به میان آمد - در سایہ ارک، بے تاک بنشتند و
احوال ہم دیگر گرفتند - گفت کہ اے میر امان اللہ من کہ در
بروے خود کشیده ام، آدسی باب صحبت نہ دیده ام، دل ترا
بسیار میخواهد، تا فہی ائمی میکاہد - بارے این پسر از کیست؟
گفتا، فرزند علی متقی و گریبان اندختہ عاصی است -
فرمود کہ این بچہ ہنوز سوڑہ بال است! -

اما چنین معلوم می شود کہ اگر بخوبی
درویش کی پیشیں کوئی پر برآورد، بیک پرواز آن طرف
میر صاحب کے حق میں تر آسمان خواهد رفت - باین بابا بگو،
بدیکن درویشان ہوت بر گھارہ کہ ملاقات ایشان برکت
بسیاری دارد - پارہ فان خشک در آب تر کرده بخورد من داد،
طعامے باین لذت نخوردہ بودم، ہنوز ذاتِ من بیاد او خمیازہ
می کشد و مزء او فراموش نہی شود -

پند و موعظت درویش | (فکته) گفت که اے یار عزیزاً معرفت
الله، غزال و حشیع این صهرائیه

پر غبار است، و جسم آدمی سرکب و جان او شهسوار، اگر طبید
شد، از ضایع شدن سرکب چه میرود، و گر مرکب رو بعدم کرد
و آن صید هم رم کرد، حسرتی دست بهم میدهد که عذاب الیم
تر از و نباشد - عذاب قبر عبارت از همین حال است -

(موعظه) بیا و بگذر از غرور و هوس، نفس شوم سگیست
هر زه مرس؛ اگر بگفته او راه رفتی، بریسمان او بچاه
رفتی، + و گر بخود کشی + از خود بگذری، راهی بسر کوچه
آدمیت بروی - فادان قبادت طول امل را در فهی یابد، عاقل
از پئی خود ریسمان فهی قابد^۱ -

(فکته) آسمان خیمه شب بازی است، اشکال عجیب و
صور غریب ازین پرده برون می آیند و می روند - این آمدن
و رفتن باختیار شکل و صورت نیست، سرشنجه کار بدست
دیگرے هست - دل بدنیا نه فهی که دنیا زال به حفاظیست^۲،
چون پدر از میان میرود، هم بستر پسر می شود - کسانیکه
اهل سیرت اند و غیرت دارند، مطلقاً رو توجه باین فهی
آرفد - (حرفهای فقیرانه) شیخان ریائی، از راه خود فهائی،
باین عمر کوتاه که تا چشم بهم میزفی، بپایان می رسد،

* بمعنی دس و هر زه مرس بمعنی هرده گرد -

+ بمعنی بسبب او بدل گرفتاد شدی + جهد بلطف

^۱ بمعنی دشمنی خود نمیکند ^۲ بمعنی به شدم

خر خود را چه قدر دراز بسته اند^{*} و در چار دیواری عناصر[†] که عبارت از دنیا باشد[‡] و از سر او زود باید بروخو[§] است، چون خشت چسان مربع نشسته اند[‡] بمعنی بے خبر و بظاهر هوشیار اند[‡] یعنی از ته کار خبر ندارند[‡] خلوت با صفائی ایشان[‡] سراسر که ورت است - ملاقات با چنین مردم[‡] چه ضرورت است - شایسته صحبت آن بینوایان برگ بندگ که بار سایه درخت هم بر خود نمی پسندند؛ یا آن فقیران برهمه تن اند که با خدا در یک پیره[‡] اند؛ یا آن پهلوانان نطعی پوش اند که در جهاد نفس اماره می کوشند؛ یا درویشان جگر ریش[‡] بیگانه[‡] یار و خویش[‡] سرهای نیاز بر خاک[‡] چون آب روان پاک[‡] شیران این آجام[‡] ذون دل آشام[‡] بعرنده و نهیجوشند[‡] سیل اند و نمی خروشند؛ خاک شویان سر کوچه[‡] سعبت[‡] فهد مویان بیابان وحشت[‡] بندگان با خدا واصل[‡] دور گردان نزدیک بدل[‡] دل داده گان جلوه یار[‡] خاک افتاده گان سایه[‡] دیوار[‡] آشنایان بحر حقیقت[‡] مجردان بادیده طریقت[‡] آوارگان بهنzel رسیده[‡] آفتایی از سایه شان دسیده[‡] خاک نشینان بر فلك رفته[‡] عزلت گزینان نام گرفته[‡] آشفتگان دشت سهرو وفا[‡] غنچه[‡] خسپان گلزار حیا؛ سنگ سخت بالین سر[‡] علامت شیدائی در بر[‡] سنگ بر شکم بندگ و فنالند[‡] نان خود را بر شیشه نهالند[‡] طعام لذید اگر دست دهد[‡] بسوی

* یعنی مغروف اند † یعنی متحد اند ‡ بمعنی بوهه
 § یعنی مشهور △ یعنی حربیں نیستند

او فکرایند، فان جوان^{*} را بنان خورش پیر تناول نهایند؛ طرفه زرد رخساراند، فام برگشته بیهاراند؛ مزاج غیروی دارند، براے دیدن کسے که می میرند، بسوے او نمی بینند - در سر غرورے دارند تا تیغ فاز معشوق نه نشینند، از پا نمی نشینند - محبوب حقیقی که متعدد با اویند، از کمال شوق روز و شبش میجویند - جنگ آوراند که به هفتاد و دو ملت سر بسر کرد + کیهیما گراند که خاک ناچیز را هزار بار ذر کرد^۱ اند - متصرف این کارخافه درویشانند، یعنی هر چه هستند، همین ایشانند - اُنچه خواهی، دست بدعا افراشته میدهند، یعنی حاصل هر دو جهان دست پرداشته میدهند - سخن درویشان بگو، همت ازیشان بجهو تا باشی ازیشان باش (یعنی ازان درویشان باش) راه دریاے لنگر دار حقیقت که قفل است^۲، کلید آن زبان ایشان، سجاده بر آب افگندان و به اندیشه رفقن تصرف درویشان -

چون شام خندهید که گفت ای یار عزیز! نهاز مغرب رسید، اگر چه دل نمی خواهد که ترا دل دهم^۳ اما پیش از غروب آفتاب و طلوع که وقت خضوع و خشوع است، نمیتوان نشست؛ برو، سلام من بعلی متقدی خواهی رسانید - دست بسر کرد و در را بر بست - عم من از آنجا که آمد پیش پدرم رفت و سلام فقیر گفت - هر دو دست را بسر برد و فرمود که دیدن

* نان گرم + یعنی صلم کرده اند † یعنی راه بسته است
○ بعلی شام شد ۵۰ یعنی دخست کلم

احسان‌الله را احسان‌الله باید شهرو و میرفته باش و سلام من
 نیز می گفته باش-روز چهارم دست مرا گرفته باز بدره رفت
 و پستک زد؛ آواز داد که در خانه فیستم-گفت، اگر فیستی
 بارے کیستی که بخانه آشنا من جا گرفته؟-خنداد کرد و در
 را کشاد - سعادت عجمی دست بهم داد، یعنی * سخنان فخر
 شنیدیم، و لطف بسیاری ازو دیدیم-گفت که اے یار عزیز
 عشق از دوزه که مرا بر کار بسته است + و نقش محبت
 درست در دلم نشسته، هیچ چیز اینجا بچشم من نمی‌آید و
 دل مطلقاً بدنیا نمی‌گراید-تبره پیشهام، بے اندیشدا، اگر
 عالمیه برهم خورد؛ جمعیت خاطرم پرا گنداد نشود - و اگر آسمانی
 بر زمین بیفتدم، دلی که دارم، از جا نمود-هر کاچ چشم می‌بنندم،
 نظر بروی کسی می‌کشایم، که از گل صد پرده نازک تراست
 یعنی از نگاه کرم رنگ می‌بازد، چون سر بگریبان فرو
 می‌روم، تماشائی دلبری می‌شوم، که جلوه او از برق هزار
 مرتبه شوخ تراست-یعنی دمی بادلم نمی‌سازد-معشر خرام من
 اگر خرامد، عالمیه ته و بلا گردد. بلند بالائی من، چون قد بر
 افرارد، قیامت برپا شود - خاک راه او شو که سران را تاج
 سر گردی، پائیمال او باش که سرمه چشم اهل نظر شوی-دلی
 بهمرسان که اوپسندد، جانی پیدا کن که باو پیوندد - دست
 بدست به از خودی ده که ازین راه، این راه دور دست
 بدست + است ॥، زینهار دست بر سر دست منه گه که چون دست

* (ن) بسے + یعنی مرا مقدر کرده است ≠ یعنی نزدیک
 ॥ (ن) آید ॥ یعنی بے کار میباشد

و پاخشک شوند، راه پست است —

(فکته) اے یار عزیز! مرگ عجب استحاله ایست که در پیش است، از خصمانه خود غافل مداش، یعنی خود را به "چشم دشمن" به بین که دوستی همیں است-حال جان هشیار، بعد مفارقت بدن، حال مستقی است، معشوق در کذار، چون آنها تعجّد است، فیض است، پس از روزگار دراز، آن مستقی که عبارت از کوت دنیا باشد، زایل شود؛ دفعتاً ذوق وصل را در یابد. و اے بر حال جان نا آگاه که ازین عالم دور افتاد و با آن عالم نسبت نداشته باشد، متناسف بهاند؛ همین دو حال را عارت دوزخ و بهشت میخواند —

(موعظه) اے یار عزیز! دل اگر درد خور است در خور است، غم اگر دل خور است، شایسته قر است؛ دل معزون می چویند نه شایسته طرب؛ جان درد ناک میخواهد نه درمان طلب؛ روئیاز بسوئی او آر که بی فیاز است، کارها را به او سپار که کار ساز است؛ پارا در دامن کش و توکل کن، سر را بگریبان انداز و قابل کن؛ اگر جان به فیاز آید عنقا است، دل اگر گذار شود، کیمیاست — (لمصنقه)

مداعا فایاب و راه جستجو دور و دراز

پا بدامن همنشین فاچار میباشد کشید

(فکته) اے یار عزیز آن معشوق یکتا پیرهن، بهر رنگ، که میخواهد، جامه می پوشد. گاهه کل است و گاهه رنگ، جائی لعل است و جائی سنگ؛ بعضی از کل دل خوش می سازند، برخی با رنگ عشق میبازند؛ جمیع لعل را معتبر

سیداند، جماعتی سنگ را خدا می خوانند-هشیار! که این مقام منزلة الاقدام است، چشمی باید که بر غیر او و افسوس؛ دلیل شاید که از جائی خود نرود، دشمن و دوست همه از اوست که دلها در تصرف اوست؛ هدایت و ضلالت هر دو مظہر اویند، مست و هشیار همه اورا می بیند-محراب از ابرو او پیدا آمد، میخانه از چشم او هویدا شد؛ مناجاتیان عبادت و طاعت گزیدند، خراباتیان جام برسر کشیدند؛ در محراب به اقامت خم باید شد و در شیرخانه با حال در هم؛ یعنی مراعات هر شان لازم؛ و پاس هر مرتبه واجب —

(نکته) اے یار عزیز! هستی واجب محتاج برهان نیست.

هر که بر حق دلیل می گوید
بچرا غ آفتاب سی جوید

همیں که آفتاب برو آمد، روز شد، اگر مالکی درسیان فباشد،
فلک بیفتند، جبل نه ایستند، خور فتابند، مه فشتند، آتش
فسوزد، هوا نه سازد، ابر فبارد، برق فتازد، آب نرود،
گیاه فشود، گل ندمد، چون فخندند، ثمر فباید، شجر فپاید.
حق سبعهانه تعالی را که کریم می گویند، نظر بر غلبه این
صفت، سرورشته بندگی از دست فباید داد، که آنجا صاحبی
است؛ وقتی که می فوازد، خاک را آدمی می سازد. دم که به
بے ذی ایزی پردازد، آدمی را خاک-پیغمبر ما که در شان اوست
”کولاک لها خلقت الا فلاک“، تهام تهم + شب نهار خواند

و این همه ایستاده ماندے که قدم مبارکش آماں بهم رساندے۔
کسانیکه میدیدند، می گفتند یا رسول الله چرا کار راه بر خود
تنگ گرفته؟ تو افی که عالیه را از بند غم و ارها ندی۔ منبع
شده، و فرمودے، چه باید کرد، عالم بند گیست۔ عزیز من!
نسبت بندگی و صاحبی بسیار ذاک است بناهگی پیش آر کد
از روئیه صاحب شرمندگی نه کشی —

صوبدار شهر کا ملاقات
کو آدا اور اس کو
نصیحت

سخن اینجا رسانیده بود که جلودارے
از صوبه دار شهر رسید و نیاز او
التمام فهوده، گفت که نصرت
یارخان برائیه قدمبوس می رسد۔ فرمود

که خوش باشد، هر چند دهن ملاقات فقیران ندارد، اما مرد از
روئیه او شرم می آید که بارها بر گشته رفته است، اگر این بار
هم بزود، خدا داند که باز ملاقات شود یا نشود - چون بدروازه
رسید، از فیل فرود آمد، دوید بسعادت پا بوسی سر بر آسمان
رسانیده پنج اشرفی نذر گذرانیده گفت که " خوش آمدی
و صفا آوردی "، عرض کرد که زهی طالع من که بخدمت شریف
رسیدم، و روئیه مبارک را بکام دل دیدم. چون روی دل از فقیر
دید، رو انداخت که گاهی به نکاهی این روسيه را باید ذاخت.
گفت که دل قوی دار که روئیه تازه داری؛ یعنی خدا عزو جل
ترا اینجا بر روئیه کار آورده است، اغلب که آنجا هم رو سفید
بر آئی - شکرانه این فعمت، رو اند اختنان را بنواز یعنی رو او

سنگ و آهن مدار و روئیه ایشان بر خاک مینداز؛ از خدا رو +
دار و بر خود مچیین+؛ در کار غربا روئیه کسے مبین+، زینهار که
از بُه کسان رو نتابی، سیادا که در عرصات رو نیابی $\ddot{\imath}$. حالا
برو که یار عزیز شیشه جان و فنازک مزاج است و من در پاسداری
این مرد لاعلاج. صوبه دار چون غریبان خاکسار پاره رو بر
زمین مالیده آستانه فقیر را بکمال اعتقاد بوسید و رفت -

در همان حال پسر خوانده ساده رو
ایک گوییه لرکے کا آنا
مر غوله موئیه، عودے رنگی، سیر
اور درویش کو زهر
آهندگی، طنبور بردوش، حلقة زر در
دینا
گوش از آن راه گذشت - نظر فقیر بر

آن افتاد، اختیار دل بدستش داد، بعم من گفت که "این را
بخوان و بنشان" - چون آن پسر آمد و نشست، خود بخود این
شعر آمده، قتلان را در دو گاه که پرده ایست مشهور و بیگا $\ddot{\imath}$
میخوانند، بر خواند —

بیاکه عمر عزیزم بعستجوئی تو رفت
ز دل فرفتی و جامی ذ آرزوئی تو رفت

فقیر را تواجد دست بهم داد و حظ بسیارے برداشت. گفت
اے عزیز امشب پیش فقیر بهان و چیزهارا که میدانی بطور
خود بخوان- التهاس نهود که سعادت و بر جان مفت. چون شام

* یعنی شرم دارد + یعنی فروع مکن + یعنی دعا یافت

کسے مکن $\ddot{\imath}$ یعنی عزت نیابی

قریب بود، مارا رخت کرد و در را بر بسته بیاد الہی به
نشست - شنیده شد که فقیر قصد نهاد خفتن * نموده، اشرفی ها
را زیر بالین گذاشت - خوانده سیه دل دید و بعد از ساعتی
به بازار رفت، کاسه شیرے درو زهر داخل کرد ^۲ آورد و به بالغه
پیش از پیش بخورد فقیر داد - بهم بود خوردن شیر حالت
دگر گشت، دست و پازدن آغاز نمود، یعنی زهر کار گرفتاد.
آن بچشم و روئی نادرست اشرفیها را گرفت و گریخت - فصف
شب آه آه دلخراش فقیر خواب از چشم همسائیگان برداشت -
مضطرب دویدند، محتضرش دیدند، کسان تلاش آن عیار طرار
بسیار کردند، چنان در پرده گلیم شب پنهان شد که به نظر
کسی نیامد. چون شب بسر دست آمد، چشم فقیر بطاقدام افتاد
و جان شیرین را بتلغی تماسی داد - اعیان شهر افسوس کنان،
پشت دست گزان بر جنازه او حاضر شدند، و موافق صیغه
در تکیه فقیر بخاک سپردند - هنوز آن مکان زیارت گاه
عزیزان است - (لمصلفه) —

فلک زین گونه خون بسیار کرد است
عزیزان را بسی آزار کرد است

آسمان خم تنک + عشوہ هائی لاجوردی دارد، و ناز
هائی هر مزو؛ هر روز با خاک افتاد کان می ستیزد، هر شب
فتنه تازه می انگیزد - کسی را بزهر هلاک هلاک می سازد،
و کسی را به تیغ ستم بخاک می اندازد. مستان شوق را باید

که از گردن این ایمن نشوند، تا سخت نخورند از جائی خود
فروند —

بایزید درویش کی درویشان و شوق دیدن این جگر ریشان بیشتر بود. روزے از شخصی	(حکایت) عم مرا ذوق صحبت ملقات
--	----------------------------------

شنید که درویش بایزید قام، متصل سرائی گیلاني، که بنایش
سیلاج به آب رسانیده بود، در یکی از حجره های او، که چون
دل عاشقان هزار راه دارد، افتاده میباشد، دیدگی است. چون
از و نشان درویش یافت، دلش را آرزو گرفت و همه
چیز از فکر افتاد. مرا از سر وا کرد، بسرعت تمام
رفت. جوانه دید، بلند بالا، با کمال استغنا، ملکی وارد
این عالم، نمی فری عزیز تر از جان آدم، بالش از سنگ، بستر از
خاک، هر ساعت مهیا هلاک، شکسته دل و کشاده رو، برشه
جان و فتیله مو، دلداده، خاک افتاده، خود را بخدا سپرده،
راهی بکام دل برد، اگر خوش چشمی از پیش او رفته، بالا
چشمی ابرو نگفتی، با کسی برخوردی، به بی کسی بسر برد.
چشم را اکثر اوقات بسته میداشت و دل را به یاد حق
نمی گذاشت، فان را بر غبت ندیده، آب را از گلو بربیده،
باریک بین و مشکل پسند، در لباس قلندران بروگ بند.
پرسید که چه نام داری، و از کجا میباشی؟ درد مند و عاشق پیشه
می نمایی! گفتا، «این جائیم، و میر امان الله نام دارم».
گفت بنشین که با تو دمیه چند خوش برام. می گفت که

چون زبان بازی* بهیان آمد، سر کرد که اے عزیز راه‌ها برباریدم،
رنجها کشیدم، از خود رمیدم، در کوچها دویدم، چون ابر ایستادم،
چون برق افتادم، عمرے سرگردان شدم، مدتی دل پریشان شدم،
چندے با چشم تر گشتم، آواره دشت و درگشتم، شبها فحافتمن،
روزها نگفتم، دست در دامن امیران زدم، سر بر دروازه
فقیران زدم، تا آن شوخ چشم را بر من گذرے افتاد و بحال
دکر گون گشته من نظرے کرد :-

دیر بر سر آن غزال دور گرد آمد مرا
از طبییدن های دل پهلو بدرد آمدمرا
اگر می خواهی که در زمرة سختی کشان او باشی، باید
که دل از آهن و جگو از سنگ تراشی -

با یزید کے کلمات پند | (سخنان غریب) اے عزیز اگر آن محبوب
سر کلافه پیدا نمی شود، یعنی بر ما هیچ ہو یہا نیست - نمیدافم
که زاهدان ریاضت پیشه چه در سر دارند و بے خودان شوق
آن مست سرانداز از که خبر - جمعی را خلش خواهشی، جماعتی
را کاوش کاھشی، کسانیکه حق شناسند مبترا از امید- و یاسند،
عزیزانیکه فاحدا یند، دلداد کان رضایند؛ جان عاشقان وا که
بتلغی کار است، خون ایشان شیرین بسیار است - رفع را بر
خود گوارا کن تا شایان راحت شوی؛ کار را بسیار با خود

تنگ بکییر تا بفراغت روی- دل برداشتن ازین عالم خوب است، اگر معرفت حق میسر نشود، اینهم خوبست- همارت دنیا در گر پیده‌شده است، بنای این بر وهم گذاشته اند، طاق آسمان نیلی افتاده است در هوایش معلق داشته اند- اگر بهمکنون رسیدنی خواهی، در دل راه کن، هرچه از دست کوتاه خدمت ببر آید، لنه کن؛ اگر آشناه دریائی، ته دار حقیقت نمی‌توانی شد، بارے بزرگان باش، یعنی اگر دفعتناً برسدن خود قادر فیستی، آماده دادن جان باش- خود را از قید دیر و مسجد و رهان؛ یعنی با خدا باش و در همه جا بهان—

(فائده) عارفان دو گروه اند، مردم یک جماعت نقش دیوار اند، گوئی که زبان فدارند- یعنی حیران قازه کاری آن صنعت گر پر کار اند، دیده اند، انجقه دیده اند؛ فهمیده اند، انجقه فهمیده اند- مردمان جماعت دیگر را چون بادام، زبان سغز دار است، یعنی هر یکی زبان دان چشم- سخن گوی دلدار است هر گاه شرح طرز دیدن او می‌کند، هزار رنگ لب می‌کشاید، کیفیت مژگان بهم روشن بصد زبان ادا می‌نماید؛ چنانچه کمالات آن مست فاز از حد شمار افزون، کلمات این بے اختیار هم از حیز بیان بیرون- اول صحبت بوه زود برخاست، رفع فقیر زیاده بربین نخواست پیش پدرم آمد، و احوال او همگی بیان نمود- و گفت:-

هر گله را رنگ و بوے دیگر است

درویشان اهل بخیه + کجا بهم می‌رسند، اکثرش می‌دیده باش-

* یعنی خراب شدنی + یعنی هم مشروب

دوسروی ملاقات

یکے بعد از نهار پیشین، قصد دیدن او کرد و سرا همراه برد- درویش به عنایت تهامم بر خواند، رو با روئے خود به عزت بنشاند- چون خورد سال بودم، رو به عم من کرد و کلاه از سرم برداشت، یعنی متغص احوال شد- التهاس نمود که فرزند علی متقی است- گفت چه پرسیدفت، پدر این بابا مردیست کلان کار، دافاے اسوار، خورشید آسمان، درویشه مشهور جهان، جان درویشی، دریاے است کز و گوهر تر برون می آید- ما فقیران، کنار خشکه داریم، از ما چه می کشاید- اے پسرا! بعد از نیاز من خواهی گفت که کوتاهی از شوق بے پایان نیست، شکسته پائی کوچه نمی دهد، وز بخت کم مدد نیز گذر نیست^۴، می خواهد که ازین خرابه سر بیرون نه نمهد، تو قلندر مضبوط الاحوال، من به نسبت تو کوچک ابدال، در حق چون من بے سروپاے بشرط مساعدت وقت دعا- طرح سخن بطور دیگر انداخت، عم بزرگوار را مخاطب ساخت- که اے عزیز همه گوش شو و سخن فقیران بشنو-

(نکته) عبادت ما برائے ما است، آفجا خدائی ست کرا پرواست؛ طاعت ما این همه نیست که بر خود بچینم و برو تکیه کرده بنشینم؛ اگر بپذیرند، احسان بهشت^۵ کنند، ما بند^۶ ایم ور بحساب نگیرند، جز این نمی توان گفت که

* کنایه از افلام + یعنی رضانیست

‡ یعنی احسان کلی کنند

شرمندۂ ایم، اینکه نفس ترا چیزے قرار دادۂ شومی ممحض است، چون خوب بکنہ خود رسی، مسحرومی ممحض؛ آن سرو ناز مائل رنگیں رفتن خود است و جلوۂ او بهزار رنگ سر گرم آمد و شد؛ چه کمان برده، چه قرار داده، چه خیال کرد، بچھے دل فهاده؟ کاھے کل در آب سی افگندۂ کاھے گل بر سر خاک سیزندۂ زینهار که دل شکنی کسے نه گئی و سلگ ستم بر شیشه نزفی- دل را که عرش می گویند، ازین راه است که منزل خاص آن ماما است:-

نیازارم ذ خود هرگز د لے را
که می ترسم دروجاے تو باشد

(نکته) اے عزیز آن معحبوب محبت دوست است، یعنی با عاشقان سرے دارد و با آن بے پرواٹی بحال ایشان نظری؛ چون مراقب میگردنده، در دل جلوۂ گر است، چون چشم می بندند، در پیش نظر - از هر دریکه می خواهند می آید، بهر رنگے که می جویند، رو می نهاید؛ انقباض و انبساط وابسته بحال ایشان است؛ اگر خوش می شوند، گرفتگی ازین چمن میروند، و گر مهزون می گردند، غنچه وانمی شود؛ اما طور ایشان از راه و روش بیرون، معشوق در آغوش و شلها همه خون: گاھے متغیر، قرار نمیگرند، تسای نهی شوند- خدا داند که از خدا چه می خواهند، خواهشی ندارند و می کاھند؛ نشنید -

(حکایت تهییلی) که در عهد موسی علیہ السلام خشک سال شد، مردم در معرض تلف افتادند، گفتند که یا موسوی در جناب احادیث عرض کن که باران نمی بارد، خلق عالم تاب تعجب ندارد؛ مفت هلاک میشوند و بر باد فنا میروند - موسوی علیہ السلام بر طور رفت، عرض داد، خطاب آمد که «کل خسپ*» پریشان گوی دارم که در فلان گلخن افتاده می باشد با کب زدن او خوش داشتم، از چند رو بآسمان نمی کنم، و بطور خود حرث تمیزند، نزول باران موقوت برواشدن اوست» - چون ازان جناب این جواب شنید، بسوی همان گلخن شتافت - بارے آن بلا ش شوق را دریافت - مردے دید، بالا تو ده خاکستر، گلیم سیاهه در بر، از سرتا پا همه ذوق، مستغرق دریا شوک، یکه بیت دیوان تعبیرید، فرد اول جریده تغیرید - به مجرد دو چار شدن زبان بکشاد که یا موسی گذرت بر مزابل از چه افتاد، بچه دل فهاده که اینجا افتاده؟ - گفتا که امساك باران است، کارے از دست دعاء + کس نمی کشید، زندگانی دشوار می ماند، رده نیاز بجناب پاک حق برده بودم، چنین ظاهر شد تو که سکوت اختیار کرد، انقباض است - تا بعدت قدیم سخن سر نه کنی، ابر را باد نیارد و باران رحمت نبارد؛ خدا را دی سه رو بآسمان به نشین، چیز بگو و این بلا بر چین - گفت اے موسی تو آن فریبنده را نشناخته، و بطور من دل را در راه او فباخته، عبارت آن طرار کنایه ها میزند، اشارتش

* کل خسپ، کنایه از کسیست که در گلخن می باشد -

+ (ن) دعاء نهیں هے -

دل بصد جا می افکند - استغفرالله من بگفته او که راه سیروم
اما اگر پاس رسول او فکنم کافر میشوم ، که گفته اند : ع
، " با خدا دیوانه باش و با نبی هشیار باش - "
غرضکه آن مقید عشق مطلق ، و آن حیوقتی کمالات حق
رو بغلک کرد و بساط سخن را بطور خود به گسترد - که " اے
سراپا فریب ، و اے دشمن شکیب ! پیش ازین ابر و باد و باران
مسخر تو بودند ، اکدون حکم کش * من اند ، که اگر من خواهد
گفت ، باد خواهد وزید ، و ابر خواهد آمد ، بارش خواهد شد .
بله حق بر طرف تست ، ترا دخلی نیست ، متصرف این کارخانه
نمم - بیبا ! این فریبندگی را بگذار ، و بر حال خلائق رحم آر - دو
سه بار ازین قسم سخنان پوشان گفته بود که ناگاه بادے وزیده
و آبر سیاهی سفید شد ، سیلاپ سیلاپ بارید - اے عزیز ! کدام
معشوق این قدر پاس عاشق می کند - حیف است اگر تعلق
بدونگیری ، و در طلب آن سرمایه جان نمیری : دل اگر براء
او خون شود بهتر ، جان اگر در راه او رود خوش تر ؛ معنو او
برنگی شو که برفگ او بر آئی ، بطریقه گم کرد که باز
رو نه نهائی - رباعی : -

نه دل بخیان ژلف و رو باید داد
نه جان به هوا رفگ و بو باید داد
اینجا دل راچه قدر و جان راچه محل
خود را همه او کرده با و باید داد

درین حال وقت نهاز عصر* رسید، بر خاستم و باو نهاز
 گذاردیم - بعد فراغ رو بهشرق فشست و گفت: اے میر امان الله
 امروز چیزے خورده ام که ذخورده بودم، و دست به چنین
 طعامیه نه کرد، بودم - عم من قدرے[†] گستاخ شده بود، گفت
 اے درویش مبالغه را حدم و تکلف را نهایتی است، قامت
 از بار فاقها خم است، و سنگ قناعت بر شکم؛ برای یک دام
 آب استخوان سی شکنی، نان گربه را به تیر سی ذفی، هر روز
 برای مرگ آماده، با صد خرابی درین خرابه افتاده، گنجایش
 لذیذ و گنجایش تو، از دهن خود زیاده مکو - گفت: والله که من
 زیاده[‡] پر و سبک پا نیستم، جائیکه احتمال دروغ باشد نه ایدستم -
 بشنو که از صبح آتش جوع زبانه سی کشید و نفس شوم چون
 سگ پا سوخته[‡] می گردید، یعنی سی خواست که بشهر بروم
 و پیش کس و نا کس سائل شوم، بارے سنگ ذیر سر گذاشتمن،
 و غیرت خود را بزور نگهداشتمن، یکایک موشی نیم نان خشک
 در دهن گرفته بر آسد و درین حجره شکسته تر از دل عاشق
 در آمد، من که بمعنی شیر شرزا بودم، و بظاهر از فاقه کشیها
 گربه لاؤه، چون سرا دید، آن نیم نان را انداخته گریخت، نصف
 دل خوش برخواستم و برداشتمن، آجی میسر نه بود که پاکش کنم،
 منتظر خضرے نشستم، بعد از ساعتی آواز سقاے بگوشم خورد،
 کوزه دسته شکسته خود را برده آب آوردم، و آن نیم نان
 خشک را شسته تر کردم و خوردم - خدا شاهد است که لذت
 فعیم بهشت می داد -

عزیز من! در سخن درویشان تصنع و تکلف نمی باشد، ایشان شاگرد چرخ دولابی نیند که اگر صد کوزه بسازد، یکه دسته ندارد، در صحبت این طایفه شیشه بند کردن^{*}، سنگ بدل زدن است، زبان را نگه باید داشت که شکر آب[†] ایشان شربت شهادت بے ادب می شود - عم بزرگوار از خطاب خجالت کشید، و عذر هرزه چانگی خواست - چون تنبیه یافت بر سر عنایت آمد و گفت که اے عزیز، من ترا از جان عزیز تر دارم، این قدر تنبیه ضرور بود که چانه بیجازان[‡] از ادب درویشی دور است -

همدان هنگام شب افتاد، رخصت خواستیم، گفت: خدا برو - او انجا که آمدیم، بخدمت شریف پدر رفته سلام و پیام فقیر رسائیدیم - گفت که عنایت ایشان، اگر باز با عم خود بروی، البتہ نیاز من هم برسافی -

صحبت سیم - بخدمت او رسیدیم، دیدیم که بیحضور است [§] و بیک پهلو افتاده، آه آه می کند - چون عم سرا دید، دم	تیسرا ملاقات اور درویش کی وفات
---	-----------------------------------

سرد کشید و پیش خواند و این بیت شفائی بر زبان راند:
 پرستاری ندارم بر سر بالین بیمارے
 مگر آهن ازین پهلو بآن پهلو بگرداند
 پرسید که چه حالت است که این قدر ملات است؟ گفت
 اے عزیز سینه ام بعد می سوژد که گوئی در درون من کسے

* شوهه بند کردن = استهزا نسودن + یعنی شکر دنهی

† یعنی حرف بیجازان ‡ یعنی بیساد است

آتش می افروزد؛ فاله که می کشم، زبانه آن آتش است، آهے که
می کنم، لائحه^{*} همان شعله سرکش —

من فمی دام که دل می سوژد از غم یا جگر
آتش افتاد است درجا و دودے می کند

اگر مرگ بفریاد من رسد، خوش بهشتی است و گرفته دوزخی
است که نتیجه عمل ژشتی است. اکذون بار بستن جان فتوح
است، که آسد و رفت دم سوهان روح است. شب بیخوابم و
روز بیتابم، چه سازم، بچه پردازم که تا بپیرم قرار بگیرم:
روز بشب کنم بصد اندوه سینه سوژ
شب را سحر کنم بامید کدام روز

بادے که می وزد، دامن بر آتش می زند؛ آبی که می خورم
کار روغن می کند، دواے مناسب مناسبتی فدارد، تدبیر سوافق
موافقته فمی کند، اگر بیاعم بپری از سوز درون نا خوشم،
ور بعماقم بیندازی من همان در آتشم، کاش سینه من بشکافند
و دل و جگر را زود برو آرند، یا مرا از بنجها ببرند و زند^{**}
بزیر خاک بسپارند —

القصه احوال آن دل سوخته، جگر کباب، تا بزوای آفتاب
بهمین یک وتیره بود. کاهه دست بدیوار داده می ایستاد، کاهه
می فشست و می افتاد، کاهه چشم می گشاد و نومیدانه میدید،
کاهه چون ماهی بے آب می طبید، ناکاهه از زبان من شفید که
وقت انهار ظهر رسید. بخضوع و خشوع سجودے برد، "سبحان

ربی الاعلی" گفت و بورد —

* یعنی زبانه

آتش عشقش بسی را سوختست
 لیک زین سان کم کسی را سوختست
 عم بزرگوار با چند غلام به تجهیز و تکفین او بپرداخت
 و در همان حجره شکسته قر از دل عاشق مدفون ساخت - از
 شنیدن این خبر جذاب پدرم پشت دست گزید و گفت که آدمی
 روشی این چنین دیر پیدا می شود، صد حیف که زود رفت -
 (نقل) شیء در خواب عم من آن دلسوزتنه از جهان رفته
 می آمد و می گوید: دیدی که عشق چه آتشی در من زد و چنانم «
 سوخت، چاره کار جز مرگ نبود، چون بے تابی جان مرا دیدند،
 در بحر موج رحمتم انداختند، و با گوهر مقصود هم کنارم
 ساختند، یعنی قسای گردیدم و آرام گرفتم - و بکام جان ازان
 نکار بهشت رو کام گرفتم - از دیدن این واقعه + وحشته در مزاج
 شریف او پیدا آمد، مدتی باکس انس نگرفت - اکثر اوقات
 میگفت که با یزید عجب سوخته جانی بود، داغ جدائی او که
 بر جان منست، تا زنده ام، سیاهی نخواهد افکند - بر سبیل
 حکایت این خواب را بخدمت پدرم نقل کرد، گفت چه عجب که
 حق تعالیٰ کریم مطلق است، فشنیده -

(حکایت تهییایی) که عارف ناسی بایزید بسطامی همسایه
 دیوار بدیوار ترسائی بود و از چهل سال باو آشناهی داشت -
 او هر سحر تخته می زد و این می گفت که اے ترسا ازین
 تخته زدن، دو فردوس بروئ تو باز نخراهد شد، اگر نجات

میخواهی، بیا اسلام قبول کن - یکے بخاطرش رسید که بازیده آدمی سهلی فیست، چهل سال است که دعوت اسلام می کند، خالی از چیز نخواهد بود - سر زده در مجلس او رفتہ می گوید: اے شیخ تو که هر صبح می گوئی، مسلمان شو، ضامن نجات من می توانی شد؟ شیخ را حالت سکر بود، کاغذ از کاغذگر طلبید و ضامنی نجات او فوشه، داد، رفت و مسلمان شد - اتفاقاً در همان هفته فجائت به مرد، ورنه آن، ذوشته شیخ را بگردیان کفن چسپاند، بخاکش سپردند - چون شیخ بخود آمد، بخود فرو رفت - مریدے باعث حیرت پرسید، گفت: در حالت مستی متوجه امرے شده ام که از عهده آن بیرون نمی توانم آمد - گفتا دران حال ترسای دوست روی از دست شیخ ضامنی نجات خود فویسانیده، برده بود، می گویند که مسلمان شد، و سرده - شیخ غش کرد، چون این سخشن بگوش آمد، آب بسیاری بر رویش زدند تا بهوش آمد، سر کرد که من در نجات خود تردیدے داشتم، این جگر از کجا بهم رساندم که متکفل نجات دیگرے شوم، افتان و خیزان، بگور آن ذو مسلمان شده رفت، و متوجه باطن شد - در معامله اش دیده که همان کاغذ بدست دارد و میگوید که اے بازیده ذوشته تو هیچ بکار من فیامد، پیش از فهودن این پرچه که دست پیچ نجات خود کرده بود؛ بطریق کریم سوے خود خواند که چشم فرستگان مقرب، حیران کارمن مافق - موجب دل پریشانی خود مشو، قلم بند کرده تو این است، بگیر و برو - هر کار کرم او بدان را این چنین در می یابد، آن فقیر خود

از خوبان روزگار بود اگر بدرياے رحهتش غوطها نخوردے،
این پاچرا آب بودی —

(سخنان نغز) اے برادر عزیز چون
دانستی که آن گل همیشه بهار* بهزار
رنگ بوسی آید، و این چهن† رسانیده
میر متنقی کے کلمات
معرفت

اوست و این رنگها ریخته او؛ اگر بیندا شوی، بتامش شو، و گر
قدم کشائی فهمیده رو - در همه ذرات کائنات پر تو همان
آفتاب است، اگر شناسای طرز او شده، دلت کامیاب است.
کسے را که دیده و دل بینا است، می داند که حباب و سوچ
از دریاست - حق بطرفت غافل است، اگر غافل ماند، بر ساحل
افتاده از دریا چه داند - بیا که بروخیزیم و از میان رویم،
شاید که بکام جان همه او شویم - موسم جوانی رفت، لطف
زندگانی رفت، عمر بشست سالگی کشید، پیرانه سالی در رسید،
قامت خم شد، طاقت کم شد، دماغ ضعیف، جسم فحیف، روانی
از طبیعت رفت و تیزی از هوش، بینائی از چشم و شنوائی
از گوش؛ ذوق بیندق، دندان بیزور، پا فاتوان، سر بے شور،
موے سفید، دل فامید، رنگ و زنجیر از کهر واکن، ایام
آرایش فقیری رفت، زنجیر سر در پا کن، هنگام زینت قلندری
گذشت —

(نکته) در معاش پاس مشهور کن و در معاد مراعات معقول؛

* گلیست مشهور که بهندی سدا گلاب گویند

+ یعنی این چن ساخته و پرداخته اوست

یعنی ظاهر را مطابق باطن* بیار و باطن را مطابق† عقل نهاد.
اگر یار در حرم جلوه گر است، مسلحان شدن هنر است؛ مقصود
دل اوست، از هر در یکه بر آید، دکر جلوه او در دیر لاریب
است، پس کافر شدن چه عیب است، منظور چشم اوست از
هر جا که رونماید.

بدیل و کعبه میگردید گاه اینجا و گاه آنجا
که مطلب جستجوی اوست خواه اینجا و خواه آنجا
(نصیحت در ویشانه) باید که عزلت گزینی و چندے
تنها نشینی سرمه خفا در چشم کش‡ و بر هیچ چیز التفات
مکن - نظر بر خدا دار و هرگز با کسی ملاقات مکن، بسیار
با مردم سر در هوا برخوردی، وقت آنست که مژگان برهمنزدی
و مردی سر پیچ زدن گذاشت را بگذار، اگر دقیقه فهمی -
سر ازین مضمون برار:

دیده‌ام در عام صحبت های رنگین صد کتاب
کرده‌ام یک مصرعه تنها نشینی انتخاب
فهمیدام که چه سکالی که سر زخم خود نهی مالی، پیش
ازین سر گران هوا و هوس مهان، سررا از نشئه یاد حق سبک
گردانی، نظر برگش سفید شافه کاری گذشتی - قصد خرق
عادت نکنی، گاو در خرم زور مندی، چون خدا بستن خود را

* (ن) نقل + (ن) موافق ‡ یعنی سرمه از چشم نهاد
گشتن گذشتی یعنی بفریب و تسلق با کسی
پاری ننمای -

بخریت شهره شہر کرد نست - ور بے اراده کرامتے ظاہر شود ،
چون شجر شاخ بر دیوار * نکنی که ثہرہ آن شاخ از پشیمانی
برآوردن ، شاه اندازی + را فقیران عیب میدا فند ، یعنی
متکبر و مغتر را آدمی نمی خوانند - وقتی که رخصت شد ،
با خود قرار داد که آینده جای نروم و روزے دوبار حاضر
شوم —

یکی پدرم گفت که اے برادر عزیز ، دماغ آخر میرود ، یعنی هر روز ضعیف میشود ، اگر صرف حفظ قرآن شود ، چه طور است - التهاس کرد که خوب ، بخطاطر گزشت - چنانچه در مدت یک و فیم سال مصحف مجید را یاد گرفتند -- .	حفظ قرآن عم بزرگوار
--	------------------------

(نقل عجیب) روزے باهم نشسته بودند و دور میکردند که درویش کوئی وفات میر متقدی "اسد الله" فام پیرا هن نیلی دربر ، و کلاه نهاد برسر ، وارد شد - چون دو چار پدرم گشت ، گفت که اے سیرابه پیز کبوه جامه چرا سفر دور و دراز اختیار کردی و شداید راه ، خوا بیده بر خود هموار ساختی ؟ آن عزیز دو بدو در قدم افتاد ، سرشن در کنار گرفته و قریب + خود جا داد - عم من حیران این اختلاط شده پر سید که این بزرگ کیست ؟ گفتا آشنائی قدیم منست - حیران ترشد والتهاس	نقل عجیب و پیشین کوئی وفات میر متقدی
---	---

فهمود که براے رابطه این چنین ملاقات بسیار شرط است که این مرد را کاهے ندیده ام. گفت که من و این مرید یک پیریم، در دو سال یکبار پخدمت ایشان حاضر میشد. یکسے سوال کردم چه شود که آثار مرگ برمن ظاهر شود، تا بکار گور پردازم و دل را بچیز دیگر مشغول فسازم ارشاد شد که هر کاه این سیرابه پژ کبود جامه را بینی، یقین بد دافی که تا سال دیگر زندگ نهایی-دانسته باش فرصت عمر من بسیار کم است. عمومی بزرگوار، از استیماع این کلمات سخت متألم شد و گفت انشاء الله من این واقعه را نخواهم دید، یعنی آن روز در جهان نخواهم بود، و این غم نخواهم کشید. دمی که با آن تازه وارد سر حرث وا شد، نقل کرد که از چند دوکان من نمی گردید، یعنی سیرابه سرا کسے نمی خرد، شب می بیختم روز می افداختم، دم و دودی^{*} که داشتم، صرف خسارت شد، فاچار دل بدریا افگندۀ لب خشک و چشم تر، بر خاک افتاده بودم، ناگاه خوابم در رو بود دیدم که پیر بر سر استاده است و می گوید که «اے اسد الله! هر چند صعوبت سفر بسیار است و راه دور، اما یکبار بخوردن تو با علی متقدی ضرور؛ درمیان من و او اشاره ایست همین که تو خواهی رسید او خواهد فهمید؛ باید که زود بروی و از کساد بازاری پریشان دل فشوی، که چون از آنجا بر گردی، دکانت آنچنان گردد که سیرابه تو تبرک گردد - بورخاستم، و دوکان را بشان گرد گذاشتم و فیم فان خشک، بطريق زاد راه برداشتم باندک زمانی از جهانی بجهانی آمدم، یعنی از

کبود جامه با اکبر آباد رسیدم و ترا بهزاد دل مشتاق دیدم. اکنون رفتن من با اختیار نیست، هرگاه خواهی گفت، انداز آنطرف خواهم کرد. پدرم متوجه شد و گفت که اے اسدالله اینه هم با آه سوار شدن از برای چه؟ سیرا به ضایع فمی شود که این همه دست پاچه می شوی، از گرد راه رسیده، رنج بی پایان کشیده، اگر مشتاق ما فقیران نه، چندے برای رفع ماندگی خود بهان شتاب چیست، رخصت هم اتفاق میشود - بغلانی اشارت رفت که فرش خوابش در حجره عم من درست کند و آب بدست او ریزد. حاصل که ساعتی از خود جدا نمی گذاشت و بد لجوئی و مزاح گوئی می داشت -

(فائده) یکی آن مهجان عزیز سوال کرد
که در مسئله رویت میں
دارم، خدا خواندن دو جماعت اند
مسئله رویت میں
گفتگو

جماعتی بران است که روزی آن غیرت ماه را چون بدرا کامل تهاشا خواهیم کرد - عقیده جماعت دیگر اینکه ادراک آن آفتاب از بصر بشر امکان ندارد. فرمود که ما فقیران را همیچ تو دهند نیست، چون مقرر شد که او عین عالم است، بهر جا که نظر می افگندیم او به نظر می آید، در هر که می نگریم او دو می نهاید. آن معنی بهر صورت جلوه گر است و دیدار او بشرط نظر میسر - القصه بعده یک هفتنه رخصت شد و گل بانگ بر قدم زد -

(حکایت جافسوز) صبح عیده عموی من
بیماری و وفات عم
تبديل رخت کرده به مصلی رفت،
از آنجا که آمد، در سینه اش درد -
بزرگوار

ظاهر شد، بشد ته که رنگ رویش شکست و قرار از دل رخت بست. والد سرا طلبید و گفت دردے دارم که بکمال بی دردیست، یافته ام این درد عاقبت ندارد*، و خفگی بهرتبه ایست که نفس تنگی می کند، غالباً جان نا توان طاقت ندارد - عباء + را از تن من بکشید + که خوش نمی آید، گلاهم دور بیندازید که بر سر گرافی می نماید، جافم ناتوان است، بیمار من گران است. چون شام شد، آن درد عام شد، شور آه آهش بلند گشت، همگی یکدل درد ملد گشت، دیگر که بضبط پرداختی، خود را غنچه ساختی، گهی که از درد فالان شد، چون گل پریشان شد، وقتی دلش بسیار گرفتی، آه آتشناک کشید، دود جگر که کباب گذشته باشد، باسمان رسیده اگر سخن راند، این رباعی خواند - لمصنفه: —

وقت است که رو بهرگ یکباره کنیم
آن درد نداریم که ما چاره کنیم
بیماری صعب عشق دارد دل ما
گر جامه گذاریم) کفن پاره کنیم

چون پاسه از شب گذشت، کار از بے طاقتی برو تنگ شد
با پیر گفت که آخر دل سختی کشیده، دیده من کباب سنگ شده
تو خود آکاه راز این میخانه، اگر ته شیشه از عمر من باقی

- * یعنی انجام خوب ندارد + پهراهن که زیر جامه باشد
- † یعنی ملم تن دامنداز ☺ یعنی بهمادی بشدت دارد
- ‡ بمعنی ازکار دفته یعنی سوخته ☺ جامه گذاشتن
- ✿ نوع از کباب بمعنی مردن

مانده باشد، بکسیے دیگر بدہ که درد ذوشی باین درد کشیدن
 جگرے می خواهد، من ازین جان شیرین تلخی مرگ را صه
 سرتپه، گوارا ترسی بینم؛ توجهی کن که آسان بهیرم، بخشائی
 که آرام بگیرم - آخر شب کلاه شب پوش را بهن بخشید و چشم
 از غایبہ ناتوانی بپوشید. دیسے که شب شکست، یعنی سفید صبح
 دسید، جان‌الهناک او برابر رسید، مودن مسجد "الله اکبر"
 گفت، آن بیهار شب زندہ دار بخفت؛ یعنی دست برداش
 نهاد و جان بعجان آفرین ۱۵ —

پیر او دستار بر زمین زد و گریبان درید و ازین واقعہ
 جانکاہ الفها بر سینه برید. مرید آتش خاک برسر و داغ بر جگر،
 با صد پریشانی، چنانکه میدانی، برسومیات مردہ او پرداختند
 و جنازہ آن درد مند را درست ساختند —

عشق دردے بے دوائی بوده است

بهر جان و دل بلائی بوده است

هرگاه براے نہاز استادند، اکثرے برخاک اقتادند، پدرم
 گفت که اے ناواقف پاس آشنائی، دیر معلوم شد که بیوفائی؛
 آنچنان گرم رفتی کھسینہ مراتفتی؛ یاران این چنین نمیروند،
 غمخواران بیهروت نمی شودند —

چه شد آن وفا و عهد یکه تو وعدها نمودی

بتو من چه گفته بودم، تو بهن چه گفته بودی

بزرگان دوش بر تابوت گذاشتند، یعنی بعزت تمامش

برداشتند، آه پیر برسم عالم مردگان، پیش پیش روان، معتقد انش
سیلاپ سیلاپ سر شک افshan-مرده او را بیرون شهر بردازد و
بگوشة باخی سپردند، گلهای افشدند فاتحه خوانند
ملامت بیحد کشیدند چاره جز صبر ندیدند -

روز سیزم که عزیزان شهرو برای فاتحه
آمدند، پدرم دفت کسیکه این چنین
عزیزش مرده باشد، اگر او را عزیز
مرده گویند می‌افتد. از امروز مرا عزیز

میر متقدی نے اپنالقب
عزاز مرده رکها - میر
صاحب کارنج والم

مرده سی گفته باشدند، چنانچه در شهر بهمین لقب شهرت گرفت.
روزے صدبار گریستی، بحال مردگان زیستی - منکه بغل پروردۀ
او بودم، حوالج خود را باو می گفتم، با او می خوردم با او
می خفتم، روزها یاد میکردم، شبها فریاد میکردم - درویش عزیز
مرده بدلوئی می پرداخت، و بهیچ وجه آرزوی دلم نهیساخت
گاه می گفت که اے پسر من تو بسیار میخواهم، اما ازین غم
میکاهم، که من فیز بر سر را هم - گاه می گفت که ما من! فه طفل
هاله * الحمد لله که ده ساله؛ چه به کاهش افتاده، آخر درویش
زاده، دل را قزوی دار، خود را بخدا سپار، شاد بزی و خوش
بهان، مرا طرح کش+ خود بدان-جان من! مگر طفل شیری که هر
زمان دلگیری، اندیشه خود چرا داری، وارتی چون خدا داری،
رفتگان بازنمی آیند، گزشتنگان رو فهی نهایند - اے پسر دنیا
در گدار است و هر کرا می بینی در جناح سفر+ فه پنداری

* بمعنی شیر خواره + بمعنی فرماینداد
† در تهیه سفر

کہ جاے بودفت جہان است، این قرار دادہ مجلس روان ست،
 حاضران رفته اند، فشستگان گذشته اند، غنچہ پیشاوی مشو، چون
 گل مشگنفته رو می باش، بهار این چون رفتني است، بعثت دل
 مخراش - مقام خانہ آفاق را چنان ساخته اند که درو چون تو
 بسیارے دل باخته اند؛ تا واقف راه و رسم این جا نشوی،
 زینهار که این راه فردی؛ در حریفان سخت باز و طرار،
 مئلیست - قمار و راه قمار - هر روز ازین قسم سخن کردے،
 و بنماز تماس پروردے -

(نقل است) روزے به تابع کامی تمام حلواے مرگ قسمت می کرد که جوانے سرو اندام، احمد بیگ نام، شکری رنگ، دانہ چند شکر انگور بر دست گذاشته، نذر گزرانید و گفت، تازہ از ولایت	احمد بیگ جوان کا آنا اور اردہ حج کو ترک کرکے مرید ہوفا اور کسب و ریاضت کے بعد حج کو جادا
---	--

آمدہ ام و ارادہ حج دارم، چون وارد شهر شدم، آوازہ درویشی
 تو شنیدم، مشتاق شدہ بخدمت سامی تو رسیدم - گفت مگر
 فشنیدہ -

چرا بپای خود اے کعبہ رو فہی افتی
 ہمان توئی کہ بفرسنگ می فھایندت
 او لہاے خستہ درویشان است، و مقصود دست و بغل باین جگر
 ریشان، اگر دل ایشان بدست آید، کعبہ مراد بے سعی نهاید؛

ازین جاست که کسی گفته، رفته است -

ز کعبه آیم و رشک آیدم به خونخابی

که از زیارت دلهای خسته می آید

دل درویشان جای خوشیست، این ویرافه را هوای

خوشیست، دل را منزل آن ماه می گویند، متضاد از همین دل

می جویند - سالگی به طوات کعبه رفته بود، کسی را در آنخانه

نداشت، بادل پر آرزو ناکام بر گردید، در همان حال گفت: -

کعبه را دیدم دل من درد تنهائی گذاشت

معناس آرائی که مارا خواند خود مهمان کیست

افچه تو می گوئی محرم حرم فیز همین گویند، کسی را که

تو می گوئی، کعبه هم او را می جوید -

هر کرا دیدم چومن گم گشته تحقیق بود

کعبه را هم به تکلف در بیابان یافتم

گرد دلها بگرد که طوات حرم اینست، بلا گردان خود شو

که مطلب عهد همین است، وجود غیر موجود نیست و کسی

بے او مشهود فر -

گفتم بحرب معروم این خانه گذاشت

آهسته بمن گفت که بیگانه گذاشت؟

«مرا بر جوانی تو رحم می آید که رنجها خواهی کشید و

بهطلب نخواهی رسید، سخن درویشان بگوش جان بشنو، چندی

فروکش کن و ازین جا مرو، جوان چون روی دل از درویش

دید، سر را از فرمان نه پیچید، یعنی رحل اقامت اندداخت

و بریاضت شاقه پرداخت - ذهن سلیمه داشت، کسب گرد و در

مدت هفت ماه بھر تپه کھاں رسید۔ پیرے باین خوبی، جوانے باین محبوبی، پیرے باین حالت، جوانے باین کیفیت، پیرے باین کھاں، جوانے باین حال، پیرے باین عنایت، جوانے باین ارادت، پیرے باین نظر، جوانے باین اثر، دیده روزگار کم دیده، و گوش جهانیان کم شنیده۔ روز و شب چون شکر و شیر، یعنی صحبت بسیار در گیر، پیر را دمے فهمی گذاشت، بجوان عزیز شهرت داشت۔ اتفاقاً زر توفیقی از جای بدست پیر آمد، جوان را گفت که برین متصرت شو و سفر هجاز برو۔ بعد از نهار صبح زیور پیچ دستار و سجاده محرابی عنایت کرد و رخصتش نمود۔

وفات میر محمد متقدی | (حکایت جانکا) روز درویش عزیز | مرده برای عیادت همشیره زاده

برادر عزیز که محمد باعث فام داشت؛ عالم، فاضل، متصرف، کامل بود، بعالمند گنج که محله ایست مشهور از اکبرآباد، در آفتاب گرم رفت، چون شام بروز سیاهی زدن آغاز کرد، از آن جا بانداز خانه روان شد، عشائین را در مسجد خود آمد، ادا نمود. هرگاه بر فرش خواب رفت و من حاضر شدم، گفت "اے پسر حرارت آفتاب در مزاج من تاثیرے کرده است، صداعی دارم، از آثار معلوم می شود که قیچ خواهم کرد. غذائے شب نخورد و خوابید، صبح که برخواست، تپے بشدت داشت. طبیبی "ابوالفتح" نام معالجه قدیم او بود، آمد و تبرید کرد، تسکین نیافت، مبالغه در مبادرات فوق الحد نمود، سود مند فیفتاد. قیچ در رویش بنده شد، یعنی هر روز شام می آمد

و تهام شب می ماند، براے تپ بستن تد بیرون ہاے بے شمار می کر دند، اما از هیچ یکے این عقدہ سخت کشاده فشد - پس از ماہی مشخص گردید که این تپ متشبیث بقلب اسٹ و استخوانی شده است، یعنی این درویش فحیف که مشت استخوانی بیش نیست، مبتلا رفع باریک است - بهن گفت که اے پسر! جان من صرف فیاز است و جسم وقف گداز، رغبتی با غذایم نیست اگر می خورم، گرانی می کند، دوائیکه صحیح طبیب می دهد، تا صحیح دیگر کفایت است، می خواهم که تا بھیرم، توک غذا بگیرم، پنجم شش دسته ہاے ذرگس از بازار بطلب که بشرط حیات گاہ گاہ بو کرد آید - بهوجب ارشاد طلب داشتم و پیش او برابر گداشت، هر گاہ چشم می کشاد، دسته بدست گرفته بو می کرد و می گفت "الحمد لله که سیر شدم" - چون بتُرک غذا پرداخت ما بیکسان را از خود نامید ساخت، طاقت از دست و پا رفت، کار نا توانی بالا رفت، سخن بسیار کم راندے، نهار باشارت خواندے - بیست و یکم رجب حکیم، بعادت قدیم، کاسه تبرید آورد، درویش ابرو ترش کرد و نخورد و آن کاسه دوا را بر زمین زدہ گفت که اے مردہ شو بردہ تاثیر دوا از روز اول ظاهر بود، من پاس تو می کردم که می خوردم، افسوس که نه فہمیدی، برو دست از من بدار، ناقباحت فہمی مرضی است که علاج ندارد - اذگاہ حافظ محمد حسن براذر کلان مو که براذر اندر بود، طلب

* (ن) بے مات، براذر اندر براذر علاتی دا گویند که از بطن دیگر باشد

نمود و فرمود که "من فقیرم و هیچ ندارم' مگر سه صد جلد کتاب' رو بروے من بیارید' و حصہ برادرانه کرد+ بگیرید- او المتماس کرد که من طالب علمم' کرم این کار سوا بیشتر+ است و این برادران ربطی بکتاب ندارند' کناره های اوراق چیده خواهد شد' یکی کاغذ باد خواهد ساخت' یکی در آب خواهد انداخت' اگر پیش من اماقت گذارند' خوبست و گرفه مختار اند- پدر از مزاج فاساز او خبر بود' شانه کبیر شد+ و گفت چه شد که ترک لباس کرد؟ لیکن کچ پلاسی تو هنوز فرقته است' می خواهی که طفلان بیچاره را بازی دهی' و پس از مرگ دل بخرا بی ایشان فهی؛ دانسته باش که حق تعالی غیور است' و غیور را دوست میدارد' غالب که میر محمد تقی دست فگر تو فشود' اگر بنوع دیگر پیش خواهی آمد' کاسه بر سرت خواهد شکست+ و نقش عزت تو پیش این بابا نخواهد فشست- خواهی دید اگر بهزاد خواهی رسید' برای یک جلد کتاب پوست تو خواهد کشید' کم کاسه شایسته بی اعتباری است' بخل و حسد دلیل ذات و خواری است' خوب است کتابها را ببر و فکاه دار- پس اذگاه روئ سخن بهمن کرد' گفت که اے پسر قرضدار سه صد روپیه بذلان بازارم امید که تا ادا فکنه مرد+ مرا بر نداری که من سکه درست+ مردم بودم و در همه عمر دغا بازی نه نموده ام- عرض کردم که غیر از

* یعنی کوشش بسیار درین کار دارد + یعنی اعتراض شد

+ یعنی دسوی خواهد کرد ظ یعنی مقصود الوضع

جاده های کتاب دم و پوسته * بنظر فمی آید، آنها را ببرادر کلان سپریدید، ادائی قرض چسان توافق کرد - چشم پر آب نمود و گفت «خدا کریم است' دل تندگ نباید شد» - کاغذ زرد در راه است' قریب می رسد' می خواستم که تا رسیدن زر زندگ بهانم، اما فرصت عور کم است' ماذدن فمی توافق - در حق من دعا کرد و حوالت با خدا کرد، ساعتی نفس شمرد، آخر حساب سپردن نه -

— (بے مروقی برادر) —

درویش چون چشم پوشید، جهان در چشم من سیاه گردید، حادثه عظیم را داد، آسمان بر من بیفتاد، دریا گریستم، لنگر از نف دادم، سر را بر سنگ زدم، بر خاک افتادم - کل و مکل \$ بسیار شد، قیامت پدیدار شد، برادر کلان من ترک مردم داری ۹ گرفت و بے چشم و روی ۵ اختیار نمود - دید که پدر آستین کله داشت □ و به بے کسی جامه گذاشت، قرضخواهان دامن گیر من خواهند شد، پهلو توی ۴ کرد و گفت کسانیکه همگیر فاز و فعم بودند، آنها دافند و کار آنها، من در حیات پدر دخیل کار نگشتم، از وقف اولادی ۳ هم گذشتم، سجاده نشینان او سلامت باشند، سر را می کنند، وجهه را می خراشند، انجه مصلحت وقت خواهد بود، خواهند نمود -

* یعنی سرمایه + کاغذ هندوی نه یعنی مرد

۳ یعنی مصطرب شدم \$ یعنی شود و هنگامه

۴ یعنی ظاهرداری ۵ بمعنی بے حیاتی

□ یعنی انلاس داشت ۶ کناره کردن (بمعنی در)

منکه تازه بیگنس شده بودم، چون سخنان بے ته او را شنودم،
غم و غصه بسیارے خوردم، التعوا باو نبردم، کهر را محکم بستم،
نظر ببر خدا فشتم - بذالان بازار دو صد روپیه دیگر آوردند،
و سماجت از حد برداشتند، پاس وصیت درویش بود، قبول نکردم،
همه را بزبان داشتم، یعنی ملول نکردم -

در همین حال آدم سید مکمل خان که مرید عم بزرگوار
من بود با هندوی پانصد روپیه تازه سکه رسید، و درد شریک
من گردید، سه صد روپیه بقرضخواهان داده، فارغخطی گرفتم
و بصد روپیه درویش را برداشته بردم و در پهلوے پیر او
بخاک درآوردم -

— (حقیقت من دل رویش، بعد واقعه درویش) —

بے مروتی های آسمان را دیدم، ستمهای روزگار کشیدم،
نه نه گناه فلک و جرم زمانه چیست، من ستاره فداشتم که
سایه چلنین آفتابی از سر حد^{*} من رفت، هر چه کرد، طالع من
کرد، غیر از دست خود بر سر فیافتیم، یعنی کسی را سایه گستر
فیافتیم، خانهای برسر غیرت فهادم، زینهار بر در کس نه
ایستادم، لبم بحرث طلب آشنا نگردید، چشم من به بهیچ چیز
ندوید، سایه دست کسی فه گرفتم[†] و سر دستی بمن کسی
نگرفت[‡]، یعنی خدای کویم مرا شرمنده احسان کسی نکرد،
و دست فگر برادر که سربسو من داشت[§] فساخت، نقل ماقم

* (ان) "حد" نهان هـ

[†] یعنی اهانت کسی نخواستم

[‡] کنایه از کیله کردیت

[§] یعنی کسیه امداد نکرد

درویش قسمت ساختم' کار را به لطف خداوند انداختم.
 دم خود* را بپرادر خورد سپرده بتلاش روزگار در اطراف
 شهر استخوان شکستم' لیکن طرفے نه بستم' یعنی چاره، کار
 در وطن فیافتیم' فاچار بغربت شتافتیم' رنج راه بر خود هموار
 کردم' شدائید سفر اختیار کردم' بشاهجهان آباد دهلهی رسیدم'
 بسیار گردیدم' شفیقیه ندیدم —

خواجه محمد باسط که برادرزاده
 صهصام الدوله امیرالامرها بود عنایتی
 بحال من کرد و پیش ذواب برد -
 چون مرا دید، پرسید که این پسر از

میرصاحب کا دهای جانا
 اور امیرالامرها کا روزینہ
 مقرر کرنا

کیست؟ گفت از میر محمد علی است، فرمود از آمدن این
 پیداست که ایشان از جهان رفته باشند. پس از افسوس
 بسیار سخن زد که آن مرد بر من حقها داشت - یک روپیه روز
 از سرکار من باین پسر میداده باشند - التهاس نهودم' اگر فواب
 لطف می فرماید دستخط کرده بدهد که جای سخن متصدیان
 نهاند - التهاس که دوشه بودم' از کیسه برآوردم - ناگاه از
 زبان خواجه مذکور برآمد که وقت قله‌دان نیست، چون این
 سخن شنیدم، بقا قاه خندهیدم - فواب در روی من دید و سبب
 خنده پرسید - عرض نهودم که این عیار ترا نفهمیدم' اگر
 ایشان می گفتند، قله‌دان بردار حاضر نیست' این حرف
 گنجایش داشت یا آنکه وقت دستخط فواب نیست بایتی بود'

وقت قلعه‌دان نیست انشای تازه است - قلعه‌دان چوبی پیش نمی‌باشد' وقت و غیر وقت نمیداند، بهر فریکه اشارت رود برداشته بیارد - ذواب بخنده درآمد و گفت که معقول می‌گوید - غرض تکلیف مرا برخاک نیفگنده قلعه‌دان طلبید' و آن التهاب بشرف دستخط رسید - روز د ربار بادشاہ بود، کهر بسته باستاد' بعنایت تهاب میان داد* - تا عهديکه نادر شاه بر محمد شاه که حالا بغزدوس آرامگاه ملقب است مسلط شد، و ذواب مذکور بسبب پیش جنگی گشته افتاد، آن روزینه من یافتم' نان و نمک میخوردم' و بسر میبردم -

<p>بعد این انقلاب باز روزگار سنگین اسیرالامرا کے انتقال کے بعد میر صاحب کا دوبارہ دھلی جانا اور اُن کے ساموں سراج الدین علی خان آرزو کی بد سلوکی</p>	<p>دل کار را بر من تنگ گرفت' کسانیکه پیش درویش' خاک پائے مرا کُحل بصر می ساختند' یکبار از نظرم انداختند - ناچار بار دیگر بدھلی رسیدم و ملتھائی بے منتهائی</p>
--	---

خاکوے براذر کلان که سراج الدین علی خان (آرزو) باشد کشیدم' یعنی چندے پیش او ماندم و کتابے چند از یاران شهر خواندم - چون قابل این شدم که مخاطب صحیح کسے می توانم شد' ذوشته اخوان پناه رسید که میر محمد تقی فتنه روزگار است زینهار به تربیت او نباید پرداخت' و در پرداه دوستی کارش باید ساخت - آن عزیز دفیا دار واقعی بود' نظر بر خصوصت هوشیره زاده خود بد من اندیشید' اگر دوچار می شدم'

چار چار می زد* و گر اعراض می کردم نواخوانی می نمود+ هر روز چشوش بدنبال من می بود+ اکثر سلوک مدعیانه می کرد - چه بیان کنم که ازو چه دیدم، چگوینم که چه حالت کشیدم، هر چند پنجه دهای اختیار می کردم، او از حلاجی دست نمی داشت، با صد هزار احتیاج یک روپیه ازو نمی خواستم، اما سلاخی نمی گذاشت - خصمی او اگر به تفصیل بیان کرد+ آید، دفترے جداگانه می باید، خاطر گرفته من گرفته تو شد، سودا کردم\$، دل تنگ تنگ تر گردید، وحشته پیدا کردم، در حجره که می بودم، شارش می بستم و باین کثرت غم تنهای می نشستم - چون ماه بر می آمد، قیامت بر سر می آمد، هر چند از آن هنگام که دایه ام دم رو شستن ماه ماه می گفت و من بسوی آسمان می دیدم، نظرے بهاه میداشتم، لیکن نه باین سرتبه که کارم بدیوانگی کشد و وحشت بجای رسد که در حجره من باندیشه □ باز کنند و از صحبتم احتراز نهایند —

میر صاحب کی حالت
مسجدنوذانه

(نقل تحفه) در شب ماه پیکرے،

خوش صورت، با کمال خوبی، از جرم

قهر انداز طرف من می کرد و موجب

بے خودی می شد - بهر طرف که چشم می افتد، بران رشک پری می افتاد، بهر جاکه فکاه می کردم، تماشا آن غیوت حور می کردم، در و بام و صحن خانه من ورق تصویر شده+ بود، یعنی

* یعنی بهبوده گوئی می کرد + یعنی کنایه می کرد

+ یعنی خوابی من میخواست \$ یعنی جذون پهدا کردم

□ یعنی بهراس

ان حیرت افزایش شش جهت رو می فهود، کاهی چون ما
چهار ده مقابل، کاهی سیور کاه او منزل دل - اگر نظر بر گل
سهتاب می افتاد، آتشی در جان بے قاب می افتاد، هر شب
باو صحبت، هر صبح بے او وحشت، دمیکه سفیده صبح
می دمید، از دل گرم آه سرد می کشید، یعنی آه می کرد و
انداز ماہ می کرد - تمام روز جنون می کردم، دل در یاد او
خون می کردم، کف بر اب چون دیوانه و مست، پاره های
سنگ در دست، من افتان و خیزان، سودم از من کویزان،
قا چار ماہ، آن گل شب افروز رنگ تازه می ریخت و از فتنه
خرامها قیامت می انگیخت - ذاکاه موسوم گل رسید، داغ سودا
سیاه گردید، یعنی چون پریدار شدم مطلق از کار شدم، صورت
آن شکل وهمی در نظر، خیال زلف مشکینش در سر، شایسته
کناره کیرو شدم، زندانی و زنجیری * شدم —

هوسر فخر الدین خان که موید درویش بود، قرابت قریبده داشت، زر بسیاری خرج نهود، پریخوانان افسون دمیدند،	اطباء کے معالجے سے میر صاحب کا صحت پانا
--	--

طبیبان خون کشیدند - تدبیر اطباء سود مند افتاد، پادیز +
 آمد و بهار ریخت، سلسله جنون از هم گسیخت، نقشی که
 وهم بسته بود، از صفحه خاطر محو شد، درسی که از جنون
 خوانده بود، فراموش گشت - لب با سکوت مالوف شد، پریشان
 کوئی موقعت شد، تر طیب دماغ گردند، خواب افزود، طاقت

رفته باز رو نمود، یعنی بحال آدم و بدخوابی رفت، از پیش نظر آن چهراً مهتابی رفت، پس از چند روز بصحت کامل آوردم و شروع بخواندن ترسیل^{*} کردم —

(نقل) روزے برسر بازار، جز کتابے در دست نشسته بودم، جوانه میر جعفر فام ازان راه گذشت، نظرش بزر من	میر جعفر سے تعلیم حاصل کرنا
--	--------------------------------

افتاد و تشریف داد - بعد از ساعتی گفت که اے عزیز دریافتنه میشود که ذوق خواندن داری، من هم کشته کتابم، اما مخاطبے فمی یا بهم، اگر شوق + داشته باشی، چند می رسیده باشم - گفتم دستی ندارم که خدمتی از من بیاید، اگر الله این رفع بر خود گوارا کنی، عین بنده ذوازی است - گفتا اینقدر هست که ته پاتا نباشد[‡]، پا بیرون نمی گذارم - گفتم خدای کویم آسان خواهد کرد، اگر چه من هم چیزی ندارم - پا ورقه اے آن نسخه درهم را مطابق سرمه‌هاe آینده کرده داد و رفت. ازان روز اکثر ملاقات آن ملک سیرت و آدم صورت اتفاق می افتاد، و بلطف نهایت زبان میداد، یعنی دماغ خود می سوخت و مرا چیزی می آموخت، تا مقدور من نمیز بالش فرم زیر سر او می گذاشت، یعنی صرف او بود، اذچه میسر میداشتم - ذاگاه خطی از وطن او که عظیم آباد بود، رسید و آنهرد رخت خود کام و ناکام بآن صوب کشید —

* یعنی مکتوبات می خواندم + (ن) شوق کامله

‡ یعنی چهزے برائے ناشتا باشد

بعد از چندے با سعادت علی فام،
سید سعادت علی کی ریخته میں
سید سعادت علی کی
شگردی آن عزیز مرا تکلیف موزون کردن

ریخته که شعر یست بطور شعر فارسی، بزبان اردوے معلیٰ
بادشاہ هندوستان و دران وقت رواج داشت کرد - خود کشی *
کردم، و مشق خود بهر تبہہ رسافدم که موزونان شهر را مستند
شدم، شعر من در قیام شهر دوید و بگوش خرد و بزرگ

رسید -

رعایت خان کا توسل | یکروز خالوی کذائی بر طعام طلبید،
تلخی ازو شنیدم، بیہزه شدم، دست

در طعام ذا کرده برخاستم - چون پائے چراغه + نداشتمن، شام
از خانہ او برآمده راه مسجد جامع پیش گرفتم - اتفاقاً راه
غاط شد، بر حوض قاضی که آبگیر خوردی نزدیک بعویلی
وزیرالله‌هاک اعتمادالدوله واقع است رسیدم و آب کشیدم -
آذجاً علیم الله ذام شخصی پیش آمد و گفت که شما میرمحمد تقی
میر قباشید؟ گفتم از چه شناختی؟ گفتا طور سودائیانه شما
مشهور است، رعایت خان که پسر عظیم الله خان یزنه
اعتمادالدوله قهرالدین خان باشد، از روزیکه زاده طبع نکته
انگیز باو رسیده است، اشتیاق ملاقات پیش از پیش دارد؛
اگر بدست من او را دیده شود، سبب مجزائی من گردد -
رفتم و دیلم، آدمیانه بر خورد و با خود رفیقم کرد، تمتعی

* جهد بلیغ + از کسے پائے چراغ داشتن یعنی ملتغی
شدن ازو -

ازو بستم و از قید تنگدستی رستم—

شاہ درازی کا دای پر
حملہ کرفا اور شکست
کھانا

هدیا سے کہ شاہ درازی بلاہور آمد و
شاهنواز خان پسر ذکریا خان کہ
صوبہ دار آنجا بود، گریخت، وزیر

و صدر جنگ و ایشو سنگہ پسر راجه ہے سنگہ کہ زمیندار
کلانے بود، بادشاہزادہ احمد شاہ را باخود گرفته بجنگ او
بر آمدند۔ آن طرف سرہند بو زیر گولہ رسید و زمیندار
مذکور بس خم زد۔ صدر جنگ و معین الملک کہ پسر وزیر
شہید باشد، احمد شاہ را سوار کرد، جنگ افغانان زدند۔
من درین سفر باخان منظور بودم و خدمتہا می نہودم، ہر کا
شکست فاحشی بو لشکر افغانان افتاد و گریخت، معین الملک
ناظم لاہور شد۔ خان مذکور چون عضو از جا رفتہ، ترک رفاقت

او گرفته، با صدر جنگ روانہ شهر شد —

محمد شاہ کا انتقال اور
احمد شاہ کا تخت فشین
کہ محمد شاہ بآن جہان خرامید،
هوذا

عالیہ لکد روز گار خورد۔ صدر جنگ لکد برابر زد،
چتر و تخت پیش احمد شاہ آورد۔ نوبت سلطنت باو رسید،
با کر و فر تھام داخل شهر شد۔ اینجا جاوید خان کہ خواجه
سرائے باد شاہ مرحوم بود بخطاب زواب بہادر مخاطب گشت

* یعنی گریخت + یعنی پائیںال شد
† لکد برابر زدن = تناخر کردن

و اختیار سلطنت بدست او افتاد-

هر روز اختیار جهان پیش دیگریست

دولت مگر گذاشت که هر روز برو دریست

صفدر جنگ کی وزارت | وقتیکه نظام الملک آصفجاہ در دکن
فوت کشت، منصب وزارت به

صفدر جنگ رسید و سادات خان ذوالفقار جنگ به بخشیگری
سر فراز گردید - امارت وزیر حاں بجای رسید که باں و
گوپال* او را شاه هم نداشت - بخشی حاں، راجه بخت سنگه
را که زمیندار کلان کار نام گرفته+ بود، و برادر کلانش ابھیز
سنگه ریاست جوده پور داشت، نیابت صوبه اجھیر داده،
بر روی او دوانید - راجه مذکور خانرا سردار فوج نموده با
خود برد - در ظاهر سامر که قصبه ایسمت معروف، بیست کرو
این طرف اجھیر، هر دو لشکر طرف شدند\$ و جنگ توب خانه
بمیان آمد - مردمان طرف ثانی پاس نمک نکرده، چون غیرت
بعرامان یک روز هم تن ندادند، تا بجان دادن چه رسد -
فاچار رئیس آن طرف ملها را که در سرداران دکن نام
برآورده سرده بود، در میان داده سر بسر کرد و رفت -
من پس از صلح برای حصول سعادت زیارت درگاه فلک اشتباه
خواجه بزرگ رفت - و سیر آن نواحی کرده برگشتم -

* یعنی شان و شوکت + مشهود ≠ (ن) ابھی

\$ یعنی مقابل شدند ظیعندی صلح کرد و دقت

سادات خان ذوالفقار | این جا در اسرے زبانبازی بهیان آمد'
جنگ اور بخت سنگه راجه بخت سنگه ابرو ترش کود،
کی نزاع | صحبت خان و او* قروتی ہدایت -

ستار قلی خان کشمیری کہ صورت بازی بیش فیض^۱ برو صد
دهن^۲ خواند، کار بنزاع کشید، خان صوفہ خود ندیده^۳ مرا
فرستاد و عذر ده زبانی^۴ خواست - رفتم و از جانب او
مصحف خوردم^۵ کہ آیندہ چنین نخواهد شد، اما داش آبے
نخورد^۶ و صرفه نداد □ - زر تنخواه مردمان رساله همگی
فرستاد و خیر باد کرد - بارے بخیر گذشت، خان از آن جا
وا سوخته^۷، بشهر آمد، و چندے در خانه فشست -

(نقل) شب ماہ بر مهتابی پسرو
خواندہ رو بروئے خان فشسته بود و | میر صاحب کی
می خواند، چون سرا دید، گفت که
نازک سزا جی

میر صاحب دو سه شعر ریخته خود با یین بیاموزید که این
طفل در بسته^۸ بکار درست کرده بخواند - گفتم که من نقش
این کار فدارم^۹ - گفت شمارا بسر من - چون پای تبعیت
در میان بود، ناچار حکم او کشیدم، پنج شعر ریخته باو آموختم -
اما بسیار بر طبع نازک من گران آمد، آخر بعد از دو سه روز
خانه نشین گشتم - هر چند لطف فرمود، نرفتم و ترک آن روزگار

* (ن) 'خان و او' نہیں هے + یعنی صحبت بے مزه شد
+ یعنی صد قسم سخن^{۱۰} \$ هر زہ گوئی ^{۱۱} یعنی قسم خودم
۱۲ اعتبار نکود □ یعنی فرصت نداد ^{۱۳} یعنی اعراض کرده
۱۴ نام پرده ایسست ^{۱۵} از عہدہ کار بر نیامدن

گرفتم - مروت ذاتی آن مرد فگذاشت که فقیر را فاکام
گذارد - برادرم میر محمد رضی را نظر برفاقت من اسپ
از خانه خود داد و ذوکر کرد - چون پس از مدت مديدة
رفته ملاقات نهودم، عذر بسیاری نهود، گفتم، "گذشته
را صلوات" -

نواب بهادر کی ملازمت هر گاه چندے برایں گذشت تلاش
روزگار بخانه نواب بهادر کردم و
فوکر شدم - اسد یار خان بخشی فوج او احوال مرا نقل کرد
اسپ و تکلیف ذوکری معات کذا نمید - پاس من از حد بیشتر
می کرد و پہلو می داد*، خداویش خیر دهد -

جنگ وزیر با افغانان ایامی که قائم خان پسر محمد خان
بنکش بجنگ رهیله ها کشته شد
و صدر جنگ برای ضبط کردن خانه او رفت، من بتقریبی
باسحاق خان فوج الدوّله جهت سیور آن طرف رفت - چون با
احمد خان برادر خورد قائم خان جنگ عظیم روداد، فوج
وزیر شکست خورد، و اسحاق خان گشته افتاد، پان لشکر
شکسته باز شهر رسیدم و تصدیع به حد کشیدم - وزیر بار
دیگر لشکر کشید و افغانان را مغلوب ساخته به تسلط تهمام
در حضور آمد -

فیروز جنگ کی وفات در حینی که ذوالفقار جنگ میر بخشی
اور میر صاحب کا بسبب خصوصت نواب بهادر از پایه
مطول کا پڑھنا خود افتاد و نوبت امیر الامرائی

* یعنی مدد می کرد

بے غازی الـدین خان فیر وز جنگ، پسر آصف جاہ رسید، او برائے نظم و فـسق صوبہ دکن رفت و در راه ہیضہ کر دے در گذشت۔ خلعت بخشیگری عـمـادـالـمـلـک پـسـوـش پـوشـیدـ بلـدـہـ تـرـک مـلاـقـاتـ عـزـیـزـانـ کـرـفـتـهـ، بـخـوـانـدـنـ مـطـولـ مشـغـولـ شـدـمـ۔

نواب بـهـاـدـرـ کـاـ قـتـلـ،	موـسـمـیـ کـہـ صـفـدرـ جـنـگـ ذـوـابـ بـهـاـدـرـ
سـیـرـ صـاحـبـ کـیـ بـیـکـارـیـ	راـ بـهـ دـغاـ گـشـتـ رـوـزـگـارـ عـالـمـ بـرـہـمـ
اوـرـ مـہـاـ فـرـایـنـ دـیـوـانـ	خـورـدـ، منـ نـیـزـ بـیـکـارـ شـدـمـ۔ مـہـاـ فـرـایـنـ
وزـیرـ کـیـ مـلـازـمـتـ	دـیـوـانـ وـزـیرـ بـدـسـتـ دـارـوـغـہـ دـیـوـانـ

خـانـہـ خـوـدـ، سـیـرـ نـعـمـ الدـینـ عـلـیـ (سلام) تـخـلـصـ، کـہـ پـسـرـ سـیـرـ شـرـتـ الدـینـ عـلـیـ (پـیـامـ) بـوـدـ، چـیـزـ فـرـسـتـادـ، وـ باـشـتـیـاقـ بـسـیـارـ سـرـاـ طـلـبـیدـ۔ دـسـتـ درـ دـامـنـ پـہـلوـ دـارـ* اوـ زـدـمـ وـ چـنـدـ مـاـ بـفـرـاغـتـ گـدـرـاـنـیدـمـ۔

دـوـزـیرـ کـیـ بـغـاوـتـ اوـرـ	هـنـوـزـ خـوـنـ خـوـاجـ سـرـاـ مـظـلـومـ
بـادـشاـہـ اوـرـ وـزـیرـ سـیـیـںـ	فـخـوـابـیـدـہـ بـوـدـ کـہـ رـوـزـگـارـ سـوـپـاـےـ زـدـہـ
جنـگـ اوـرـ وـزـیرـ کـیـ شـکـسـتـ	فـتـنـہـ عـجـیـبـیـ رـاـزـ خـوـابـ بـیـدارـ سـاختـ
وـ طـرـحـ هـنـگـامـہـ عـظـیـمـیـ اـنـداـختـ، يـعنـیـ	

وزـیرـ رـاـ توـهـیـ پـیـداـ شـدـ، سـرـ اـزـ فـرـمانـ بـادـشاـہـ پـیـعـیدـ۔ هـرـ چـنـدـ بـدـرـ صـلـحـ زـدـنـدـ، اـماـ سـرـ اـزـ غـرـورـ ثـرـوتـ فـرـودـ نـیـاـورـدـ، فـاـچـارـ بـادـشاـہـ اـزـ پـیـسـےـ اوـ رـسـنـ تـابـیـدـ، آخرـ اـزـ شـہـرـ بـرـآـمـدـہـ، آـمـادـہـ جـنـگـ خـدـاـوـنـدـ نـعـمـتـ شـدـ۔ اـیـنـ جـاـ عـمـادـالـمـلـکـ نـبـیرـہـ آـصـفـ جـاـہـ کـہـ منـصبـ بـخـشـیـگـرـیـ دـاشـتـ وـ اـنـتـظامـ الدـوـلـهـ خـالـوـےـ اوـ پـسـرـ اـعـتـهـادـ الدـوـلـهـ شـہـیدـ، وـ دـیـگـرـ سـرـدـارـانـ فـوـجـ بـادـشاـہـیـ بـعـفـاظـتـ شـہـرـ

پرداختند - شهر کهنه تهم بغارت رفت، تا شش ماه جنگ در میان بود - اگرچه بالقوه ذصهانه او نداشتند، لیکن کسان فوج شاه آنچنان پا فشند که کار را پیش برداند - پای ثبات وزیر سرکش از پیش بدراست، فاچار پیغام صلح فرستاد، باد شاه هزینه ای او را غنیمت دانسته دستوری صوبه اش داد - وزیر انتظام امداد شد -

سامون کی همسائگی	درین ایام، من از فا مساعدت ایام،
همسائگی خالو گذاشته نظر برین کی	چه ور کر امیر خان کی
مرا بیچشم کم خواهد دید، در حوالی	حولی میں سکونت
امیر خان مرحوم (کہ امیر کلان عهد	اختیار کی

محمد شاهی بود، و صوبه داری المآباد، و رُگ خواب سلطنت در دست داشت، و انجام تخاص اوسست، بخوش سلیمانی و طلاقت لسان زبان زد مردم است، و موجب مهم على محمد روھیله شده، بادشاه را برآورده او را بگیر آورده بود، انجام کار از دست یکی از نوکران خود بر دروازه دیوان خاص گشته شد) - سکونت اختیار کرد و بلاطائف الحیل بسر بردا - عهادالمالک در اندک مدت زور بهم رسانیده سرداران دکن را از خود ساخته بعزم رفاقت صدر جنگ، بر سورج مل که زمیندار زور آورے بود، لشکر کشید - و از سر تپوی + قلعہ او معاصرہ کرده کار را تنگ گرفت؛ پسر سهار در همان جنگ کشته افتاد - زمیندار مذکور نوشت و خواندے

با وزیر داشت، این معنی سبب نفاق طرفین شد - بادشاہ برو آمد^۱، بست کروه آنطرف آب جمن قریب سکندرآباد خیمه کرد - روزے شام خبر رسید که سرداران دکن و عہادالملک با سورج مل طرح آشی اندخته، بارا ده غارت دائره لشکر بادشاہ، حاضر یراقجنگ « گردیده دویده اند »، قریب است که برسته - بادشاہ بهصلاحت صهاصم الدوله سیر آتش و حرام کوزه چند که بکار پردازان بخشی گرو ساخته بودند، ناموس را هم گذاشت، مضطرب و سراسیمه گریخت - آنجا فزدیک بصیح فوج دکن رسید و لشکر را همگی بغارت برده، متعاقب آمدند، و آنروز آب خیمه ها زدند - فسق شد که از مردمان بادشاهی کسی در قلعه نهاد، اگرچه آن حرام توشه ها پیشتر ازین برخاسته رفته بودند - بعد از بندوبست عہادالملک آمد و قلمدان وزارت گرفت - وزیر مغز خر + خورده، از غر دلی + بکنجه خزید و بادشاہ خرد کم کرد^۲، متوجه باع گردید - بعد از ساعتی یاران غدار بغدر دستگیر نهودند و میل در چشم کشیده نمیره بهادر شاه را بر تخت نشاندند و عالمگیر ثانیش خواندند - مردمان بی ته در عرصه درآمدند، هرچه شد بیجاشد - صهاصم الدوله که از عقل بهره نداشت امیرالامرای شد - من در این سفر وحشت اثر با احمدشاہ بودم، آمده عزلت اختیار نمودم - درین حال که صدرجنگ بساطحیات در پیچید و ریاست صوبه

* بمعنی مهیا

† بمعنی احمق.

‡ بزدلی -

بشعاع الدوله پسر او قرار یافت*، خالوے من بادیه پیمائے طمع شد، یعنی در لشکر شجاع الدوله باین توقع رفت که برادران اسحاق خان شهید آن جا هستند، نظر بر حقوق سابق رعایتی خواهند کرد، جز باد بدستش نیامد، لکه زمانه خورد و هم آنجا سرد، موده او را آوردهند و در حوالیش بخاک سپه دند۔

بعد از دو سه ماه راجه جگل کشور که در وقت محمد شاه، کیل بنگاله بود و بثروت تهم میگزرا نید، مرا از خانه برداشته بود و تکلیف اصلاح شعر خود کرد - قابلیت اصلاح ندیدم بر اکثر تصنیفات او خط کشیدم	راجه جگل کشور کی قدر دافی اور شاگردی
--	---

راجه فاگر مل کا عهدہ در این هنکام راجه فاگر مل که در سلطنت فردوس آرام کا بدایونی سر افزار هونا	در عهدہ سلطنت فردوس آرام کا بدایونی به نیابت وزارت پر
--	--

وزارت، خطاب مها راجگیری و عهدت‌الملکی سرفراز شد - چون مظلومان شهر را در خانه خود جا میداد و بدان ایشان می‌رسید، کار آن سر کرد بدمشقی کشید؛ اگر به دربار میرفت، خودش با حزم تهم و کمال طمطران و فوج او همه حاضر بیراق، فریب یاران بد پرداز نمی‌خورد، ببالاچاقی ⁺ بسر می‌برد - درین ولا صهیمان الدوله که عبارت از سیر بخشی حال باشد، به مرض سل در گذشت - پرسش که بے حقیقت معغض است بجا او	
--	--

مقرر شد —

دراین اتفنا شاه درانی که هزینه‌ت خورده از سرهنگ رفته بود و دز' سر خیال هند و سقان داشت، بالشکرے	شاه درانی کا دوسرا حملہ
---	----------------------------

گران به لاهور آمد - وضیع و شریف آنجا چه ستمه‌ها که نکشیدند
 و چه جفا‌ها که ندیدند - چون مانع نبود، از آنجا قصد شهر
 فمود - یعنی معین‌الملک پیشتر مغلوب شده، بعد از چندی از
 اسپ افتخار و رو بوادی عدم فهاد، و از آمد آمد او بندگ از
 کلام یاران پرید، از بادشاہ و وزیر هیچ نه شد، آخر برسم
 پذیره او رفته قید شدند - راجه ناگر مل با بعضے رؤسا ممثل
 سعد الدین خان خان سامان، غیره برای حفظ خود بقاعه جات
 سورج مل رفت - قریب یک ساکن شهر سختر مصادرہ ماند.
 اتفکا شاه بعالیگیر سلطنت بخشیده، وزیر را با خود گرفت و
 انداز اکبرآباد کرد - فوج او دست غارت کشاد، متهموا که هزده
 کرد، این طرف شهری بود باکمال رونق و آبادی، قتل شد.
 چون هواست غافل گردید، شاه از خوف طاعون معاملت سورج مل
 ملتوى گذاشتند دفعه کو چید و دختر محمد شاه را بعیاله نکاح
 در آورده بالا بالا رفت - عماد‌الملک در نواح اکبرآباد ماند -
 نجیب‌الدوله که در جنگ صدر جنگ نوکر وزیر شده بود،
 ترقی نهایان گردید میر بخشی گردید و مختار سلطنت شد.

این جا راجه فاگر مل با سردار* دکن
سے فوج دکن کو شہر سے
نکال دینا

کشت، جنگ توپ خانہ بمیان آمد۔ بعضے از سرداران کہ براے
خویش بودند، بازدک غلبہ انداز خرابی شہر میکردنہ۔ راجہ
مذکور کہ مدعایش جز نیک نامی وزیر ہیچ نبود، براے
ممانعت برکار سوار شدہ[†] آفہا را باز میداشت و می گفت
کہ بر شہر زدن شما بر قالب زدنست[‡] فوج دکھن ناموس
عالیہ سے برباد خواهد داد، شما بروہ بند[§] این کار نہ اید،
نہ شود کہ شہر بغارت روہ و بد نامی عاید شود۔ اصلاح آئیست
کہ روہیله ها را بصلاح بر آریم و شہر را سلامت فگھداریم۔
پابیان کار با ذجیب الدولہ سر بسر کرد و از شہر بر آورد۔ او
بہ سہارن پور کہ در فوجداری خود داشت، رفت۔ وزیر و
اعزہ دیگر داخل شہر شدہ، فوج دکن را رخصت نہیوند۔
داروغگی توپ خانہ به پسر^{||} راجه تقرر یافت۔ میر بخشی
احمد خان^{|||} شد۔

* (ن) سرداران

[†] یعنی مقرر شدہ

[‡] کار بیہودہ کردنست

[§] (ن) براے

|| (ن) و مهر بخشی گھی بہ

بہادر سنگہ پسر کان

احمد خان بلکھن

یکے پیش راجہ جگل کشور شکایت روزگار کردم، آن عزیز از خجلت سرخ و زرد شده گفت که من شال کہنہ * دارم، اگر دستے سی داشتم، چشم نہیں پوشیدم - روزے سوار شدہ بخانہ راجہ ناگر مل رفت و تقریب من کرد #

راجہ جگل کشور سے
شکایت روزگار اور راجہ
کا میر صاحب کو تسلی
دینا اور کچھ مدت
کی پریشانی کے بعد
قدر دافی

طلب داشت، رفتم و بدست او ملاقات نہودم - لطف بسیارے کرد و گفت، ضیافت شیواز حاضر است^۴ یعنی حصہ شما هم خواهد رسید، بارے تسلی شدم و برخواستم - روز دیگر که صحبت شعر اتفاق شد، گفت که هر بیت میر مانا بعقد گهر است، طرز این جوان مرا بسیار خوش می‌آید - بهمین و تیرہ چند رفتم، اما چیزے بدست نیامد - چون کارد باستخوان رسیده بود^۵، اضطراب بسیارے لاحق شد - یکے بعد از نہماز صبح بر در ایشان رفتم، جے سنگه نام میر دھه چوبداران پیش آمد و گفت که این کدام وقت دربار است - گفتم که حالت اضطرار است^۶ - گفتا شما را مردمان درویش می‌کویند، مگر گوش زد فشدہ است که "لاتتھر ک ذرۃ لا باذن الله" - اینجا از علو مرتبہ پڑوالے کسے فیست، صابر و شاکر باید بود، همه چیز در گرو وقت است، این راه اندکے دور است، دیدن پسر کلان ^۷ ایشان ضرور است - تر آمدم ^۸ و بر آمدم -

* کنایه از افلام + یعنی انجام مهیا سمت موجود است
+ یعنی کار بتسمی شد ^۹ (ن) ازتلگ دستی بجان
آمدہ ام ^{۱۰} (ن) صاحبزادہ ^{۱۱} یعنی شرمنده شدم

شنبے بگفته او پیش پسر ایشان * رفتم، دربانے مهانعت کرد و گفت دیدن ایشان این وقت امکان ندارد - فاچار برگشته آمدم - دیگر بعد از نهار عشا باز رفتم، دیدم که در بے دربار است - پرسیدم که «دربان کجا رفت؟»، گفتند «امروز درد سرش بعد از گرفته بود که نمی توانست فشست». دافستم که اراده حق تعالی متعلق است، بدیوان خانه در آمد، در یافتم و صحبت شعر داشتم - خواجه غالب[†] که جوان زور مندی بود، و با من تعارف نداشت، احوال سرا مفصل گفته چیزی مقرر کنایید، تا یک سال می یافتم - شنبه بخدمت راجه حاضر شدم، ایشان زر یک ساله مرا تنخراه نموده گفتند «اکثر سرا می دیده باشید» - ازان روز بعد نهار عشا بطريق ملازمان در خانه با غ ایشان می رفتم و تا دو پهر شب می ماندم - گل[‡] این خدمت آن بود که بشگفتگی خاطر اوقات میگذرانید - اکنون خمامه زبان دراز طرح سخن بطور دیگر می اندارد - (ساقعه) سرداران دکن ملک را از خود می دافستند و خیال جنگ شاه در سر میداشتند - قیمهور شاه پسر شاه درانی و جهان خان سردار فوج را با مردم قلیل شنیده و از دنباله[§] آن پروا نکرده بلغره به لاہور رفتند - فوج کم شاهی تاب جنگ فیاورده گریخت - اینها تا برودخانه اتک متصرف شده، صاحبنا فام سردارے را برای ضبط آن طرف گذاشت، روانه وطن

* بود دا بهادر سنگه [†] (ن) جالب [‡] یعنی حاصل [§] دنباله داشتن از عقب داشتن چهزه و این در محل نفرین استعمال کنند -

که عبارت از دکن است گشتند —

چون نوشتن این سافحات بر سبیل	چند سانحات کا
اجمال منظور داشتم، اکثر مقدمات	اجمالی ذکر
مثل چشم سخت دردن * عهادالملک	

بر شجاع الدوله' و مصلح بودن راجد' و هنگامه' به ادائی
بدخشیان' و زبون گشتن + آفها از جرأت وزیر و راجه و
نجیب خان' و رفتمن وزیر به لاهور برای ضبط اموال
معینالملک که خسر او بود' و برآوردن زن صوبه دار مذکور
از شهر مسطور و گشتن عاقبت محمود کشمیری' و گشته شدن
ستار قلی خان کشمیری' و خرابی شهر دهلی' و بغارت رفتمن
خانهای سردم از جور به تهیه + چند که تازه بر روی کار آمده
بودند' و غافل بودن این خوان از چوب خدائیز' و رفتمن
عالی گهر با یکی از سرداران دکن که حالا تهمتی بادشاهت
است' و بدست فرنگیان گرفتار' و پس از چندی آمدن او
بسهور برای ملازمت پدر و برسم پذیره رفتمن \triangle راجه و غدر
کردن بیاران و زخمی شده رفتمن او بجانب مشرق و لکد بخت
خوردن \square و بادشاہ شدن و قید کردن انتظام الدله خان خافان
و برآوردن سلطنه از قلعه بگفته ناکسان و باز آمدن آفها
بر سوائیبی که نا نوشته به است' قلم زبان آور من بتفصیل نه
نکاشت' زیراچه این مو جز \heartsuit گنجائی این همه اطلاع \square نداشت -

* تند و تیز نظر کردن + مغلوب گشتن + به حوصله
+ از انتقام \triangle پوشوا رفتمن \square لکد بخت خوردن
بعله فاک زده و حرواث زده ست' و لکد دوزگار خوردن
مزادف آن \heartsuit یعنی مختصر \square طول دادن

فوج د کن کی چزهایی
هدوز روزگار این همه بلاها را بتهمام
برنچیده بود که گردش آسمان حقه باز
فتنه تازه را پر صه ظهر آورده-آشوب

عجیبی برخواست، یعنی سردار جنگو فام، با فوج بسیاری از
دکن رسید و گذار لشکرش در سواد شهر افتاد، دل اکثری از
جا شد، قیامت برپا شد، رئیسان رنگ رو باختند، شاه و
وزیر باو ساختند - دنا نام سرداری که مدارالمهماں آن سردار
جگردار* و جوان چارشانه[†] بود، از خود کرده[‡]، به نعییب‌الدوله
که بکنار گذگ در جای قلب ثبات قدم درزیده[‡] آنکن داشت
دوانیدند - آنجا جنگ عظیم اتفاق افتاد -

این جا عزیزان بخانه وزیر انجهن شدند[‡] که اگر این فوج
سنگین برگرد و برسا ریزد، قیامتی بر انگیزه که عالم
ته و بالا شود و شهر بخارت رود؛ اگر دست دهد، شریک شده‌کار
نعییب‌الدوله بسازیم و گرنده واسطه کرد ید و بصلح پردازیم -
دهوکی سے بادشاہ هرگاه قرار یافت وزیر ہرآمد و آنطرس
آب خیمه کرده[‡]، مکلف بادشاہ گشت -
او تمارض[‡] نموده[‡] جواب صاف داد -
یاران چون از بادشاہ لجمعی نداشتند،

مشورت کردند که بشهر بروند و بادشاہ را از میان بودارند
و انتظام‌الدوله را نیز زنده نگذارند - راجه همان شب آذوفه
آب رفت - سفیده دم آر سیاه درونان از لشکر به شهر آمد[‡]

* یعنی جزی + یعنی فربه و زورآور
‡ یعنی جمع شدند ‡ بهانه مرصق کردند

پیش بادشاہ حاشا زدند* که ما با وزیر بدیم، اما زمانه سازی می
کنیم، فوز عظیمی دست بهم داده است، اگر حضرت دریا بند.
آن ساده لوح فریب آن ناسرانجامان خورده پرسید که چیست؟
گفتنده فقیو صاحب کمالی دست از دنیا برداشته از دو سه
روز در قلعچه فیروز شاه وارد است، فردا خواهد رفت، آخر
روز اگر دیده شود، غالب است که از دعای این بزرگ ازین
بلا رهائی یابیم، و بر وزیر غالب آئیم - بادشاہ از زبان درته
زبان داشتن + عزیزان عصر غافل بود، وعده داد که البته
خواهم دید. آخر فزدیک بشام سوار کرد + بردند - چون در
قاعچه رسید، بزم کاره کار آن بیگناه ساختند، و مرده او را
پائین دیوار انداختند. بعد از شام از آنجا برگشته در نهار
رسن به گلوے خانخادان افگانه کشیدند و بسختی تهامت کشته
لاشه او را از نظر مردم پنهان ربوذند و غرق دریا نمودند.
مرد + پادشاہ تمام روز بر سوائی قیام بر روی خاک افتاده ماند.
هو که می دید، بر سر تکبان این امر فاشایسته لعنت میکرد -
آخر وارثان او جگر از سنگ کرد + شباشب زیر خاکش پنهان
ساختند، و از هراس آن بچشم و رویان \$ ماتم نگرفتند -
صبح دیگر آن ستم کیشان در قلعه آمد + شاهجهان نام جوانی را
بر تخت نشانیدند و نذرها گزارانیدند - مدت سلطنت عالمگیر
قاضی هفت سال بود —

* یعلی قسم خوردند + یعلی منافقت

+ یعلی بینخوف شد \$ یعلی یه مروتان

هُر گاه این ذبُون گیوْر چند از کشتن
بادشاہ و اقتطام الدوله فراغت کردند' | شکست دیدا

وزیر را کوچ با کوچ برداشت - او بعد از
قطع منازل و طے مراحل بفوج دکن پیوسته شریک جنگ شد.
هفتة بر این ذرفته بود که خبر رسید، فوج شاهی از آنک
گذشته، صاحبا را شکست داد. سرداران دکن جنگ نجیب الدوله
را گذاشت، سرا سیمه بولے سدراء شدن، روانه گشتند - و پرابر
پانی پت از آب جون عبور نموده فرود آمدند. در اثنای
راه جهانی سر سخت خورد * - از آنجا سنگ به سنگ زنان +،
آنطرف کرفال که قصبه ایست مشهور، و آستانه شاه شرف
بو علی قلندر آنچاست، خیوه کاه ساختند. شام شنیده شد که
لشکر شاهی بر سمت دریا سیاهی کرد. ایشان نیز سیاهی
فوج نمودند. روز دیگر پیش از تیغ کشیدن آفتاب، جوانان
جرار کارگزار قریب هشت هزار سوار، و یکی از سرداران
جدا کرده فرستادند. وقتیکه رفتند و بروئ آن فوج ایستادند،
بیک تک پا + بسیاری از پا افتادند. سخت دلان کوه پیکر
بر سر سلگ نشستند \$، زنخ زنان آ را زنخدانها شکستند.
خونخواران آنطرف بوضعی آویختند که خون بسا کس بیکدام
ریختند. چشم لشکریان این جاوب ترسید، و دل جوانان بخود
لرزید. اگر خدا نخواسته آن دسته بو دائره لشکر میزد.

* یعنی تصدیع کشید + یعنی دعوی کلنان

+ یعنی بترک و تاز \$ یعنی معذب شدند

گوهران

همان روزگار بتهمامی کشیده و از ما مردمان یکسے بشهر سلامت
فرسیده - اینان شاخ از پشیما فی برآورده بروگشتند؛ آنان
سرگاوے زده از آب گذشتند -

هرگاه مخیم شاه دوابه شد و فجیب الدوّله ملحق گشت،
دکهنهیان وزیر را جهت محافظت لشکر و شهر دستوری دادند
و خود کنار آب گرفته آمدند، و شش کروہ آنطرت خیمهها زدند.
این جا وزیر شهر را محکم کردہ ملچارها قسمت نمود و دویلی
دارا شکوه که بر دریا واقع است، بر اجه سپرد، بادشاھ فو
را که شاهجهان باشد دید -

پس از چار روز فوج شاه و فجیب الدوّله پا جفت دویده
بدربار رسید، دلاوران پیکارجو و سواران جنگجو در پیش پور فان
گردیدند، پیادگان رو هیله پیش قدمی نموده هنگامه جنگ را
گرم ساختند، و چنان تردید کردند که پایهای شان پوست
آنداختند - ازین طرف دتا که سر کرد، فوج دکن بود بکار
گذاران خود پهلو داده به یک پهلو افتاده و مقابل آن فوج
سنگین ایستاد - نخستین تفنگی که ازان سو سرد ده شد، تیر
او به دتا رسید و به پهلو غلطید - دکهنهیان دست و پا گم کرد،
لاه او را برداشتند و کنار آب گذاشتند - آزان این طرف آب
آمد، دست جلات کشادند، اینان سر بیابان هزیمت نهادند،
وزیر سرداران خود را بر ملچارها گذاشته با فوج دکن آمیخت

* بهمنی انتفاع برداشتند + یعنی برابر دویدند
+ یعنی نجیبه و گوشمال ؟ کلا یه از محنث بسیار
؟ امداد نسوده ۰ پنجده شدن در کاره

زمانه غدار رنگ خرابی ریخت - درانیان دنبال گریختگان افتاده اکثری را علف تیغ بیدریخ کردند و برگشته انداز تا رایع شهر نمودند -

راجه شام از شهر برآمد * قصد	درانیون کے ہاتھوں
قلعه جات سورج مل کرد و سلامت	شہر کی تباہی
رفت - بنده براے حفظ فاموس خود	

بشهر ماندم - بعد از شام منادی شد که شاه امانت داده است باشد که رعایا پریشان دل فگردید - چون لغتیه از شب گذشت، غارتگران دست تطاول دراز نموده شهر را آتش داده، خانها سوختند و برند - صبح که صبح قیامت بود، تمام فوج شاهی و روہیله ها تاختند و به قتل و غارت پرداختند؛ دروازه ها شکستند، مردان را بستند، اکثری را سوختند و سر برویدند، عالمیه را بخاک و خون کشیدند - تا سه شب افروز دست ستم بر نداشتند، از خوردنی و پوشیدنی هیچ نگذاشتند، سقفها شکافتند، دیوار ها شکستند، جگرها سوختند، سینه ها خستند. آن رشت سیر تان بر در و بام، اکابر آن به سیر قی + تمام، شیغان شهر بحال خراب، بزرگان محتاج دم آب؛ گوشہ نشینان بیجا شدند، اعیان همه گدا شدند، وضعی و شریف عریان، کددایان به خان و مان؛ اکثرے به بلا گرفتار، رسوانی کوچه و بازار؛ بسیارے خدا گیره زن و بچه اسیر؛ بر سر شهرے هجوم، قتل و غارت

* (ن) با چندے از دُسے این جا + یعنی ہے یہ ناموسی
† بولا گرفتار

علی‌العوم؛ حال عزیزان به ابتری کشید، جان بسے به اب رسید؛
 زخم سیزدند^{*} و زبان به تاخ می کشودند؛ زر را می گرفتند
 و سلاخی می نمودند؛ باهر که بر میخوردند[†] تا ستر پوش[‡]*
 می بردند؛ چنان از جهان ناشاد رفت، ناموس عالمی برباد رفت؛
 شهر ذو بھاک برابر شد[§] روز سوم فسق مقرر شد. انزوا خان نام
 فسقچی باشی رسید کلا هها و نیم قن^{||} مردم او کشید[¶] بارے
 قدغن چیان غارتگران را از شهر بر آورده باحتیاط پرداختند
 و آن بیورحم مردمان شهر کهنه چسپیده[¤]، چنان را هلاک
 ساختند. هفت هشت روز این هذکامه گرم بود[¤] اسباب پوشش
 و قوت یک روزه در خانه کسی نهاده. سر مردان بے کلاه، زنان
 بے رومان سیاه - جوئے چون راهها قفل بود[¤] روزه از زخم
 پراگند[¤] خوردند[¤]، جماعته را از سردی هوا دندان بدندا[¤] □
 کلید[¤] و مردان[¤]، به بے حیائی تهم تاختند[¤] روها بر زمین
 انداختند[¤]، غله ها را از گرسنه چشمی می اندوختند[¤] و بدست
 غربا بطرح[¤] می فروختند. شور و غارت زدگان شهر تا آسمان
 هفتم میررسید[¤] اما شاه خود را که فقیر می گرفت[¤] بسبب
 استغراق نمی شنید؛ هزاران خانه سیاه^{||} در عین آتش
 قیز با داغ دل جلای وطن کرده سر بصیرا زدند و چون

* بمعنی ازادر + بمعنی انگره کهه + بمعنی بسته بود
 † (ن) هم نخوردند □ "دندان بدندا کلید شدن" چسنه هدن
 دندان باهم \triangle (ن) کلید شد \square (ن) مردم \square بمعنی بے عزت
 گردند \square بمعنی بزوز می فروختند \square بمعنی خانه خراب

چراغ صبعه‌گاهی در راه از هوای سرد خانه روشن کردند،
 یه شهار بے دست و پایان را آن سیده درونان در رکاب انداخته
 السیرانه بدازرا لشکر خود برند - دست دست ظالمان بود،
 دست کجی میکردند، دست پلشتی □ می نمودند، دست
 چرب بر سر می کشیدند، دست ببازوی زنان میرسیدند،
 تیغها می آخندند دستگاه می ساختند. از دست شهریان هیچ
 نهی آمد، زیرا که دست و دل ایشان سرد شده بود؛
 کسی دست پا چه می شد و کسی دست بزیر سر ستون ▽ می نمود؛ بر هر در درون سیاهه، در هر بر زنه △
 بز نکاهه ▲، بازاری و گیر و داری ⊖؛ هر طرت خونریزی، هر
 سمت بز آویزی ⊕، پاتابه پیچه ⊗ میکردند، بنا گوشی
 میزندند؛ غریبان از خوت خشک بودند، دیده درایان
 ترها می نمودند خافها سیاه، کوچها داغ کا، صدها از
 چوب کاری هلاک شدند، جامه خون بسته، یکی "بر سر چوب
 کرده نشد" عالمی از زخم ستم چامه در خون کشیده ⊖ و جان
 داد، اما کسی دم فزد - زمین شهو کهنه که جهان تازه اش
 میگفتند، دیوار صورت کاری افتاده را مانا شد، یعنی تا هر جا

* یعنی مردند + دود دوده + دست دوازی + دست

□ دست برد نمودن ☒ یعنی بهکار شده بود

⊗ مصطرب ▽ حیران ☓ کوچه △ (ن) برمگاه

قباکا هی ⊖ گرفتنی و پرسیدنی

⊕ نوعی از تعزیب ⊕ عباری ⊖ طمازجه

⊖ شوخی ☐ یعنی بداد کسی کسی نرسهد (حاصل معلمه)

⊖ پعلیه کشته شد ⊙

که نظر می‌رفت سر و سینه و دست و پا گشته‌گان بود،
خانه‌ای آتشزدۀ سینه سوختگان از ذار بت خانه‌ها یاد
میداد، یعنی تا چشم بینندگان کار می‌کرد، سیه می‌نمود؛
سخت خورده‌است که خود را بکشتن داد آرامیدا، چشم خوردۀ
آنها روی بهبود نمیداد - مذکوه فقیر بودم، فقیر ترشدم، حالم از
به اسبابی و قهقۀ دستی ابتدا شد، تکیه که بر سر شاه راه
داشتمن، بخاک برابر شد - غرضکه آن بی مردان قان تمام شهر را
بار کردۀ برآمد، عزیزان همه ذلیل شده جانها سپردند -

درانیون سے دکایوں
بودند، مشهور شد کہ فوج هزیمت
خوردۀ دکن با فوج دیگر که در نواحی
کی جهار پ

میوات بود، پیوست، اراده فاسدے دارد - شاه از استهاع
این خبر، مهیای آن طرف گشته، شاهجهان را که تهمت زدۀ
چند ماهه سلطنت بود، بدستور سابق در سلاطین فرستاد
و جوان بخت پسر عالی گهر را ولیعهد او گردانیده از شهر
کوچک و رفت - عهدالله‌که هوراهیان سرداران دکن گذاشتند
بلطفه جات سورج مل آمد و نشست - وقتیکه شاه در نواحی
میوات رسید و دکنهیان دیدند که تیغ ما نمی‌برد و چشم
اشکریان ترسیده است، جنگ کریز کنان، بطور قدیم خود،
تا شاهجهان آباد آرد، از دریا عبور کردند - شاه نیز متعاقب
دار رسید و شب در سواد شهر گذرانیده از راه پایاب گذشت.

* دنج گشته‌است + یعنی بعد عنالکمال گرفتار شده
† (ن) رفعت ۲ یعنی تیغ ما کار نمی‌کند

آفروزے آب چون معاشر شد، جهانخان سردار فوج پیش رفته
 قریب سکندرآباد، با فوج ملہار که احوال او گذارش یافت در
 آویخت - شاه ازین جا با سه هزار غلام سوار شده در عرصه
 د و پاس شریک او شد - سردار آذطرت قاب مقاومت او
 نیاورده، دم خود را بیکسے از سرداران دکن سپرد، پنهان
 گریخت - آن سرکوده داد دلاوری داد، و کشته افتاد - کسان
 دیگر دندان بعرف گذاشت * از روبروی جرaran فوج شاهی
 گریخته، پراگنده شدند - شاه تا کول که قصبه ایست معروف -
 تعاقب کنان رفت - گریخته‌گان بقلعه‌جات سورج مل پناه برده،
 بعد از دو سه روز روانه پیشتر گردیدند - فوج شاه با یکی
 از قلعه‌های او که این طرف آب جون بود، چسبید و کار بر
 مردم حصار ساخت گرفت - زمیندار مستور امداد آنها بالقوه
 خود فدیده بدر تعافل زد، فاچار حصاریان افتها فرستاد -
 یافته، هنگام شب گریختند و میان دار فرستاده صلح نمودند -
 بهاؤ سردار دکن کا فوج (ساخته) هنوز اشکر میان دو آب
 بود، شهرت یافت که فوج سنگینیه از
 دکن بانداز جنگ در نواح اکبرآباد

رسیده است، و زود میرسد - نجیب‌الدوله سرداران سوت
 مشرق مثل شجاع‌الدوله و احمد خان و حافظ رحمت وغیره را
 برای ملازمت آورد و هر یکی را بوعده ملکه خوش دل ساخته
 سرا پا + دهانید و آماده جنگ گردانید -

درین نزدیکی بهاؤ که سرسوان دکن بود بانبوه پیش از پیش

* دندان بعرف گذاشت بنیانی عاجز شدن + پعلی خلعت

از ملک سورج مل گذشت و وزیر و راجه او دا مستهمان ساخته با خود آورد و متصرف شهر گشت. یعقوب علی خان که قرابتی باشا ولی خان وزیر شاه درانی داشت، و در قلعه بادشاهی پتوقع آنکه فوج شاه آفطرت آب است، کم مددی نخواهد کرد، بخود سپرده^{*}، بدست و دندان در جنگ چسپید[†]. دکهنهیان[‡] معاصره نموده بداد لیجهها گرفتند. اکثر مكافات بادشاهی را که نظیر نداشتند، بخواهی[§] (یکسان) ساختند. چون دریا بسبب برشکال عسیراً لعبور بود و شاه نمی توانست گذشت، خان مذکور بدست راجه سربسر کرد^{||} از قلعه برآمد، نظر بر عهد و پیمان کسی مزاحم احوال او نشد. در این ایام من بخدمت راجه حاضر شدم و التهاس کردم که از گرم و سرد روزگار در آتش و آبم[¶] میخواهم که ازین شهر برآیم و جای دیگر بروم، شاید که آسوده شوم. ایشان رعایتی نمودند و رخصتم فرمودند. لواحقان را همراه گرفته^{|||} برآمدم. جای مدنظر نداشتم، بتوكل قدم در راه گذاشم. در تمام روز پس از خرابی بسیار، هشت و نه کرو^{|||} راه طے شد. شب در سرای زیر درختی بسر کردم. صبح آن زن راجه جگل کشور که احوالش نگاشته آمد، ازان راه گذشت، ما کم پایانرا^{|||} از خاک برداشته همراه خود تا بر سافه که معبد هنودانست و قصبه ایست هشت کرو^{|||} این طرت قلعه جات سورج مل، برد و بانواع مراعات دلدهی کرد.

* بمعنی مغروف شدن + بمعنی کوشش تمام
‡ (ن) چنوبهان || (ن) برابر ||| (ن) پیاده با

میر صاحب کا راجہ کے سلیخ ذیحجه او بکامان کہ سہ کروہی
آن مکان شہریست سرحد راجہ جے سنگه
رفت - بندہ با اہل و عیال در عشرہ
آنجا اقامت نہودم، فرداے عاشورا

ساتھے کامان جانا اور
پڑیشانیءَ حال

قدم کشیدم و به گوہیر رسیدم —

ایں جا بہادر سنگہ نام پسر لاه رادھا کشن کہ بیشتر
خزانچی گری صفر جنگ داشت، و در این اوقات با راجہ بود،
شام آمد و سودستی بمن گرفته اومیانه سر کرد؛ احسان مند
اویم کہ غیر از دوست روی حقی بر نداشت - چندے بفراغت
ماندم و روز و شب گذراندم —

(حکایت) روزی بسبب فقدان اسباب معیشت دل تنگ
نشسته بودم، بخاطر رسید کہ با اعظم خان پسر اعظم خان
کلان کہ در عهد فردوس آرامگاہ اسیر شش هزاری بود و دست
و دلی داشت، اگر ملاقات کرده شود، یک دو دم خوش برآورده
شود - رفتم و در طولیہ سورج مل کہ تازہ اقامت کا خانہ
خرابان شهر دھلی شده بود بر خوردم - آن عزیز خداش
بیا مرزاد، لب را بخیر پرسش من کشاد، سر رفتہ خود بر زبان
آوردم، سامعان را از هوش بردم، چون حقہ + و قلیان بمبیان
آمد، این بیت آمد: برزبان آمد:

امروز کہ چشم من و عرفی بہم افتاد
باہم نگریستیم و گرستیم و گذشتیم

چند شعر ازین قبیل خواندم، دو سه اشک از مژه افشارندم-پس
 از نفسے چند خان را متقدیر دیدم، گفتم * چه بخود فرو رفتة
 کفت خیر، گفتم - آخر کفت هر کاه شها در شهر می آمدید،[‡]
 اقسام شیرینی و انواع حلويات می آوردیم و باهم می خوردیم
 امروز عجب اتفاق است که دست بر شکر خام هم نداریم، تا
 کاسه شربتی برائی شما بایاریم - گفتم که مولع این همه ذیستم
 آنهم بر سبیل تفنن بود، صاحب خوب میداند که کاهی شکم
 را فان سهاط فکرد، اوقات مختلف است، آن هنگام شربت
 و شیرینی بود این موسم تلخی کشیده نست - همین کفت و شنود
 بود که زنی خوانی بر سر از در در آمد و کفت همشیره
 سعید الدین خان خان سامان دعا گفته است و قدری حلواهی[‡]
 فراکت و شیرینی شنبه فرستاده - خان چون سر خوان کشاد
 نگاهش بر گل حلوا فتاد گل گل شکفت و با من کفت که این
 روسیاه قدر خود خوب میداند، عهریست که بفاقه کشی
 میگذراند، کاهی از جای دم آبی لب فانی فرسیده، تا بحلوا
 و شیرینی چه رسد، شما مهمان عزیزید، این اقامت[◎] شهاست
 حصه مرا بدھید و بخانه خود فرستید، گفتم بسیار است من
 چه خواهم کرد - گفتا بکار میر فیض علی پسر شما خواهد آمد -
 غرضکه سرد خوشی بود کاسه بند نموده،[△] قاب حلوا و خوان شیوینی

* (ن) پرسهدم - + (ن) بر می خوردنند -

+ نوعی از حلوا - و شیرینی شلبه، چنانچه شیرینی - پنج
 شلبه که این جا دسم اسع که آن جا روز شلبه فانجه می گلند -

◎ بمعنی مهمانی - △ بعلی خوشامد کرده -

بخانه من فرستاد و خندان خندان دام داد *، دو روز بهمان شیرینی گذرانیده شد - روز سوم پسر خورد راجه + مرا طلبید و احوال گیری کرد + گفت تا تشریف آوردن واجه صاحب پیش من باشید؛ گفتم که اسباب معیشت مفقود است - گفت 'دل را جمع کنند' اینجا همه چیز موجود است آن دو گل باغ کرم که شاداب و خورم باشد، به شگفتگی خاطر مایحتاج مرا میرسانید -

(ساخته) اینجا چنان مسموع شد که درانیوں اور دکنیوں
با شهر شهرت گرفت که صهدخان فوجدار کی مشهور خوفزیز
سر هند با چند زمیندار و فوج بسیار
جنگ پافی پت میں سی آید، و اراده لشکر شاه دارد -

بهاؤ سردار دکن که جوان بر خود چیده + بود، کسی را پیش خود وجود نمی گذاشت ④، اسباب زاید در قلعه شاهجهاناباد گذاشته، بهقتضای حرارت ذاتی قصد حرکت آن طرف نمود بخاطر داشت که وزیر جواهر بسیاری دارد و سورج مل زمیندار کلافی است، اگر زمانه فرصت دهد، از ایشان چیزی بگیرد، راجه ناگر مل بسبب ملاقات سرداران او ازین معنی خیر بود، روزی بر اوجه پیغام فرستاد که تصدیت مهاجم معمروسه باختیار شما میگذارم - این عزیز نظر بران معنی گفت که از مدتی باوزیرم، مناسب فیست که او فاکام باشد و من کار فود برم، پس افسب آنست که اورا دستوری بهرت پور شود،

* یعنی دخصت داد - + (ن) دای بشن سنگه -
+ یعنی مغفور - ④ یعنی موجود نمیداشت -

من و سورج مل بطريق مشایعت رویم و از سرش واکرده
 موافق گفته کاربند شویم - غرضکه از چرب زبانی * روغن قاز
 مالیده روز کوچ دکهنجیان ' خود و سورج مل به بهانه که نکارش
 یافت با بپیرونیه از لشکر آنها بعگرداری تهام + سوار شده
 دربلم گده که حصاریست محکم ' دوازده کرو هے شهر آمد
 فشستند - وزیر و اسباب و خیمه روانه پیشتر شدند - وکلا
 دکهنجیان هرچند بسماجت گفتند ، اما بشنیدن حرف آنها
 فپرداختند و نسبت خود بشاه درست ساختند - رئیس
 دکوهن که استقلال واقعی داشت و نظر بر لشکر بیشمار
 و آلات و اسباب بیبعد جمعیت ایشافرا بحساب نهی گرفت
 چون شنید بخود پهچید و گفت که اینها چه چیز اند ؛
 چراغ دوات اینها به پغی لا دربند است من با عتماد اینان
 از دکن فیامده ام در مژگان بهم زدن بخاک برابر خواهم کرد .
 تدارک این حرکت بر وقت دیگر موقوت داشته ' رفت و قلعه
 نجابت خان روھیله سر سواری گرفته ' صهدخان را گشت و آن
 انبوه را پرا گنده ساخت . چشم دکهنجیان از برهم زدن این فوج
 خیره شد ' آز آنجا برگشته متصل پافی پت سنگر بستند ' و
 آماده جنگ میدان شاه گشتند . وقتی که آب چون رو بهمی آورد
 شاه بصد جوش و خروش بر سرداداران سمت مشرق از دریا عبور
 نموده ، دست جladت کشود . چند روز پیش از جنگ صف
 خبر رسید که گوبند پندت با جم غفیر \triangle آمد است و انداز

* زبان آوری یعنی فریب داده + یعنی ب مجرمات تمام
 نمی پخاطر نمی آورد ئ یعنی به اندک چیزه موقوف
 نیسمع \triangle یعنی آنهو بسوار □ تصد

پیوستن لشکر دکهنهیان دارد؛ سردارے باقوج سلگین از لشکر
شاھ جدای شده دوید و بے خبر رسیده^۱، اورا بخاک و خون کشید؛
اسبابش همه بخارت برد، آن اجمعیع برهم خورد —

درین ولا راجه در کوهیر که قلعه سورج مل است، باوتشریف
داد^۲، منکه بحسب قسمت در آنجا بودم، رفته التهاس فهمدم
که از چندے انتظار قدم فرحت لزوم داشتم؛ اکدون اجازت
شود، بطریق بروم که با روز کار فاساز کار طرت^۳ نمی توانم شد
از راه عنایتی که بحال من میداشتند، گفتند^۴ معلوم شد که قصد
بیابان موگ شدن دارید، اما اگر من هم کذارم، همان روز چیزی
جهت خرج فرستادند و علوفة^۵ من بدستور سابق دستخط کرد^۶
دادند —

چون این بزرگوار بسبب آن که شاهجهان آباد خرابه بیش
نهاند^۷ است و مردمان سالیه دوبار خانها را بر خوش بار می کنند^۸
کسی تا کجا خانه بردوش باشد و درین سر زمین که^۹ گوشة
عائیتی است و رئیس این جا مرد آر میدهه^{۱۰} هست، بر خود نمی
شکند^{۱۱}، توطن اختیار کرد - ما مردم نیز در سایه دیوار او مقرب
خود مقرر ساخته افتادیم —

(سانحه) حقیقت هر دو لشکر آنکه اگر دکهنهیان بعنگ
کریز که طور قدیم آنها بود می چنگیدند اغلب که غالب

* مقابل + کنایه از خانه ویران کردن

†(ن) بحسب ظاهر \$ مغزور شدن

می گردیدند - ایشان تو پیخانه را گرد کرده نهستند ، فوج
شاہی در پیش آن شد که رسد فرسید ، وقتیکه کار تنجک شد ،
سردار دکن مستعدے حرب گشت ، سران از سنگر و سنگ چین *
بر آمدۀ میخ دوز + ایستادند ، و جگر داران شاه میخ چشم + آفها
بوده بیک پهلوی افتادند ، کار گذاران میدان کشیدن ؟ و برهم
کردن آغاز کردند ، دلاوران پیکار جو بند بو بند قبا باقتله ۲
به پشت کمان گرفتند ۳ ، نبرد آزمایان جنگ جو ، بندوقها
گرفته بدست و دندان چسپیدند ۴ ، بر دو استاد گان تیغ ها ۵
آخته بر سر هم دویدند ، بے دهل رقصان ۶ معرکه گشت و خون
بر کار سوار گشتند ۷ ، پیش جنگان پیاده شده در آویختند ،
واز هم گذشتند ۸ ؛ ذخیرها بجوانان رسیدند ، جامدها در خون
کشیدند ۹ ، جلگ آوران عرصه تنجک آوران از دو طرف ریختند ،
و تفنگها گرفته آویختند . سردار دکن ثبات ورزیده پا بهیدان
گذاشت و اکثر دستهای فوج شاهی را ز پیش برداشت - چون
فتح از شاه بود ، از تردد کاری نه کشود ، هزار هزار بندوق
می انداختند و بیک نفر این طرف نمی رسید و از دست تفنگ
اندازان سهل مردان ۱۰ کار آمدۀ از کارسی رفتند . چنانچه ، در اول ۱۱

* سنگ چهن دیوارهائے خود + مضبوط و محکم

+ آزاد دسان ئی یعنی بجدع تمام ؟ میدان کشیدن خود
را جمع کرده پس (فتن برای جستن ۱۲ یعنی پکجا شده
کمعلی تیر باران کردن ۱۳ بجدع و کد کردن کاری

۱۴ یعنی حریفان ۱۵ پهلوانان ۱۶ بردست

۱۷ یعنی مقرر شدند ۱۸ یعنی مرداند

۱۹ یعنی هلاک شدند ۲۰ یعنی مردان که کار از دست
ایشان بر آید ۲۱ یعنی اول سرتبه

و هلهٔ تیر تفنگ بوسواس راؤ که ریاست بنام او بود؛ رسیده و بخاک و خون غلطید - می گویند که بهاؤ جوان غیور^۱ بود و داد^۲ مردانگی میداد، د می که این سانحه را بچشم خود دید، بر زبان راند^۳ که حلا روی رفتن دکن فهاند، دل از جان برداشته دندان بعکسر افسرده^۴، بر قاب سپاه زد - یعنی دیده و دانسته خود را بکشتن داد؛ ماها ر پیر گرگ بغل زن و بادوسه هزار کس ازان سهله بیرون رفت و تهام لشکر غارت شد - سردارانه که زفاده بر آمد^۵ بودند^۶، بر هنر بعال فقیران آواره شدند^۷، و اسپ و سلاح هزار سوار فرار نموده^۸ را د د زمیندار اطراف شهر گرفتند چه فویسم چه که روز سیاه بر این قوم آمد^۹، هزاران عریان + گریه کنان از هر راه که می گذشتند، باعث عبرت می گشتند - مودم دیهات حبوب بویان کرد^{۱۰}، بهر نفر یکمشت میدادند و احوال آنها را باحوال خود سنجیده^{۱۱}، زبانها بشکر میکشادند - شکستی این چنین کم اتفاق افتاده باشد، بسیاری از گرسنگی میدند و بسیاری از سردی هوا جان سپرندند. فوج را^{۱۲} در قله گذاشته رفته بودند، از خود دست افادازی مردمان شاه هنگام شب گریخته رفت - جنس کرورها بدست لشکریان شاه و سرداران شرق افتاد - و باهم قسمت شد - تو پنهانه و آلات دیگر حرب و فیل و کاؤ و شتر و اسپ - سوائیه ذقد و جنس شجاع الدواله وغیره بپای خود گرفتند^{۱۳}.

* نوعی از گرگ که در دفترن از زانه‌ی آواز بر آمد + (ن) هزاران

+ بعد از خود گرفتن

درانیان گه فقیران مخصوص بودند، سوار دولت گردیدند. با هر ده بآ شی صد شتر بار، بایک نفر دوخروار، دولت عظیمی دست بهم داد، هر یک کلاه کج نهاد. شاه بعد ازین گونه فتحی که شاهان سلفرا هم میسر نه آمد باشد، با کروفر تهم داخل شد، رقیها بنام سرداران اطراف و جوانب نوشت که بیایند و ذوقی فهایند. ذوشته بواجه ذیز رسید، ایشان بگمان آنکه شاه بادشاه هندوستان شد و این ملک زرخیز نخواهدرفت و مارا نوکری بایدکرد، رفتند و نجیب الدوله پیشوا آمد؛ برده و ملازمت شاه بدست شاولی خان وزیر او نمودند. صحبت بآن دستور دانشور پرآر شد. مهرخود حواله کرد و فیابت وزارت داد، چنانچه موجب رفاه امراض عظام گشتند.

راجه‌ی وساطت سے	وزیر یکبار گفت کہ پدر شجاع الدوله
شجاع الدوله کی صفائی سے	با شما ته دلی داشت اور این بابا طفلست
وزیر درافی سے	و غیر بابا کاری فدارد و فمی فهمد که

این شاه است، بیک پشت چشم فازک کردن جه فی را برباد میدهد، خبر شرطست، بادپرانی ① اینگوئه بسیار بدماگش میخورد ②. نظر بورفاقت هیچ انھی کوید، ایکن بین غره نمایدشد.

بادشاهان و نکویان دوگروه عجیبند

که نبودند و نهادند بفرمان کسی

بهتر آفست که شما و نجیب الدوله رفته اورا معقول کنند،

* یعنی طالع مدد شدند ① یعنی دوستی داشت ② یعنی بلند پرواژی
❷ یعنی بهک ناز کردن ③ یعنی غرور ④ یعنی آزاده کردن

و گرنہ فردا جرم از مانیست - رفتند واورا با تیخ و کفن *آورده*
از وزیر رخصت گرفتند - بارے صحبت کوک شد + و کدورت بصفا
انجا مپد - من دراین سفر پایشان بودم -

دراذیوں کے ھولے سے (حکایت) روزے پرست زدم + راہم برویرانہ
تلی کی خوابی اور تازہ شهر افتاد، بر ہر قدسی گریستم و
غارت گوی کی عبرت گرفتم و چون بیشتر رفتمن
پرورد داستان حیران تو شدم، مکاہرا نشناختم دیاری

نیافتمن از عمارت آثار فدیدم از ساکنان خبر نشنیدم -
از ہر کہ سخن کردم، گفتند کہ اینجا فیست
از ہر کہ نشان جستم، گفتند کہ پیدا فیست
خافہا نشسته، دیوارها شبکسته، خانقاہ بے صوفی، خرابات بے
مست خرابہ بود، ازین دست قابآن دست -

هر کجا افتاده دیدم خشت در ویرانہ
بود فرد دفتر ادوال صاحب خانہ
بازارہ! کجا کہ بگویم، طغلان تہ بازار کجا، حسن کو کہ بپرسم،
یاران ذرہ رخسار کو، جوانان رعناء رفتند، پیران پارسا گذشتند،
 محلہا خراب، کو چہا فایسب، وحشت ہویدا، انس نا پیدا، رباعی
استادے بیادم آمد -

افتاد گذارم چو بولرانہ طوس
دیدم چندے نشسته بر جائے خروس
گفتمن چہ خبرداری ازین و زانہ؟
گذھا خبرایندت کہ افسوس افسوس!

ذاكاه در محله رسيدم که آذجا ميهماندم ' صحبت ميداشتم ' شهر
ميخواندم، عاشقا نه ميز يستم شبهها می گريستم ' عشق با خوش قدان
مي باختم ' ايشان را بلند می افداختم * ' يا سلسنه مويان
مي بوقم ' پرستش ذکويان می فهودم ' اگر دسی به ايشان می
نشستم ' تهنا بر تهنا می شكستم ' بزم می آراستم ' خوب با فرا می
خواستم ' مهماني ميگردم ' زندگاني می کردم ' دوست روی + نياشد
که با نفس خوش برآرم ' مخاطب صحبيعه نياقتم - که صحبت
دارم؛ باز از وحشت کاهي کوچه بصرها راهي استادم و بعييرت
ديدم؛ مکروه بسيار کشيدم ' عهد کردم که باز نيايم ' تابا شم
قصه شهر نهايم —

(سانده) هرگاه قرار یافت که شاوایخان با راجه براید و ملک
گيري نهاید فوج شاه که از غذیه مت مالامال بود ' بر درخانه
هنگامه آرا شد + گفتند که ما بوطن خود میرویم ' اگر شاه خواسته
باشد بهانه؛ مدتست که برائی کار \triangle بر کار سواریم^۱ ' از زن
و فرزند خبرنداریم - شاه چون فکر نهود ' دید که به فوج در
ملک بیگانه نمی توانم بود ' فاچار رقتن قندهار که دارالهای
او بود ' مقرر گردانید - و زیر خیمه بر آمد + را باز طلبید و از
روئی سرداران اينجا خجالت کشيد - در روز پيشتر شجاع الدوله
وراجه را سرخس کرد ' شهزاده جوان بخت را وليعهد شاه عالم
نهود و شهر را باختیار نجیب الدله گذاشت ' برخواستند ' و در راه
فوجدار سرهنگ زین خان نام افخافی \square را که از قوم و قبيله آنها

* صنایع کوشن + اشنا (و) \triangle (ن) او \square یعنی ' خود ' \square سوداره

بود^۱ کرده بلا هور رفتند. چون غرور این قوم از حد گذشت^۲
 غیرت الهی از دست سکهان که عبارت از ناسان و شعر
 بافان و نداخان و بزاران و سمساران^۳ و بذلان^۴ و فجاران و
 قزاقان و سزارغان و کم بغلان^۵ و پاچداریان^۶ و کمل خسپان^۷ و
 بازاریان و بی قهان^۸ و بی مایکان و قهی دستان آن ذواح باشد^۹
 ذایل ساخت: قریب چهل و پنجاه هزارکس گرد آمد^{۱۰} خود را
 بر روئی آن لشکر گران کشیدند. گاهی بر فکی چهره^{۱۱} می شدند
 که زخمها بر میداشتند و روفهی گردانیدند^{۱۲} و گاهی طرف شده
 با طرات پریشان گردید^{۱۳} (صد دو صد را بدنبال می بردند و
 می کشتند^{۱۴} هر صبح گرد فتنه می انگیختند^{۱۵} هر شام از چارسو
 می پریختند^{۱۶} لشکریان را سکان روی یخ ساخته بودند^{۱۷} یعنی بسیار
 آب می گشت^{۱۸} تا فرار می نمودند. گاهی سفید^{۱۹} میشدن و بر
 بهیرو نبه می افتنا دند^{۲۰} گاهی سیاهی می نمودند و می استادند
 و پشهر می ریختند^{۲۱} و سنگ بسنگ میزدند^{۲۲} مو پریشان و
 سر پیچدار در اردو می شدند: شب شر و شور، روز عروکور^{۲۳}
 پیاده آنها شمشیر بر سوار زدی و قده زین را خون ریز کردی^{۲۴}
 دست کش^{۲۵} شان قدر انداز^{۲۶} را گرفته بردی و شست آویز^{۲۷}
 نمودی غرض که این بی نا موسان بی دولت آن بی حقیقتان را آنقدر

* دلالان^{۲۸} ای بقالان^{۲۹} کم مایکان^{۳۰} یعنی مفلسان^{۳۱} یعنی
 کسا فوکه در گلخان می خوابدند^{۳۲} یعنی بے خودله گان^{۳۳} ای
 مقابله^{۳۴} (ن) فه گردیده^{۳۵} ای مصطفرب کرده بودند^{۳۶} یعنی دنج
 بسیار می کشیدند^{۳۷} نمودار^{۳۸} یعنی خراب می کردند^{۳۹} یعنی آواز
 فربیاد نامعقول و هرزه و طمطراق بے جا^{۴۰} یعنی خادم
 ۴ یعنی قادر انداز^{۴۱} ۴ شست آویز^{۴۲} نوعی از تعذیب

رسو اساختند که سرداران اطراف این صحبت راشنیده^۱ از نظرها اقدا ختند. مقاومت بواقعی فتوانستند، سلامت رفتن خود غنیمت داشتند^۲ آخرسرا پائی نظمات آفسه ربه هندوی داده راه پیش گرفتند. این انبوه دنباله گردان، غارت کنان، سر گله زفان^۳، تا آب اتک رفت و شست و شوی خوبی داده متصرت آن صوبه که دو کروور روپیه حاصل داشت^۴ شد. بعد از چند آن هندوی خون گرفته شهر نشین را کشته مالک گشتند. چون وارثه درمیان نبود، آن عوام کالاعمام مالک را با هم قسمت نمودند و بر روئی رعایا در احسان کشودند^۵ یعنی آگاه رسم مالک داری نبودند^۶ پوچه مزارع ان دست برداشته دادند^۷ مفت خود شمرده گرفتند.

(سانحه) در همین سال سورج مل که زمیندار زور آوری است آبا و اجداد او همیشه مورد عنایات بادشاهان او^۸ والعزم مافده اند^۹ در حالتی که خبر بود، راهداری سابقین اکبرآباد و شاهجهان آباد باو تعلق داشت. در این ایام از سستی رؤسا^{۱۰} اسلام سری کشید و متصرت اکثر معحالات گردید. بسیب حرام توشگی قلعه دار سیه روزگار دصنه دصین اکبرآباد گرفت؛ شاه عالم بتعزیر شجاع الدوّله که حالا وزیر اوست^{۱۱} با لشکر بیشهار حرکت کرد^{۱۲} زبان زد خلق شد که برای اخراج سورج مل سی آید، زمیندار مذکور جهت محافظت شهر و حصار مسطور، از قلعه جات خود رفته به اراده پرخاش نشست و به راجه نوشت که آمدن شما

* به عذر خلعت + ای دعوی کنان + نسبه خوب کرده
** خون گرفته، اجل رسیده

ملاسپ تراست ایشان که آشنا از چوب خشک میتراشیدند و میان دار فرستاده، آن انبو را باز گردانیدند.

میر صاحب کا آگرے جانا من بد این تقریب بعد سی سال
 باکبر آباد رفتم و زیارات مزارات
 پدر و عم بزرگوار کردم - شعراء آن جا مرا سرآمد این فن
 دافستہ، انثر ملاقات می کردن -

(حکایت) صبح و شام بر لب دریا که بسیار بخوبی واقع است، آنطرت باغات و این طرف قلعه و حولیهای امراء عظام، گوئی که فهر بخشته است، میدرقتم و چشم آب میدندم ؟ -

* ای مختار ع آشنازی بودن + یعنی ہے مغز
+ بعلی حرف دروغ بستن ۹ یعنی احمد ۸ یعنی تماشا کردم

شور بکر تراشی من * آفاق را گرفته بود ، بکر نگاهان +، مژگان سپاهان ، خوش ترکیبان ، جامه زیبان ، پاکیزه طینتان ، موزون طبعتان مرا نمی گذاشتند و بعزمت میداشتند - دو سه بار سراسر شهر رفتمن؛ علها ، فقرا ، شعراء آنجا را دیدم ، مخاطبی که ازو دل بیداب تسلی شود ، نیافتنم - گفتم ، سبعحان الله این آن شهریست که هر بزر او + عارفیه ، کاملیه ، فاضلیه ، شاعریه ، منشئیه ، دانشمندیه ، فقیهایه ، متکلمایه ، حکیمیه ، صوفیه ، محدثیه ، مدرسه ، درویشه متولیه ، شیعیه ، ملائیه ، حافظیه ، قاریئیه ، امامیه ، موزنه ، مدرسه مسجدیه ، خانقاہیه ، تکیه مهمان سوایه ، مکانیه ، باعثیه داشت ، اکذون جای فهی بینم که درو شاد کام نشیفم؛ آدمی بهم نمی رسد که باو صحبت گزینم؛ خرابه وحشت فاکی دیدم ، رذیجه کشیدم و بر گو دیدم - مدت چار ماه ازین قرار \triangle در وطن مالوف گذرانیده ، وقت رفتن آب حسرت بچشم گو دانیدم و بقلعجات سورج مل رسیدم --

<p>قاسم علی خان نظام (ساخته) آنجا آمد + شنیدم که با بنگاه سے شجاع الدولہ</p>	<p>قاسم علی خان نظام بنگاه و نصرانیان تجارت پیش که آنجا از مدت سکونت کی بد عهدی</p>
--	---

داشتند ، جنگ واقع شد . رعایا

و زمینداران آن سلک از ستم بے نهایتش بغان آمد + بودند ، جانب او نگرفتند . پایان کار هزیمت دورده ، با اشکور تکسته و زر و جواهر و اقوش و امتعه بسیار به ظلیم آبد که این صوبه هم

* یعنی معنی تازه پهدا کردن + علی خوبان شرمکهه
+ ای هر کوچه او \triangle باین طور

باو بود آمد - فرنگیان فیز در رسیدند^{*} خواست که شهر بند شود و بجنگد؛ اشکوه پشت داد، باز شکست افتاد، مال و اسباب خود را بار نموده[#]، با نه ده هزار کس بسرحد شجاع‌الدوله رسید، آنها بالفعل دست برد اشتبند و قدم پیش نگذاشتند - وقتیکه متصل بنارس رسید، خیمه کرد^{##}، بوزیر ذوشت که من بامید اعانت شما آمد ام، اگر سودستی بهن بگیرند و بجنگ نصرانیان مخالف مذهب در آینه خرچ سپاه و ملازمان حضور متصدیان من سر انجام نمایند - ایشان ذوشتند که اول شما بیائید و ملازمت بادشاهه نهائید، آنچه بحضور قرار خواهد یافت، موافق آن بعمل خواهد آمد - آن فلک کرد^{###} آسمان غدار، نا آگاه از نه کار، مع اسباب و آلات و پانصد فیل، باعتهاد خام دستان + چند که واسطه بودند^{*} از آب آن رود خانه که زیر شهر مذکور واقع است گذشته داخل اشکر شد و دائره کرد - نظر تنگ چشمان این طرف نظر بر اسباب بادشاهه او افتاد، چشم سیاه کردند و کنه فعله چند[†] فرستاده[‡] بفریب و عذر محبوش ساختند - بعد از دو سه روز از زر بسته[§] و خرد[¶] و جواهر و اجناس دیگر و اسپ فیل و گاو و شتر^{#\$} و خیمه و فرش هر چه داشت وزیر بگفته نا مآل اندیشان پیش او هیچ نگذاشت - بد عهدان که در میان بودند^{*} نظر به عهد فامه نداشتند، چون خامه سیه

* فلک کودن نوعی از عذاب کردن آن واژه آویخته است -

+ اے خام طمعان [‡] یعنی مکار و محتمل و تجربه کا،

[§] زر بسته، مقابل خود[¶] \$ (ن) استر

روندان بعرف خود گذاشتند *، آمدَ بود که کسی دست او خواهد گرفت، اینجا افکشتر + باشد، چون افکشست از ستم روزگار بر آوردن + حلقه بر در وزیر زد، یومیه از سرکار بیکم که عبارت از قام شجاع الدوله باشد، برای او مقرر شد، باقی داستان بفردا شب میگذرد که افساده دیگر بو زبان دارد—

(ساقعه) جواهر سنگهه پسر کلان سورج مل که سردار جگر داریست ؟، از مدت خیال ریاست در سردارد؛ چنانچه پیش ازین با پدر در آویخته، خون بسیاری ریخته بود و دو سه	جواهر سنگهه کی دست درازی اور نجیب الدله کی گوشها لی
---	---

زخم داشن دار برداشت. در این ایام بفرخ فنگر که سه منزلی شاهجهان آباد، شهریست، بسمت مغرب، و سرحد آن بسرحد ملک پدر او پیوسته است، رفت. و با زمیندار آنجا که پدرش فوجداری گرد شهر دهلي میکود، آویزشی نهود و طول داد. او نیز سو فرود نیاورد + در افتاد؛ چون دو ماه بربین گذشت، سورج مل با فوج سنگین قصد آن طرف نهود. بخانه راجه برای رخصت آمد، ایشان گفتند که شما زینهار فرودید، مبدانا باعث فتل و هنگامه شوید، آنجا نجیب الدله هم قریب است، اگر میراعات اسلام کند، جنگ بهیان آید، معهدها طرف ثانی قلعه دارد و صاحب الوس است، اگر سماجت نماید و دیر شود،

* اے برگفته خود ثابت نبو دن

+ کنایه از چیز مختصر + اے ینه خواستن

ڈ یعنی مرد جی

عظیم‌شان شهان‌هاند - در آداب ریاست نوشته اند که فاکار از تقریر آید، باید که سردار به پسر نفرماید، و تا از پسر شود، خود فروع - خاصه آنست که چون وعده قریب می‌شود، حوت معقول فمی‌شنود - گوهر بر حرف ایشان مینداخت، رفت و رئیس آنجارا اسیر ساخت؛ سپاهیان دست تعدی دراز نهوده خانهائی شرفائی آنجارا بخارت بودند - برادرانش که با نجیب‌الدوله بودند، دستارها بر زمین زدند ولی طاقتی نمودند - او برائی خاطر آنها ملتبعی شد که ایشان به سزاًی کرد، خود رسیدند، اکنون از سر تقصیر باید گذشت، نشیند و دلیرانه بشاهجهان آباد رفت - او بدر تغافل زده دروازه هائی شهر را بند نمود و سر بو نکرد؛ این بر خود چیده، متکبر از آب دریا گذشته، بر سرش دوید و موجب آشوب گردید - در آدمی‌گیری او شبهه نیست؛ صد بار پیغام داد که من با شما سو پر خاک ندارم، لهذا فوج خودرا بر فمو آرم، غربائی شهر تصدیع می‌کشند، دایره کردن اینجا مناسب نیست، یک جواب آدمیانه نداد، و بسفاهت گفته فرستاد که من فوج فواب را دیده خواهم رفت؛ اگر زود برایند، احسان است که کارهائی دیگر در پیش دارم، وگر نه فوجه که در اختیار من نیست صبح و شام بشهر می‌تازد - آن سردار گفت که البته صبح برمی‌آیم و سان فوج + خود می‌نهایم -

(نقل) شخصی که درمیان بود بهن می‌گفت که دل شب

فوج را رخصت عبور دریا داد و خود واکشید. و بعد از ساعتی چشم کشاد^۱ و گفت که عجب واقع دیدم - گفتنده چه طرر است؟ گفت 'کلاعه بر درختی نشسته است و زاغان بسیار بر و گرد آمده'، شورے دارند. منکه اذان راه گذاشت، بیک تیرش بر خاک انداختم - زاغان کشته اورا دیده^۲، همه یکبارگی پریدند - غالب که فتح از من است، انشاءالله صبح

سوار میشوم^۳ و این سیاه درون را می کشم —

چون صبح دیدم، آسمان تیغ حاده بهترخ کشیده^۴، جار چیان جار زدند^۵، خود بر فیل نشسته، از آب گذاشت و باستقلال تهاجم مقابل گشت - حریف چون کاوه چهار پهلو^۶ بر خود شکسته و خر خود را دراز بسته^۷ صفوت فوج بر روئی ایشان کشید تفنگ چیان گوم انداختن تفنگ، آزموده^۸ کاران نظر بر اسلوب جنگ؛ سردار این طرف آماده کیم استاده بود و پا از وضع خود بیرون نمی گذاشت. رئیس آن طرف دامن بالا زده^۹ خود کشی^{۱۰} می نمود و دست از شوخی بر نمیداشت —

هر کاه روهیله ها سرگرم دو تیغه بازی شدند^{۱۱} او در دسته خود را پنهان ساخت و بالا بالا رفته، غافل از این که اجل چیره دست^{۱۲} در کمین است، بر سپاهه که بسمت شهر بود، زد.

* واقع عجیب
۱) یعنی تیز کرد
۲) اے فربه
۳) کنا یه از با ما نی کردن
۴) اے مغورو
۵) یعنی تیز دست
۶) چهد بلیغ

شورے برخاست، رو داران قلب بهدد آنها شتافتنه این بلا
 را پر چیدند * - در همان گرد و غبار آن اجل رسیده زخوی
 برداشت که از اسپ برخاک افتاد و جامه گذاشت + . اما کسے
 ندانست که این سورج مل است . باهم می گفتند وقتیکه او سمند
 را جلو خواهد داد ، قیامت در جلو او خواهد بود . ندانستند
 که جماعت درازبست از پیش جنگی خردرا بکشتن داده
 است . از آن وقت تا شام باز جنگ بهیان نیامد ، آن جا کار
 تمام شد و اینجا هراسان که شب افتاده است ، میادا
 شبخون زند ، و مارا برخاک هلاک افکند - بعده شام فوج
 ردوه شده بود ، پراکنده شد و رفت؛ تا نصف شب مهیائیه
 مکار براسپ و فیل سوار استاده ماندند . اما همه متایل که چه
 بلاست از آن طرف صدای بر فمی خیزد ، نشید که فوج حریف غافل
 بریزد و قیامت بر انگیزد . جاسوسان از لشکر برآمدند دوسره
 کروه این طرف آن طرف گفتند ، احدي را فیافتند . قریب
 بشکستن شب ؛ آسده گفتند که از مردم دیهات شنیده نشد که
 جماعته بسرا بیمگی میرفت و میگفت ، افسوس سرداری
 چون سورج مل گشته شود و ما بیهودهان لاش اورا برخاک
 میدان کذاشتہ از ترس جان بزدیم . ازین جا بد ظهور می
 پیوندد که او درشودش آخر روز که بفوج التمش ۲۹ بود گشته
 شد و لشکرش گوینخته رفت —

* یعنی درد کردند + یعنی مرد

+ یعنی قریب آخر شدن شب ۲۹ یعنی چند اول

در این گفتگو بودند که صبح سفید شد و سواره دست
بریده آورد و گفت که این دست آن دست خشک شده است
که جراحت داشت؛ دیگران نیز شناختند و کوس شادی نواختند؛
و چون به یقین پیوست، قدم پتعاقب کشاند و دنبال گریخته‌گان
افتادند؛ اگر از دریا می‌گذشتند، باعث خرابی جهانی می‌گشتند.
اما راجح ذشت که نواب این دولت را که عبارت از چنین فتح
است از صحرای یافته + باید که غنیمت بدائلد و عنان بگردانند.
اینجا ازبوا بسیار است، اگر استادگی نمایند، باز کار
دشوار است - را درسته و قلب سلیمه داشت، نوشته
ایشان را دید و بر گردید -

جواهر سنگوکه که از استهاع این خبر جان در تن نداشت
و بظاهر خود را به سهار دوخته قایم بود، آمد و بر مسند
ریاست نشسته در فکر گرد آوردن لشکر افتاد - در همت و
شجاعت و مروت صد مرتبه از پدر خود بهتر است -
دولت ندهد خدای کس را بغلط

— (حقیقت حال لشکر بادشاہ و وزیر) —

(ساخته) حال انکه شجاع الدوله بگفته ناسخان و نا تعبربه
کاران چند که در مزاجش تصرف داشتند، بطومع صوبه
عظمیم آباد که اگر به یک تگ + پا بدست بیاید مفت است،
شاه عالم را با خود گرفته بشکر بآنصوب کشید - کشیش △

* یعنی ناسود + از صحرای یافتن منت یافتن

+ (ن) تگ و دو △ این معرب قسم است یعنی دئس و داهب -

عیسائیان یعنی سردار فرنگیان شهر را محکم کرد^ه، فوشت که سر بر سر کسیکه داشتیم * او را زدیم و ازین ملک برآوردم، با هواب و بادشاہ کارے نداریم^م سبب این حکمت معلوم نمی‌شود که چیست و محوك سلسله فتنه و فساد کیست؟ اگر انتقیاد منظور است ما مطیع منقادیم^ن حاجت بکشیدن این رفع بیفاید^ه نیست، وگر استیصال ما بگفته^ه نو کیسه گان⁺ نا فهم مقصود است^ه گذر نداریم⁺؛ مزاج بزرگان حکم سیل تند دارد^ه، بهر جانب که رو می‌آرد می‌آرد^ه، ما خسازرا چه سر و سامان که سد راه توانیم شد^ه، طبیعت سرداران را بپاد صرصر فسیبت میکنند^ه ما که مشت خاکیم^ه چه ساز و بروگ داریم^ه، که راه بر توافقیم گرفت^ه - نا معامله فهمان حضور که بی بهره از شعور بودند^ه، فوشن^هن باو مکرے آنها را معمول بر بد دلی^ه فموده^ه باصرار باعث کوچ شدند —

هر گاه تلاقی فریقین در ظاهر آن شهر دست بهم داد^ه، فرنگیان بند و قه^ها گرفته در آویختند^ه، مغلان غیرت بعoram بر خزانه آقا ریختند^ه، نصراویان قدم جرأت پیش گذاشتند^ه - عیسی^ه نام چیله^ه نواب جسارت^ه کود و جان داد^ه، بادشاہ چون قهاشائیان ایستاده^ه مافد^ه، شکست افتاد^ه - نواب که بطرفی از اطراف^ه سی جنگید توقف مصلحت ندیده^ه، با معدودی راه^ه صوبه پیش گرفت^ه، مسافت بعید را بیک فیلم^ه دروزت طی فموده^ه؛

* یعنی کینه کسیکه داشتیم + آن دلیل^ه لتان ^ه آن دلیل^ه لتان ^ه
+ یعنی چاره نداریم △ آن دلیل^ه لتان ^ه آن دلیل^ه لتان ^ه ^ه دلیل^ه لتان ^ه
① (ن) شهر

بمقر خود رسید. از آنجا نقد و جنس و فاموس بضرورت
برآورده روانه فرخ آباد شد —

اگرچه این عالم دارالعجز نیست، اما گاهی چنین هم اتفاق
می افتد که این شکست فاحش بر این چنین لشکر گران کیفران
بود که بقایم علی خان کردہ بودند —

آنچه نصرانیان متصرت خیمه ها و آلات درب وغیره گشته،
پادشاه را با خود گرفتند و با رسیدگی عازم این طرف شدند.
در عرصه هشت هفت روز باو ده که دارالقوار شجاع الدوله
باشد، آمدہ شکرانه این فتح که فوق تصور آنها بود، مجوز ازار
احدے فیکشند. بعد از هفتنه پادشاه را دو لک روپیه ماهیانه
کردہ به الله آباد رخصت کردند که حضرت بطور خود باشند
ساده ذیم و ملک --

(سانحه) در خلال همین حال جواهر سنگهه با لشکر غدار
او، ملها رکه احوال او دوشه آمد، بدعاوی خون پدر، بر
قبه، الدوله رفته، به دهله چسپیده بود. خلقی از گرافی غله
بعجان آه، قتل و قتال، جنگ و جمال قریب دو ماه ماند.
عهادالله که در فکر کناره کردن بود، معه فاموس از قلعه
بهرت پور یو آمدہ، مردمان زاید را بفرخ آباد فرستاد و خود
شریک جواهر سنگهه شد —

آخر از آمد آمد شاه که در این سان تا شاه آهاد آمد و از
تشویش سکهان بی سرو پا بر گشت، مسوده ها همه باطل شدند
و آن جنگ بصلح افجا مید. عهادالله که با ملها، پیش
همه خان ہنگش که ربط درستی داشت رفت؛ و جواهر سنگهه

بهاک خود آمدَه بکارهای دیگر پرداخت . سرداران عهد پدر که بخاطرش نمی‌آوردند، بعضی را کشت و بعضی را مفید ساخت .

نوابِ عہادالملک باین سن یگانہ عصر است، اوصاف • بسیار دارد، چنانچہ پنج شش خط بخوبی می نویسد، شعر ریخته، فارسی، هر دو بامزه می گوید - بحال فقیر عنایتی بیش از بیش می کند؛ هر کاه بخدمت شریف او حاضر شده‌است، خطی برداشته —

(سازنده) تبدیلین مقال ادوار شجاع الدوله آنکه بامیدھمايت کسان که به فرخ آباد رحل اقامست افگنده بود، از آنها غیر شهادت و به مروقی ندیده - ذاچار بالسلهار که ادوار او سبق مدکور شد، طرح سلوک انداخته اذبوهه گرد آورد، و بجنگ فرقگیان برد، چون مقابله فمیتن شد، بادلچهها از طرفین انداختند، گرفتند، دسته‌های فوج دکن، بوائی نمود جرأت خود، بروئے توپخانه رفتہ نیزه بازی نمودند و دست خوفزیز کشودند - عیسائیان از سنگر باهستگی برا آمدَه توپ اندازان بوضعی در آمدند که چشم دکنهایان ترسید و ترکی تمام گردید - آنچنان دست و پا کم کرده گریختند که گوئی درمیان نمودند - در دو سه روز بگوالیار که سه منزلی اکبرآباد، شهریست حاکم نشین و در تصرف آنها بود، رسیدند و حال شکسته خود را در چند روز درست کرده آماده جنگ

جواهر سلگهه شدند. آنجا دعوی شجاع الدارله قطع شد، راضی به رگ بوده، تن تقها پیش فرنگیان رفت. آنها رو ازو گرفته دست از همه چیز بوداشتند و صوبات را بطور او گذاشتند بد عظیم آباد رفتند —

هر گاه رفع حجاب نشد، باز خلعت وزارت پوشیده، خلع العذار بدارالقرار خود که اوده باشد آمد و فشنست —

(ساخته) اینجا دکهنهیان تیره روزگار، با ذوج بسیار، بسوده جواهر سلگهه آمده، اکثر دیهات را تاختند و خراب ساختند. جواهر سنگهه که دلاور مقرریست، از قاعجات برآمده هشت	دکنهیون کی شکست پر شکست اور ملہار راؤ کا شکسته دل هوکر وفات پائی
--	--

فه هزار سوار سکهان که دران ایام دران ضایع آمده بودند، ذوق کردہ رفت و چهرا شد. هنگامیکه جنگ بهم پیوست، آن مدبران رواباختند و ایشان باسر و فهیب پرداختند. چنانچه قریب پاخصه کس با سردارے اسیور کرد آوردن و عرض سپاهگیری آنها بر دند. چون ملہار مرد رودارے بود، شکست بر شکست خورد، از فرط اندوه و غم سه چار منزل رفته مرد —

* یعنی از و شرم کردہ — + (ن) بادشاہ و وزیر —

+ ای مقابل —

د کلیوں اور جواہر سنگھوں
بے شہین نزدیکی رکھنا تھا، راؤ کمسردار
مقرری دکھنیاں است، بافوج کثیر
رسیدہ، بیکی از زمینداران آنطرف
سود جواہر سلگہ چسپید و موجب
فتنه آن ملک گردید، زمیندار مذکور
باشان رفتگی داشت، نوشت که اگر
کی لشکر آرائی، شاہ
درافت کی آمد کی خبر
سنگر دشمنوں کا صلح
کرکے بھاگ جانا

دکھنیاں مرا پایہاں ساختند، یقین خاطر باشد که بھلک
شما هم دست قصرت دراز خواهند کرد؛ آمدن بسرحد
خود من از واجبات است و صرفه من فیض درین است -
این جوان فراغ دامان با اشکر بے پایان رفتہ،
این طرف چدبل که رود خانه مشهور است، دایرہ کرد -
دکھنیاں دو دله شده، طرح یکدی اندختند - هنوز هر دو
اشکر محاذی بودند که خبر آمدن شاہ شایع گشت -
سران * دکھن که از نام او آب می تاختند، جگر در باخته
رهگرائے او طان خود گشتند و بشکستن قید اساری که در
جلگ ملہا ر بگیر آمده بودند، صلح فرمودند - این عزیز
بعضی ذمک بحرا مان را که بادکھنیاں در ساخته، چہا که
نمی گفتند، گوشہاں بواجبی داده باکبوآباد آمد —

راجه از قلعجات، برائے ملاقات او رفت، مرا زیارت
مشت خاک پر و عم بزرگوار بایں تقریب باز میسر آمد؛
همگی پانزده روز آن جا ماندہ عدان آن طرف بگرداد —

ایں بار ہم شاہ درانی تا این طرف
ستلچ کہ روڈ معروٹ است' از
دست سکھان پا درہوا خرابیہا کشید
و بر گشت —

شاہ درانی کا ستلچ کے
اس طرف تک آذا اور
سکھوں کے ہاتھوں سے
تنگ آکر واپس جانا

(سافعہ) درین ولا جواہر سنگہ را
باراجہ مادھو سنگہ پسر جے سنگہ
بر او وے از امورات زیبداری
فاخوشی شد و رفتہ رفتہ بنزع کشید.

جو اہر سلگھہ راجہ
مادھو راؤ میں تدازع
اور جنگ —

ایں جوان جری بخرا بی ملک او کھر بستہ در ظاہر
بیہانہ ملاقات راجہ بجھے سنگہ پسر بخت سنگہ کہ احوال
او رقمزدہ کاک سحر طراز گردیده، بر پھر کہ آبگیر
کلانیست، غیرت بعیره*، و هندوان غسل آن جا را عبادت
مهدانند، رفت و در راه اکثر قریات را بخاک برابر ساخت
بجھے سنگہ اگرچہ جزان بود ایکن رائے صایپے داشت،
آمدہ بر خورد و راستہ صلح شد عہد پیمان بھیان آمدہ
چون جواہر سنگہ بر گشت، سرداران راجہ مادھو سنگہ
نقض عہد نموده آمادہ پیکار شدند، تا دوپھر جنگ نیرو تندگ
ماند، آخر راجپوتان جہالت کیش از اسپان فرود آمدہ،
دست بشمشیر ہا زندد، پائے قبات ائمہ از جا رفت۔

* یعنی جوہل و تالاب + (ن) رائے بہادر سلگھہ
پسر کلان راجہ کہ جوان بجرأت و ہمت آشناست، درین سنگہ
ابه جواہر سنگہ به تقریب غسل آن آبگید رفتہ بود چون
از ان جھا بر گشتند

این جوان دلاور* داد جوانهردی داده، این چنین بلائے صعب را برچیده[‡] چون شام افتاد بر هر دو لشکر شکست افتاد، آتش تیز کهن از هر هو سو زبافه کش است و رعایا بمثل خس و خاشاک می سوزد باید دید که از پرد[§] غیب چه ظهور میرسد —

(سانحه) چون جواهر سنگه بقلعه جات
آمد و فشست، فوج راجپوستان بخیرگی
تمام دست تارابه بدیهات نواح
دراز کردند[¶] و با ست ظهار[‡] دکه نیان راجه مادهو راؤ کا
بیمار هوکر سرجانا اور
لرائی کا خاتمه

آبادیها را خراب نمودند. درین ایام انبوهی از سکه هان آن طرف آب
جون بود. رئیس این طرف بآنها مستظر گشت، طرت گشت، گشت
و خون بمبیان آمد. عالیه تاف گشت، آخر فوج حریف را از
ملک خود بدر کرد[¤]، سرداران سکه هان را بر روی آنها دوانید^{||}
و رفتن خود مصلحت فدید. این قوم دغل بآنها در ساخت و
باین سردار بد باخت. هر کاه بد عهدی این بے سرو پایان دید،
کار بسیار بے مزگی کشید. در همین حال اقبال یاوری کرد
که راجه مادهو سنگه بسبب بیماری که داشت در گذشت.
سر کردگان آن فوج فاچار سر بسر[¤] کرد[¤] برگشتنند و سکه هان
بے ته از همان راه گذشتند —

* (ن) جواهر سنگه و دایه بهادر سنگه ‡ (ن) چیدند
‡ پشت کرمی || (ن) کشید § ملیح

(سافعہ عظیمے) آنکہ درین نزد یکی جواہر سنگھہ کا قتل۔ اُسکے بیتے کی جانشینی اور سارا جانا۔ کھیری سنگھہ کا جانشین ہونا، ابتو اور خانہ جنگی

رسید۔ این سیہ کار مدام شراب میخورد و بر خلق خدا جفا از حد سی برد، چنانچہ در ریاست دہ ساہ باس و فاکس بد باخت، آخر مہوسے بزم کارڈ کار او ساخت۔ سردارے، بنام پسر او کھیری سنگھہ مقرر شد، اختیار بددست ذوکران افتاد، کار ابتر شد۔

اکنوں کار پردازان، نول سنگھہ پسر چار سین سووج مل را کہ در عرصہ فبود، بد فیابت آن طغل بوداشتہ اند، اگر از آب خوب بر می آید خوبست و گرفہ کار بسیار بے اسلوب است۔ وقتیکہ نفاق این قوم به طول کشید و ذوبت کار پردازی ملک بے سفہا رسید، نول سنگھہ و برادر خورد رفعیت سنگھہ کہ قلعہ کھیر باو تعلق دارد، هر دو بعنگ بر خواستند، قریب پانزدہ شبافروز جنگ توب و بان و تیرو تقنگ درمیان ماند۔ چون قلعہ استحکام واقعی داشت، ناچار نول سنگھہ بدر صلح زد و گذاشت۔ هر چند درمیان هر دو برادر بظاهر صلح و صفا شد، اما کینہ باطنی را چہ علاج؟۔ جیسا رام کہ سر کردہ فوج رفعیت سلگھ و مدارالہمہام بود، در لشکر دہنیان، کہ در آن ایام چار پنج منزل آن طرف سی گشتند، رفت: سرداران را ترغیب نمودا، در ملک خود را داد۔ ہمیں ہا کہ حالا کلہ گوشہ

به آسمان می ساینده، بحال خراب باو آمده، زیر دیوار قلعه
کوهیر دایره کردند. آن قدر دل باخته بودند که از هر کس
می پرسیدند، فوج نول سنگه چه قدر است و چه قسم می جنگد.
اگر نول سنگه از جا خود حرکت نمی کرد، کار او باین
خوابی نمی کشید و دکه‌نیان هم بطريق ضیافت چیزی گرفته
میرفتند. چنانچه حرکت بعاقب متهراء کردند که هنگام
شب نا آزموده کاران نول سنگه قریب گوردهن که آن هم معبد
هنودانست، آمده پریشان جنگیدند. صد اینجا و دو صد آفجا
هزاری اینجا و پانصدی آنجا از این جهت هر که هر جا بود،
همان تنها بود، کسی بداد کسی ذرسید، نسیم فتح و ظفر
بر پرچم علمهای دکه‌نیان وزید - اسپان و فیلان و شتران
و آلات حرب بسیار این طرف بدست قلقچیان آذtron افتاد -
بر چنین شکست هم نتوانستند که بقلعه‌جات نول سنگه
بچسبند، غنیمت شهر ده از رود خانه، چون گذشتند و میان
دو آب را خیمه را ساختند. چون اقامت ایشان با متداد کشید،
قیب الدله از حزم بهره وافی داشت، با خود سنجید که این
بلا بالا نخواهد رفت، بداد که آسیبی بشهر رسد، با پسر
و برادر و فوجی که همراه بود، توکل کردند پیش سرداران
آمد، تا جان در تن داشت نگذاشت که دکه‌نیان رو بسوی
شهر کنند. وقتیکه او از سوی مزنی که داشت، از میان رفت،
سرداران بر امورِ از امورات سهل فا خوشی بضابطه خان

پسر او در میان آورده‌ند - آخرالامر او واسوخته بسکرقال رفت،
ایشان قریب شهر آمدَه خیمه‌ها زدند -

چون بد پردازی و ناسازی جاتان از حد گذشت و اطف
با هن و بود با لکلیه رفعه، راجه ناگرمل با بست هزار خانه *
که بسبب این سرد آباد شده بودند و اکثر وابستگی بدامن
دولت این داشتند، برخاستن مقرر کرد، و اجازت از سرداران
آنجا خواست، که آن به چشم و رویان که هنوز در کمین آزار
سردمان اند، بلیت و لعل گذرانیده، خواستند که در بناء
عزم این سر کرد، خلل انداز شوند، و باهستگی دست تطاول
کشانید - هر گاه بیقین پیوست که اینها فمی گذارند، بلکه
سد راه می شوند، راجه نظر بر خدا کرد، انجه لازمه
سرداریست، بکار برده، با هر دو پسر بجرأت تمام سوار شد
و بیرون قلعه آمدَه، چنان همت بامداد غربا گماشت که فاموس
نفوره هم آنجا نگذاشت - از لطف دادار بیهمال و بیهمن نیت
خوب در دو سه روز معد این قافله گران داخل کامان که شهر
سرحد راجه پرتهی سنگهه پسو ماده و سنگهه است که
حال رئیس او را قرار داده اند، گشت - ما قلخ کامان نیز
بسبب علاقه نوکری وابستگی در این اقامست کزیده ایم و
می بینم که آبخور چندے اینجا نگاه میدارد، یا جای دیگر
می برد -

* (ن) مردم دهلی

† بمعنی قسمت

(سانحه) درین ایام مشهور است* که رایات اقبال بادشاہی، بفرخ آباد سایه افگن کشت؛ راجه سرا پیش حسام الدین خان که در مزاج بادشاہ تصرف داشت، فرستاد، رفتتم و عهد

میر صاحب کا راجه کی جا فب سے بطور ایلچی بادشاہ کے لشکر میں جانا اور عہد و پیمان کرنا۔ راجه سے شکر و نجی

و پیمان درست کردہ ام۔ این جا پسر خورد او کہ با من خوب نبود، از آن سبب کہ من با برادران کلانش ربط گونه داشتم، علی الزعم به پدر فہمانیید کہ پیش دکھنیاں رفتمن اوی ا است - چنانچہ بلشکر بادشاہ نہ رفتند و عازم شہر گشتند - نا چار من فیوز معه لواحقان خود برسوانئے تهمام با ایشان شدم؛ چون بشهر رسیدم، زن و فرزند را در سرائے عرب گذاشت، از ایشان برخاستم +

در این ولا سندھیا که یکی از سرداران کلان دیکھن است پیشو رفتہ، بادشاہ را با خود آورد و داخل شهر کرد -

سندھیا کی قوت اور بادشاہ کی ذلت

چندین بویین نو فته بود که سرداران باهم قراردادند که بادشاہ را با خرد گرفته، بر ضابطہ خان پسر نجیب الدولہ مردوم باید رفت - هر چند بادشاہ عمل بیان آورد، فائده فکرد، باین تقریب من هم + هواہ اشکو بادشاہ روانہ آنطرف

*(ن) شد

+ (ن) بعد از دو سه دو ز بارے بہادر سلکھہ بر خوردہ حقیقت حال ہمہ بیان نہ سو دند - او با ما موافق مقدور خود در پرداخت احوال شکستہ تقسیرے نکرد -

+ (ن) با دارے بہادر سلکھہ

گشتم - رفتند و خابطہ خان را بے جنگ گریزا ذیدہ، اموال و اسباب و خانہ و ناسوس او بتصرف در آوردند. بادشاہ را غیر از دو صد اسپیان لاغر و چند خیمه کهنه نه دادند - بادشاہ ازین حركت بسیار بے مزہ مافد، اما چه فائده که دکھنیان مختار، و این جا زور نه ذر؛ چون زور بآنها فرسید، متصدیان حضور بضبط جاگیرات اعزہ این جا پرداختند و بسا عزیزان را ذلیل و خوار ساختند -

من * بگدائی برخاسته بردر هر سر کرد لشکر شاهی رفتم، چون بسبب شعر شهرت من بسیار بود، مردمان رعایت گونه بحال نمیذول داشتند.	میر صاحب کلشکر شاهی که هر سر کردے پاس جانا اور مایوس هونا
---	---

باوے بحال سگ و گربه زندہ ماندم، و با وجیهه الدین خان + برادر خوره حسام الدوله ملاقات نمودم آن مرد نظر بر شهرت من و اهلیت خود، قدرے قلبیله معین کرد و داده بسیار نمود - بادشاہ کو بھر کا کر دکنیوں سے لڑانا اور فاکام رہنا	القصه چون بادشاہ از سر کشندی رئیسان دن دل خوشی نداشت، بے مرضی آنها روانه شهر شده، داخل قلعه گشت - این جا آمدہ فجف خان
--	--

که خود را در اشکر بادشاہی سپاہی می گرفت، بادشاہ را نا سنجیدہ و ناقہ بیده بروین پله آورد که معالات متعینه جات را متصرف باید شد - آخر باصرار تهمام اجازت این امر عظیم '

* (ن) ازین جهت داے بهادر سنگھه دا نیز دستے نماند -

+ (ن) وجہه الدوله - + (ن) دل پرے داشتی -

بې مشورت حسام الدوائه کە با سرداران دىكىن ربط تھام داشت ،
گرفته دە پافزدە ھزار سردم مغلىوك شهر و بېروندجات گورد
آوود و شروع دىر آن مەم فەۋە ، دوازدە معالات نزدىك
شهر را متصرف شده طرف كلاه بىر شىكىست . چون كم سن و نا
دېيدە روزگار بود ، بىگفتە سەفيهان نا مآل اندىش از جائى رفته ،
مىستىعە حرب دكەنديان شد - آنها مشورە كردند كە هەنۇز بادشاھ
ماقا بىگداست ، باين زور و طاقت ارادە مقابله ما كردى است
اگر زور واقعى بېھم خواهد رسايىندە ، كار بىر ماتنگ خواهد كرد ،
بېھتر آنسىت كە دوآبه كوج بطرت شهر فەيام و فرصت نىدادە
كار او بسازىم . اگر در جىڭ از مەيان بىرۇد ، رفته باشد
و گۈنە سر جىڭى زىدە اندۇرە كەنائى را پرا كەنە سازىم و خودش
را بىھال فقيران نىگاھ دارىم ، كە بىنان و نەمك معاشى مى كردى
باشد و دىست نىگر ما باشد -

هرگاھ اين مشورە قرار يافت ، ضابطه	شەھر كا سلامت رهنا
خان را * بوعدە بخشى گرى و سەھارنىپور	كە از تصرف او بىر آوردى بىدادشاھ دىدە بودند ، خوشدل ساختىه ،
رفيق نېوەندە - فوج جات را نىز بىرين مۇوال ھەۋاھ گرفتىدە ،	از مەيان دوآب بىتىرى ھائىئە + تھام ئى براابر در عرصە يىك ھفتە ،
زۇن خوردى ماند - آخر ردۇرى جىڭ بەمەيان آمد ، از آين طرف	برايىر فرييد آباد آمداھ ، عبور درىيا پاياب كردند . دو سە روز
هم نىجف خان دىلەوچان و موسى مەك فەنگى كە باغوا	زىدە ماند .

* (ن) پىسر نىجهب الدوائە — اى بشوخەھائى —
+ (ن) كە نە نوشته بە است —

نجف خان از نوکری جات دست برد اشته، ملاحق این فوج
 فلک زده گشته بودند، پائیه جلادت به میدان معورکه فشردند.
 چون سیاهی فوج دکوهنیان دیدند، مغلان حرام توشه پشت
 داده، روسیاهی گزیدند - اجل رسیدگان چند که جامه هم سر قن
 نداشتند، مفت زخم هائی دامن دار برد اشته، بوادی عدم
 شتافتند. دسته آن طرف میدان را خالی یافته بے معابده به شهر
 در آمد - فیلان بادشاهی ویراق بسیاری را بر سر گریخته کان
 گذاشت، باخود برد - پریشانه چند که جمیع شده بودند، بیک
 چشمک زدن از میان رفتند - تا یکپاس شب گذشته، حسام الدین
 خان بامعذود چند در ریتی استاده مازد و باز برخاسته پیش
 بادشاہ رفت، قریب نصف شب نجف خان نیز مظلومان چند
 را بکشتن داده، داخل دویلی خود شد - شهر کهله که جسته
 جسته آبادی داشت، در این ساخته از سر فو بغارت رفت ماغربا
 را حافظ حقیقی در حفظ خود نگهداشت، صبح جواران این
 طرف تاب مقاومت نداشتند که بمیدان برآیند، سورچال برابر
 دیوار شهر پناه درست کرده، بجنگ بادلچهها آن روز
 گذرانیدند - اقبال بادشاهی کار کرد، و گرفته قلعه مبارک راهم
 می پرازیدند - سلیقه جنگ و استعداد این طرف همان روز
 معلوم شده بود که چون آمد فوج دکوهنیان شد، هوش اکثرب
 رفت و مردم توپ خانه برائی تیاری آلات حرب مثل توپ و
 رهکله و جزایر افتاده و سرب و باروت و بان وغیره، عرضی
 بحضور اقدس کردند، متوجهیان صد روپیه به میر آتش که از
 هر تخلک تواست، تنخواه کردند - هئیت او و سپلت او اگر بینی

دافي که مردمان چنین می باشند - آنچنان در کنجه خزید
که تا جنگ درمیان بود، اورا کسی فدید - آخر روز سوم
حسام‌الدوله سوار شده رفت و صلح داشواه آذها کرد، آمد -
بارے پنجم فو سلامت ماند، کنون باشاره مختار * دکوهنیان
در پی بر آوردند نجف خان و مغلان حرام کوزه + اند، به بینم
که چنان صورت میگردد، این ادب از زدگان چه طور از شهر
برسی آیند و بکجا میروند —

القصه سندھیا که سردار سیوسین دکوهنیان بود، بطرت چه پور
رفت - سرداران دیگر اراده آن طوت آب دارند، غالب که از راه
فرخ آباد بجهافسی بروند، از آن جا سبب آشوب ملک
شجاع الدله شوند —

(سانده) چون زبان زد سردم شهر بود
که نجف خان وغیره سرداران و
مغلان شوره پشت دعویٰ تنخواه در
سر دارند، هر کاه دکوهنیان کوچیده

مغلون کا شهر بدر هوندا
اور دکوهنیون پاس
چلے جانا .

میروند، این جم غفیره بر در بادشه فشسته، متصدیان را تنگ
کرد، زر طلب خود خواهند خواست - لهذا حسام الدله ^۱
بدکوهنیان گفت که این ها نمک بعoram و هنگامه پوداوند، بهر
طوریکه دانید، همتو بر اخراج ایشان بر گمارید - حالا
حسب الاشاره □ او سرداران جنوب در پی آنند که آن قوم را از

* (ن) نواب موصوف
+ (ن) سیه دو
□ (ن) که مختار بودند
‡ بمعنی جماعت کثیر
□ (ن) الارشاد نواب مذکور

شهر بر آرند، چنانچه قدغن است که مغلی در شهر نهاد - وقتیکه این گفتگو بطول کشید و متصدیان حضور در قاعده رفته نشستند و مردم شهر را بند کردند؛ در ظاهر تن ۰گروه به شکوه تا لاهوری دروازه ملچارها بسته، آتش فتنه و فساد بروکردند و بیاطن با دکنیان بالقوه رو کشی آفها نداشتند، در ساختند - چون از هنگامه آرائی کار پیش نرفت و دیدند که در استادگی کشته خواهیم شد، فاچار مهیا برو آمدن شده، با جنوبیان عهد و پیمان نمودند - بعد از دو سه روز نجف خان و دیگر سرکرد هائی مغلان با همه یاران خود در اشکر آنها رفته، اهل دکن که صاحب سلوک اند، و مراعات ظاهر را در هیچ وقت نمی گذارند، در عزت این ازدحام فافرجام تقصیره نکردند - اما آن عزت که در نوکری پادشاه بود، معلوم - در چند روز این جماعت بی حقیقت پراگنده می شود، هر کس بطریق خواهد رفت - و همین مشهور است که بالفعل دکنیان این هدایت معهومی را تا اکبرآ باد باخود می بردند و از آنجا اجازت خواهند داد که هر کس هر جا که خواسته باشد برود -

الحاصل مغلان شرارت بنیاد و جنوبیان سراپا فساد، قریب است که بروند و حضرت ظل سبعه افی بذات قدسی صفات با دو سه مقرر در قلعه مبارک بی تشویش آینده و رونده تشریف دارند - اگر روزے صد بار بر کنگره کنگره حصار جهت سیور بر آیند، کیست که حجاب او ماسفع شود، و گر به بازار پیاده پا برایند حاجب کو که دور باش نهاید - اسلوب چندین

به نظر می آید که اهل حرفه سر بصرها زنده و سپاهی
پیشگان بگداوی دست دراز کند - هر کسی راه خود گیرد، شهر
رونق بسیار پذیرد -

(سافعه) تازه آنکه چون جنوبیان

نجف خان را همراه گرفته، رو با

روے آب آوردند، وزیر حال از صوبه

خود باستظهار نصرانیان یلغار کردَه*

بادشاہ کا حسام الدین

خان کا مغلوں کے

حوالہ کر دینا

به فرخ آباد رسید، و روکش گردید - چون سرداران جنوب

خود را دران مرتبه ذیافتند که حریف آنها شوند، قریب سه ماه

به قیل و قال گذرآذده، خواهان صلح شدند - چون وزیر هم

دلاور مقرر بود، غنیمت دانسته، قبول این معنی نمود -

آخرالامر نجف خان را مختار کار حضور کردَه روانه صوبه خود

شد - دکوهنیان و مشرقیان هم جراب و سوال خود باو سپردَه

به مکان های متصرفه رفتند - چون نجف خان داخل شهر گردید،

رنگ از روے حسام الدوله پرید، دو سه روز درخانه نشست،

بعد ازان پادشاہ در قلعه طلب داشت، کاغذ حساب چند ساله

خود را طلب کرد و همان جا نگاهداشت - مجدد الدوله

عبدالاحد خان پسر عبدالهیجید خان مغفور که از کار پردازان

مقدارے پادشاهی بود، از تغییر راجه ناگرمل، خلعت دیوانی

خاصه پوشید و بکارِ پادشاهی پرداخت - آخر کار بادشاہ

حسام الدین خان را که مختارالملک بود، مجبور ساخته بابت

ذر پادشاهی و تنخواه مغلان بعض هشت صد لک روپیه حواله
فتحم خان در افی وغیره نهود، او را از قلعه بخافه خود بردا
حالاً مغلان مختار اند خواه بکشند و خواه بگذارند:

این شامت اعمال قیامت بسر آورد

(ساخته) عبدالاحد خان که دیوان
حالصه شده بود، و در مزاج بادشاه
دخل تهامی کرد، مختار گشت، و هرچه
می خواست، میکرد؛ کسے را یارا
دم زدن نبود فرج بادشاهی باحال تباہ،

فجف خان کا بادشاہ
کی رائے سے جاتوں پر
حملہ کرنا اور کامیاب
ہونا

بادشاه بیدستگاه، بو سایر شهر و چند ده گذران معلوم،
جات که عبارت از اولاد سورج مل باشد، تا درگاه حضرت خواجه
قطبالدین بختار کا کی که از شهر سه چهار کروہ است،
متصرف بود - فجف خان پیش بادشاه عرض می کرد که
حضرت زندگانی باین قسم ظاهر است، اگر این ملکے که
در تصرف جات است بدست بیابد، نصف دل خوش بسر
می توان کرد - بادشاه می گفت "مگر خواب می بینید،
سخن که از دهن خود زیاده باشد، چرا باید گفت" -
او می گفت "که چنین اتفاق شود، حضرت مرا چه میدهد" -

بادشاه گفت "سوم حصه از ملک من بگیرم، باقی بخش
شهاست" - چون ادبی آن قوم نزدیک شد، روزی فوج آنها
بپیدان کره که قریب درگاه خواجه مسطور علیبدالرحمه
است، آمد و آغاز شوخت کرد، فجف خان با مردمی که

یراق هم نداشتند، حرکت مذبوحی کرد^۲، بروی آنها دوید. آنها که مغورو بودند، بخاطر فیاورده زود بردي نمودند. چون جنگ بهیان آمد صورتی که متصور نبود، جلوه گر شد. یعنی^۳ تا شام آن جنگ زدند، مردمان پادشاه شب بزراعت خام معاشر کرد^۴ هم آن جا اقامت اندختند و کوس شادی ذواختند - صبم آن قدم پیش گذاشته، به بلم کده که حصار مضبوط آنها بود، بفاصله دوازده کرد^۵ از شهر رفته چسپیدند. چند روز جنگ توپ و رهکله درمیان ساند^۶، سردار آنجا گفت از گرفتن حصار جنگ جاگان تمام نمی شود، بیشتر بروید، جنگی که با سردار افست، آن جنگ را بزنید^۷، این حصار را من بی جنگ خالی کرد^۸ خواهم داد. - فجع خان باین سن کم سردار سخن شدو بود، دست از آن حصار بوداشته، همان سردار را آنجا گذاشته اراده پیشتر نمود - چون قریب هوآل که قصبه متصرفه جاتان بود، رسید، کار بدشواری گشید - یعنی فوج سنگین از آن طرف آمد^۸، بر رو استاد، کار کلانی بر سر افتاد^۹ سردار جاتان که نول سنگه فام داشت بالشکر گران و توپخانه بسیار آمد و چهره شد * هنگامه جنگ گردید، فاک جامه هائی بسا کس بخون کشید + رفته رفته زمین به تنگی گرائید^{۱۰}، پرخاش به یراق کو تا آنجا میه سردمان پادشاهی از کثرت فاقها تباہی^{۱۱}، دست از جانها برداشته، پائی ثبات افسردند^{۱۲} و سخت خوردند^{۱۳} و سرددند.

چون فتح باد بار آن قوم بود، سرداران پیاده شده کار را پیش برداشت - آن فوج گران هزینه خورده برگشت - سمو و فام فرنگی که توب و رهکله آن طرف بعراحت و تمایم دیوی ایستاده ماند، آخر روز آن هم رو بفارار نهاد؛ نجف خان که این کار بزرگ بسرداری او سر انجام یافت، کلاه کبج کرد - هر که این ماجرا شنید، خیلی متعجب گردید. سردار جاتان بعصار خود رفت و بر بستر افتاد - این جا بر نجف خان مردم بسیار گرد آمدند، رئیس کلانه شد؛ چون ذر پیش خود نداشت، مردمانرا بزبان نکاهداشت؛ هر کسی که می آمد، ذکر میشد - در چند روز لشکر حکم دریائی به گران پیدا کرد - اگرچه کنار خشک^{*} داشت، اما بتر زبانو[†] کار خود می کرد - چون دید که بسخن هائی دروغ فوج نمی ماند، جگر کرد و سرداران را به عالات جات فرستادن آغاز کرد - آخر این نقش درست بنشست، خودش رفته بعصار تیک که از آن جا دوازده کروه[‡] بود چسپید - سردار آن طرف که بیمار بود، قضا را در گزشت، آنها رنجیت پسر چهارم سورج محل را برداشت، همت بر جنگ گهاشتند - داروغه توپخانه آن قلعه بسرداران این طرف سازشی کرد[‡]، راه درآمد، حصار نشان داد، مردمان یورش نموده در آمدند، و بخارت شهر متذکع شدند - هر کم بغل دو بغل تاس بادله آورد، اسباب بسیار و توپخانه بیشمار، بدست

نجف خان هم آمد - قلقچیان این فوج مالدار شدند' بعد غارت هفت هشت روز' آن قلعه را حواله سردارے کرد' قدم پیش گشاد - کوهیر که حصار دیگرش بود' قصد آذجا نمود' رنجیت که سردار آن قوم شده بود' آن قلعه را خالی گذاشته' آلات جنگ یکشاخ * افگنده' به بهرت پور که حصار محکمیست' رفت - ایشان متصرف این شهر نیز شدند و مال بسیار بدهست سپاهیان آمد - نا چار جاتان پیغام صلح دادند و بکشواری که مادر رنجیت باشد' و از شعور بهرگ داشت' آمد و آشتی خواست - نجف خان بهرت پور را باینها داده و کار بر وقت دیگر گذاشته' باکبرآباد که دارالسلطنت مقرریست و جاتان متصرف بودند' رفته' مهیا چنگ آن قلعه شد - چون اقبال یاور بود' در اندک فرصت نقب داده بدهست آورد - سرداریکه از طرف جاتان دران تمکن داشت' بوعده و وعید بدر کرد - با مردمان آذجا سر کرد + و تهم آبی صوبه را متصرف گشت - بهر که میخواست' معالات آذجا تنخواه می کرد' در چند مالک تهم آن سلک شد - راجها و زمینداران همه سو حساب شدند - اگر جاتان حرکت مذبوحی می کردند' بیک سیلی زدن ناز روی اینطرف نمی آوردند - حسب وعده نجف خان هر کا نجف خان مالک این همه ملک شد و کار او بالا گرفت و در بادشاہ ملک کا تیسرا حصه دینی پر یعنی مدار سلطنت بران قرار گرفت - بادشاہ از نجف خان موافق وعده

* اے یکطرف + اے سلوک کرد + فخر کردن و سر بغلک دسانیدن

سوال سوم حصہ ملک نمود، او در حضور آمدہ گفت که این ھمه فوج کہ بامن است سلک تنخواہ مرد-مان کرده داده ام، حضرت زر سوم حصہ ملک از من سی گرفته باشند - باپشاہ از زبان زیر زبان *داشتُن او اطمینان نداشت' گفت:- این قدر ملک باید گذاشت، کش زدن + مودانه او پیش زور آوری عبدالاحد خان پیش رفت نشد، فا چار معالات سوم حصہ ملک بطور مختار جدا کر داد، و خلعت میر بخشیگری عطا شد، امیرالامرا شد - بعد از چندے از حضور رخصت خواسته، باکرآباد رفت -

عبدالاحد خان سکھوں سے این جا عبدالاحد خان سکھان را از خود کرده، هر چه بالقوه داشت، با نہاد - باعتماد آن جم غفیر بادشاہزاده فرخنده اختر را گرفته برآجہ پتیالہ لشکر کشید - نہ داشت
مل کر راجه پتیالہ پر حملہ کرتا ہے اور پھر صلح کر لیتا ہے

این کہ اگر اتفاق شود، سکھان را بروے فجف خان باید دوانید؛ آن طوف میرفت و خیال این طرف داشت - رفتہ رفتہ کار بآنجا کشید کہ مردم بسواری از لشکر امیرالامرا جدا شده، ملازم مختار گردیدند - چون ملک دار نمود، و تدبیر ریاست خوب نمیدانست، کارها را فا تھام میگذاشت - چندے بسر کرد و بهشورت سکھان با راجه سربسر کرد - زریکه داشت، بخروج آمد، چیزے از بادشاہ خواست-شاہ از طلب کردن زر بے مزه شد

* اے از وعدہ ھائے دروغ او -
+ دست در گردن حریف انداخته آویختن - ± اے صلح کرد -

و نوشت که بھر طوریکہ باشد، آنجا باشد، من ذر ندارم —
 ذواب، شجاع الدولہ تنهہ
 (ساخته) وزیر اعظم امیر معظم ذواب
 شجاع الدولہ کے پاس جاتا ہے
 فرنگیوں کے دارود اور وہ از روت
 اور وہ از روت مروت
 کڑہ و المآباد واپس
 دے دیتے ہیں
 دم هوسنی میزد و خصوصت می کرد،
 برآمد - حریف از راه خصوصت،

بفرنگیان می فرشت: - وزیر کہ این ہبہ فوج نگہ می دارد،
 سر بر سو شہا دارد * - چنانچہ گورنر بھادر کے صاحب است،
 بارادۂ پرخاش پیشتر آمدہ بود، ذواب وزیر کہ مراعات این
 قوم، غالب بیش از بیش می نمود، تنہا پیش آنہا رفت و گفت
 من پاس شہا می کنم و از کسی دیگر فروتنی ذخواهم کشید۔
 درین ہر چہ خواستہ باشد، بشود - یا مرا ہمراہ بہ کامکته
 ببرفند، یا ملک را بطور من گذارذ - فرنگیان سکوک وزیر
 دیدہ دست از ہمه چیز کشیدہ، کڑہ و المآباد را ہم حوالہ
 کردہ، رفتند - سپہر کاسہ باز، چرخ زدن آغاز کرد و زمانہ
 دیگر گشت —

شجاع الدولہ انگریزوں
 هر کا وزیر از آنجا برگشت اکثرے
 از فرنگیان مقدمة الجیش (وزیر شده)
 جنگ را بطور خود مقرر کردند
 پر حملہ کرتا ہے اور
 و چون چشم روہیاہ ها ازین لشکران
 کہ حکم دریاے بیکران داشت،

قریبہ بود، صابطہ خان و سردار ان چند بہ جمعیت دہ دوازدہ

هزار کس الف هر زمین کشیده *، اظهار این معنی نمودند
که ما مردم دولت خواهانیم، سرتاہی نهی توانیم کرد.
وزیر اعظم نظر بر فضل نامتناهی الهی گفت که پس پشت
فوج استاده باشد، اگر چه بعضی از سرکرد ها گفتند که
این قوم غدار است رو فباید داد، میادا در وقت جنگ وجب
تشویش شوند، و چون وزیر جگر دار واقعی بود، پشت چشی
نازک کرد + گفت که "زور اینها را در نظر دارم" به یک
نگ تگ را بخاک در آرم -

صاحبزاده آصف الدوله بهادر که غالباً وزیر اعظم است، در
تردد کارزار، سر گرم بسیار، بهر طرف که رومی آورد،
گرد می انگیخت، زنجیره توپ خانه بزر و تیغ می گسیخت -
وقتیکه هنگامه جنگ گرم ترشد، حریف که غرق آهن برد، از
موم فرم ترشد. گوله ها به این بسیاری می رسیدند که بسیاری
را بخاک و خون می کشیدند - چون زمین تنگ شد، حریف
دید که گذر و گریز نیست، فاچار جگر از سنگ کرد، در
میدان باستاد و دل از جهان بوداشته، تن بوردن داد - زود
بروی بیان آمد، انبوه آن طوف بجان آمد، هوش از سر
دلاران پرید، گوله بسینه اش رسید، صفوتها برهم خوردند،
سر دشمن چون کوئی برند - هرگاه در این اشکر ظفر اثر
آوردند و نمودند روهیله ها زبان به تصدیق کشودند، که هر
عمل را جزاء، و هر کرد، و سزا نیست - چون یقین شد که
او کشته افتاد، شکرانه این فتح وزیر سر بسجده نهاد - لشکرش

بگیر آمد* ، ملک سیم حاصل او ههد در
تصرف وزیر آمد -

فجع خان که دراین جنگ از اکبرآباد آمد* ، ملحق اشکر
وزیر شده بود ، رخصت شده باز باکرآباد رفت -

میر صاحب کی خانہ فقیر در آن یوام خافه فشین بود ،
بادشاہ اثر تکلیف کرد ، نو قدم -

ابوالقاسم خان پسر ابوالبرکات خان

که صوبه دار کشمیر بود و بنی عم عبدالاحد خان مختار است ،
مرعات گونه بکار می برد ، کاہ کاہ باو ملاقات می شد ، کاہ
بادشاہ هم چیزے بپیزے می فرستاد :

نصرعی کاہ کاہ می گویم
کاردنیائے من ہمیں قدر است

وفات شجاع الدوّاه | بعد این فتح عظیم وزیر اعظم ،
امیر معظم ، بشکوه تھام ، داخل صوبہ

شد - چون چشم سپھر بدنبال + اهل روزگار می باشد ، کوئی
کہ چشمی + باین انبوح پر شکوہ رسید - یعنی دستور جگر دار ،
کلان کار ، بسبب آب گردش △ بیماری بھروسائید کہ تدارکش
دشوار بہ نظر می آمد - ہو چند اطہا و فرنگیان بمعاوجہ سعی
ذو دند ، اما فایدہ مترقب نشد - از هشیار سری چون دید کہ
بیماری بطول کشید ، خاف الصدق آصف الدوّاه بہادر را که

* اے بقید آمد + در پیش خرابی کسی شدن
+ چشم رسیدن - بہ بالائے عهن الکمال گرفتار شدن
△ یعنی تغیرات آب و هوای

شایسته کار و جرار و عالم مدار و مدواره فیض و احسان است، بر سند وزارت نشاند، واز جهان فافی داں افشارند - در ماقم آن امیر بزرگ عالیه سیاه پوش گردید، عجب سانده بظهور رسید اگر هزار سال چرخ چرخ میزنه، تا این چنین جوان سودارے همه تن جرأت، سراپا مررت، بهم سی رسد -

بعد از چند مختارالدوله که اختیار کاروبار وزارت و صربه داری داشت، حسن رضاخان کی نیابت فماه اش فرصت فداد و نگذاشت،

از دست خواجه سرانه بسنت نام کشته افتاد، و سر بوادئی عدم نهاد. ذوبت نیابت به حسن رضا خان سرفراز الدوله بهادر رسید - و این سوداریست با تمکین 'متواضع' متصف به حسن خلق، صفت کرم، بر صفت هائی حمیده اش غالب، داجوئی وضیع و شریف را به حسن سلوک طالب، اطاط عهیمش مراچه اکثر را در سی یابد، خداش سلامت دارد -

(سافعه) بادشاہ از طلب کردن زر مختار بی مزه شده، به فیض خان ذوالفقار الدوله ذوشت که خود را بهر طور یکه داند، اینجا رساند او بایهائے بادشاہ شیراوه و دلیراوه روانه حضور بادشاہ کی طلبی پر فیض خان کا آنا اور عبدالاحد خان کا گرفتار کرفا اور اس کا مرض سل میں مبتلا ہونا

گردید. از استھاع ابن خبر که امیرالاسرا می آید، سرکن پر کن با بنوہ، کهان معه بادشاہزاده عبدالاحد خان باهو سوار شد،

دو روز پیشتر از نجف خان مسلطور داخل شهر گشت' و در قلعه
بنده بست کرده داشت - شورے برخاست که ذوالنقار الدوله
آمد' بادشاهه همین مختار را برائے پذیرا شدن * گفت' بتذک تهام
رفت و ملاقات کرد - وقت سوار شدن هر دو بر یک فیل نشستند'
نجف خان عبدالاحد خان را دو رو منافق دافسته، بزبان داشته،
تا دروازه قلعه بدرمی تهم آمد - ازین جا اشاره به مردمان
خود کرد که توپ رهکله و فوج من بلا تعاشا اندر گلنه
بروند و جا بجا ایستاده شوند - هر چند تفاوت میان هر دو
یک پشت کارد بود اگر می خواست' کار مختار می ساخت،
اما نظر بر بنده بادشاهه که این هم بنده است' مرضی
بادشاهه را اول دریافت کنم' بعد ازان هرچه خواهد شد - خواهد
شد چون با این هنگامه پیش بادشاهه آمد' و ملازمت گردید'
آقا دل پری دارد' می خواهد که این را ذکار دارد - از آن جا
بر گشته در میان بازار ایستاد و عرضی فرستاد که من از لحاظ
حضور دست انداز نشدم' اکنون تا ازین جا عبدالاحد خان را
با خود نبرم' نخواهم رفت - بادشاهه در ظاهر گفت و شنود بهیان
آورد' و ببطاطن گفت که بهر طور یکه باشد این را باید
برد - چون مردمان مختار مجبور شده رفته بودند و سکه هان
یکسو شدند - فاچار قول و قسم بهیان آورده که ذعف خان
با من بد نکند و خواهان عزت من فباشد - بادشاهه گفت:
من خدا من شما' بے اندیشه بروید - چون چاره ندید و زمانه
را بطور دیگر یافت' آخر روز بر یک فیل سوار شده از

قلعه بر آمد - امیرالامرا که در بازار انتظار می کشید ' خود، هم سوار شده ' فیل این را برابر فیل خود کرد ' بخانه بود و آن جا نگهداشت - چند روز به ایت و لعل گذرانید که امروز پیش بادشاہ میروم ' فردا می بوم ' بعد ازان گفته که آن جا رفته چه خواهند کرد ' بهتر اینست که پیش من باشند - لیکن هر مال و اموال او دست افاداز نشد - بیست روپیه روز از خانه خود کرد و چند خدمتکار پیش او گذاشته ' خود بامرات ملکی و مالی حضور مشغول شد - رفته کار بجای کشید که سر بغلک رسانید . بسیب سرجیت و علو مرقبت امیران را وقت معبرا بدست نمی آمد - روزی که بحضور می آمد ' در بار می شد ' و گرفته بادشاہ باچند مصادب بسر می کرد - چون جوان بود و شاهجهان آباد طلس مخانه یاران بعیش عشرت ش مايل کردند ' باستعمال منهیات و تهائی زنان ، چنان پرداخت که قوت از بدن زایل شد ' آخر بورض سل گرفتار شد - اطبا کوشش بسیار در علاج او بکار برداشت اما فایده قریب نشد - چون مایوس شد ' بحسرت می گفت که :- من هیچ نمی خواهم ' جز این قدر که زندگی بهائم - در بیماری او زمانه رنگ دیگو گرفت -

فقیر که خانه نشین بود ' خواست آصف الدواله کا میر
که از شهر بدر زندگی از جهت بے
صاحب کو طلب کرنا | اسبابی حرکت متعدد بود - برائے
نگهداشتن عزت من ' در خاطر ذواب وزیرالهماک آصف الدواله

بهادر آصفالملک گذشت که میر پیش من نیاید . بطلسم
 ذواب سلاار جنگ پسر اسحاق خان سوتوں الدوله و برادر خورد
 ذواب اسحاق خان فیض الدوله ، که خالوے وزیر اعظم
 می شوفد' ، نظر بر ربط قدیم که خالوے من بایشان بود' .
 گفتند " اگر ذواب صاحب از راه عنایت ' جهت زادرا ' چیزے عنایت نهایند ' میر البته بیا ید - اشارت رفت که
 چنین باشد ایشان چیزے از سوکار گرفته ' خطی بمن بدوشتمد
 که " ذواب والا جناب شمارا می خواهد ' باید که بهر طوریکه
 دانند ' خود را از این جابرسانند ' . من که دل برداشته نشسته
 بزدم ' به مجرد دیدن خط برخاستم و روافه لکھنؤ شدم -
 چون اراده الهی متعلق بود ' بے یار و یاور و بے قافله و
 رهبر ' در چند روز از راه فرخ آباد ' گذر افتاد -
 مطفر جنگ که از رئیس آن جا بود ' هر چند خواست
 که چندے پیش من بمانند ' دل من آن جا آب فخورد .
 بعد از یک دو روز روانه گردیده بمنزل مقصود رسیدم -
 اول بخانه سلاار جنگ رفقم ' ایشان را خدا سلامت دارد ' عزت بسیاری نمودند - و آن چه می با یست بجناب بندهان
 عالی گفته فرستادند —

<p>پس از پنج چار روز اتفاقاً ذواب عالی جناب ' بتقریب جنگانیدن اخروس ' تشریف آوردند ' منکه آن جا بودم ' ملازمت حاصل نمودم . از فراست دریافتہ فرسودند که میر محمد تقی است ! بعنایت تمام بغل کیر شده ' پاخود</p>	<p>ذواب آصفالدوله سے ملاقات</p>
---	--

در نشیله « بردند » و شعر هائی خود مخاطب نموده خواندند.
 گفتم « سپحان الله کلام الهارک ملک الکلام »؛ از فرط سهو بازمی
 مکلف من هم گردیدند، آذروز چند شعر غزل التهاس نمودم -
 وقت برخاستن فواب، سالار جنگ گفتند که « حالا میر
 حسب الطلب آمده است، بلکان عالی مختار اند، جای برای
 ایشان نهاینک و هر وقتیکه خواسته باشد، طلبداشته صحبت
 دارند ». فرمودند « من چیزی ممکن کرد » پیش صاحب
 می فوستم ». بعد از دو سه روز یاد فرمودند، حاضر شدم، و
 قصیده که در مدح گفته بودم، خواندم. شنیدند و بلطاف تهام
 در سلک بلکان مسلک گردانیدند و عنایت و مهربانی بحال
 من مبدول دارند -

بعد از آمدن من این طرت، آنجا که
 ذجف خان بر بسته افتاده بود،
 انتقال اور سرزا شفیع
 کی وزارت

خان، و افراسیاب خان، و دیگر سوداران، هر کسی بطرت
 خود کشید. چندے کشاکش درمیان راند، آخر موزا شفیع که
 از برادران او بد، برا تنبیه سکهان فوج کشی می کرد.
 باشاره حضور حاضر شد و عبدالاحد خان را عموی خود
 قرار داده، از قید رها کرد. و دیوانی خاصه دهانید، و خود
 بر مسلط ریاست فشست -

(سانحه) چون سفاک و جوار بود، هر یکی ازو خطر مند

می ماند، از سرکشی غلامان نجف خان بے مزا شد، در شهر طرح جنگ انداخت، و نجف قلی خانه را اسیر ساخت - افراسیاب خان آمده، در ظاهر به سردار مذکور پیوست - چون دولت این بابا مستعجل بود، چند روز نکشید که "اطافت" خواجه سرائیکه از طرف وزیر الهمالک بعضو رمی بود، و فی الجمله روزی همد است، و فرنگی از اقرباء سهره فرنگی باهم ساخته هیچکار او را یافتنند درد از بر تافتند - بادشاہ را نیز فهمانیدند که این عزیز بے تمیز است - چون آهن او پختند، و او هم خبر شد، یک آهن پختن* صبر نکرده از شهر بدر زد، و عبدالاحد خان را با خود برد - نا خبردار شدند، خبر او نیافتند - بادشه شقه ها به مردمان شهر و اطراف نوشته که هر جا که بیاباند، نگذارند، و بعضو ر بیارند - فوشه بسردار بلم کوه نیز رسید - اتفاقاً این آنجا رفت - فرود آمده بود، سردارے آن قلعه نوشته را نهود، مضرب گردید - عبدالاحد خان را پیش او گذاشت و خود را گریز اختیار کرد - یک منزل دو منزل پیش رفته، متوقف گشت - در آکبر آباد که احمد بیگ همدانی تسلط داشت، با عهد و پیمان درست نموده، بعنگ یاران حضور مستعد ساخت - او با بست هزار کس همراه او شده روانه گشت - این جا فرنگی و خواجه سرا و دیگر اعزه بادشاہ را از شهر بر آورد، خیمه بر لب دریا استاده کردند - غافل از ریسمان[†] تابیدن او که تا قتل

— کنایه از کله —

* یعنی پاندک مدت —

همراه است، بطنطنه تمام قریب رسیدند - بادشاہ چون دید که کار او بالاست، لطافت علی خان خواجه سراے و فرنگی را بزای آوردن او پیش فرستاد - آنها دویدند، خواجه سزا را گرفتند، و فرنگی را کشتند - بادشاہ بعوات تمام خود را نگهداشت، زور آنها نیز پیش فرفت، بجواب و سوال پرداخته، بسیار کسان را به وعده و عیید از خود ساختند - هرگاه دیدند که بادشاہ، بے جنگ و جدل بدست نمی آید عبدالاحد خان را در میان داده، قول قسم بکار بودند، و اظهار رسوخ و بندهگی نموده، از خیمه بقلعه آوردند - فجف قلی خان و افراسیاب خان و عبدالاحد خان یک دل شده، بکار بادشاهی دخل کردن آغاز نهادند - با همدانی که سرزا شفیع وعده و عیید داشت، همچو نداد - او چند توب و رهکله گرفته، روانه اکبرآباد گردید - اینجا بعد چند روز افراسیاب خان به معالات خود رفت و سرزا مذکور با فجف علی خان در شهر جنگیده، اورا بدست او و پیش بیگم که همشیره فجف خان است، فرستاد و عبدالاحد خان از خانه خود آمد، به چرب زبانی باز کار خود را پیش برد - بیگم مسلط شفیع شده، فجف قلی خان را و رهانید - و بعائمه داد وردانه ساخت - رفته رفته تسلط سرزا شفیع خوب شد - بیرون شهر آمد، متوجه ملک کیری گشت - چون همه ها ازو دلجمعی نداشتند، افراسیاب آمد، همدانی را آورد و سقرر کرد که سرزا برای دلدهی همدانی بخیمه او بیاید، آوردن و بعذر او را کشند - بعد کشته شدن او دور دور افراسیاب خان شد، کار ریاست باو رسید - همدانی باز

بیکانهای خود رفت۔ ایشان در حضور امیرالاسرا شده، بکار
بادشاہی مختار گشتند —

(سانحہ) این جا وزیر اعظم، امیر
مکرم، برائے پذیرہ شدن گذور فربہادر،
کہ از کلکته حسب الارشاد می آمد، و
غالب این تمام ملک او بود، روانہ
کورنر کا لکھنؤ آنا،
اس کا استقبال اور
مهمازداری

شدند - گرد فوج تا آسمان می رسید، این سفر تا الہ آباد
کشید - از آمد آمد صاحب مسلطور، سرداران این ضلعہ ہمہ سر
حساب شدہ، مہیائی دیدن او شدند - یک منزل پیشتر، باذواب
گردون جناب، ملاقات شد - از آنجا با خود در لکھنؤ کہ محل
سکونت است، اور دند - و در ہر منزل ضیافتی جداۓ اتفاق می
افتاد، و خیمه ہائے نو و طعاہائے خوب، و اسپان ترکی
و تازی، و فیلان کوہ پیکر، کشتی ہائے پوشک و جواہر،
بیش بہا، و شربتھائے خوشگوار، میو، جات لاتھصی، تحفہ ہائے
لغز این جا، شمشیر ہائے جنوبی و مغربی، و کمانہائے چاچی -
ہر کا، در دارالقرار لکھنؤ آئندہ و داخل دولت خانہ شدند -
فرہن بوقلمون ہر روز، در گوشہایش، طلاق لخلعہ سوز،
اطرات مکان گلاب پاشیدہ، بستر خواب مالیدہ، لباس بوئے
خوہ برداشتہ، فروہ متحمل پانگداشتہ، دیوار ہائے سیم
گل کرده، ایوانہائے مرتب بعچی و پرده، بہار عنبر، طرفہ
بساطی گستردہ، مکان گرد از بہار بند بردہ، پستہ و بادام

بو داده * ، نقل فرنگی برائے تنقل نہاده ، شبہا رقص زنان پری وش ، نه نے از حوران بہشتی هم داکش ، گلداقہائے شیشه و چینی بسلیقه چیده ، طاقہا یو از سیوا هائے رسیده ، 'رقص فرنگچی' ، تماشائے خوشی ، خافہ جائے خوشی ، هوائی خوشی ، شام سیم بندی کرده † ، آتش بازو سی آوردند - ستارہ و هوائی سر بغلک میزدند؛ تماشائے چراغان دل از دست ربوه ، مہتابی شب را روزے نمودی ، ساعبان ڈر بفت بدین خوبی کشیده که دیده خورشید مثل اوندیده . امیران سر گرم پاسداری ، راجه ها در خدمت گذارو ، مدح خوان شاعران مربوط ، جوانان مضبوط ، در هر خانہ داریست خوب ، ظل مددود و ماء مسکوب ، فروکسدافها برابر جلوه پرداز ، چون باع بدنظر برف به او سیم مذااب \$ خوب بر اسد . از آب گلهائے فالوده الوان شربت آن شیره ، جان ، اقسام فان در وقت طعام فان ، بادام ، بنزاکت تمام ، شیرمال باقرخافی بر خورشید گرم فواخافی ④ . ، فان جوان به آن گرسی و خوبی بود ، که پیر از خود آن پیر افشاری می نمودیل . فان ورقی چنان که اگر وصفش کنم ، دفتر شود ، فان ڙنجیبلی که ذایقه از درکش معظوظ تر شود ، انواع قلیه و دو پیازه ، درمیان نہاده ، فان مہمانان همه بروغن افتاده ، اقسام کباب برستار خوان

* بربیان کرده † یعنی چراغان کرده ‡ بمعنی پائین باغ

— ④ گداخته — \$ گداخته —

دل د پھری کار جوانان کردن —

کشیده، کباب گل* بخوبی و تازگی رسیده، کباب خوش نمک هندی دلهارا از دست می بود، کباب قندهاری + امزجه سوئی خود می آورد، کباب سندگ+ از سختی کشیدگان راه کوفت زایل می کرد، کباب ورق عجب فسخه برشته بود که طبایع را مایل می کرد، کباب هائی متعارف همه بازی و با نمک - قابها ده گذاشت، پیش یک یک پلازها اذواع و آشها اقسام عجب آش در کاسه، سپهان ذی المعود والا کرام —

مهمانه باین وفور، میزبانه همچو دستور، مهمانه باین شوکت، میزبانه باین دوات، مهمانه باین حسن اخلاق، میزبانه باین ریاست آفاق، مهمانه باین خوبی و خوش معاشی، میزبانه چون خورشید به این زر پاشی - مهمانه باین عقل کامل میزبانه باین لطف شامل، چشم روزگار ذدیده، و گوش عقلا فشنیده - بدین گونه روز و شب تا شش ماه گفت و شنود، و باهم معاش و مشورت و صحبت بود —

<p>هرگاه این خبر بحضور رسیده هریکی از امراییان آنجا بفکر خویش افتاد، ملانے کے لئے اکبرآباد لانا</p>	<p>بادشاہ کو فرنگیوں سے عبدالاحدخان کسان را اینجا فرستاد</p>
---	--

با فرنگیان ساخت - افراسیاب خان وغیره را گهان شد که فرنگی اینجا خواهد آمد. چون ذبر دست است، بادشاہ را بطور خود نگاهداشت، آهن ماخواهد پخت که - بهتر آنسست که پادشاه را باکبرآباد

* نوعی از کباب + قسمی از کباب

+ کبابی که بر سلگ گرم کلند —

ک آهن کسی پختن، در فکر کسی بودن

بهریم و مردمان را گرد آوریم، و مرهته که ملصرف رانائی کوهده
واله است، از آن خود کرده، پیغام با فرنگی کنیم - اگر جنگ
اتفاق افتد، افتد، و گرفته ازین دبدبه همانجا باشند - چنانچه
با دشنه را برآورده به اکبرآباد رفتند و در راه عبدالالحد خان
را محبوس ساختند -

(سانحه) وقتیکه به شهر مسلط و شاهزاده حوان بخت
کا ذواب وزیر اور رسیدند، پادشاهزاده جوان بخت از
فرنگی کے پاس آذا آنجا گردیده، پیش نواب وزیر
و فرنگی آمد - مضطرب با مرهته عهد و پیمان درست کردند
او جافب ایشان گرفته، گفت و شنود فرستادن شاهزاده
در میان آوردند - اینجا فرنگی بزبان داشتند که کار ملک
خود که کلکته باشد، مد نظر داشت -

گورذر کا واپس کلکته بعد چندے پادشاهزاده را همراه
جانا اور شاهزادے کو گرفته، از وزیرالملک رخصت شد
واپس بہیج دینا و رفت - هنگام وداع بهردمان
صاحب نواب والا جناب چنان انعام بی احصا مبدل
داشت که در قیاس ذکردرد - بهر کس اسپ و فیل و قبای
بھو بے سر و پا سراپائی + -

چون صاحب از راه در بنا متوجه شد و وزیر بدارالقرار
خود آمد مرهته و افراسیاب خان با محمد بیگ همدانی
اراده پرخاش کردند، او هم سر فروع نیاورده، بعیبگ

اینها ایستاد، و در همین اتفاق کس میر زین العابدین برادر
مرزا شفیع خنجرے با فراسیاب خان حواله کرد. بعد از
دو چار روز مرد، حالا سرداری در حضور نیست، بادشاہ
بیه ذور است: غالب که دور دور مرته شود. بعد این
ساعات فوج مرته و احمد بیگ همدانی باهم جنگیدند،
چون دست بر او نیافتند، عذر کرده همدانی مذکور را
بگیر آور دند * - اینجا صاحب که بادشاہزاده را با خود
برده بود رخصت کرد، چنانچه برگشته آمده اند، یا در
اطراف می مانند، یا پیش بادشاہ می رسند - بالفعل سایه
دواست نواب عالی جناب می گیرند، اینچه ایشان می گویند،
می پذیرند -

<p>میر صاحب کا ذواب اینجا فقیر با ذواب عالی منزلت و ذیر کے ساتھ شکار است در دعا کوئی ایشان بسوی میں جانا اور شکار ذامہ کند. بندگان عالی برے شکار قا موزون کردا</p>	<p>به رائی رفتند من در رکاب بودم، شکار نامہ موزون نهودم. بارے دیگر باز برے شکار سوار شدند، تا دامن کوہ شهالی، تشریف بردند. اگرچه مردمان از فشیب و فضائی چنین و هوائی چنین ندیده بودند. بعد شکار چنین و فضائی چنین و هوائی چنین ندیده بودند. لیکن از سه ماه بدأ الرقرار خود آمدند. فقیر شکار نامه دیگر کفته بحضور خواند، دو غزل از غزلهائے شکارنامه انتخاب زد، خود بدولت مخصوص کردند. بخوبی که می بایست</p>
--	--

و در زمین غزل پسند افتاده، غزل دیگر فرمایش نمودند.
آنهم از فضل الهی گفته شد، زبان مبارک به تحسین کشاند،
و داد سخنوری دادند -

درین ایام بسبب آبگردش بعد عشره مهر المعاشر ای
در مزاج عالی شد، استعلام نمودند، نصیب اعداب طول کشید.
عالمه از خیر و خیرات بهره اندوز شد، و هر کسی دست
بدعا افرشت - حکیم مطلق و شافی برحق شفا داد، برما
و بر عالیان مدت فراوان، ع :-

الهی تا جهان باشد تو باشی

(سانحه) چون در حضور بادشاہ از
مرهقون کا قسلط | غلامان نجف خان که مسلط بودند،
کسی نهاد، مرهقته که قریب بود، قسلط به مردمان ساینده، کوس
امن الہلک زد - بادشاہ مرهقته را مختار ساخت، و روہائی
مردمان نجف خانی بخاک انداخت: اکثر مشوره باو دارند
و امورات رابطه او می گذارند - فوج مرهقته به شاهجهان آباد
هم رفت: زبان زد است که قسلط یافت - سکھان کے اطراف
شهر را می تاختند، حالاً سر حساب شده اند، چراکه
کهان دکھنیاں نمی توانند کشید و بگرد میدان داری اینان
نخواهند رسید بادشاہ بیرون شهر اکبرآباد خیمه داشت،
پس از چند روز روازه دهای شدند - عبدالاحد خان را در
علی گذه که در قصر همشیره نجف خانست، اکثر مردمان
نجف خان در آن قلعه جمع اند، فرستاده؛ مفید ساختند.
مرهقہ مالک الہلک است، هر چه می خواهد می کند، بادشاہ

را چیزے دست برداشتہ میدهد و هر جا که می خواهد' می برد - چنانچہ در شهر یکمہ ساند و به علی گذاه برد' ده پا فرزده روز بعنجگ کشید. آخر بعهد پیمان بیگم را برآورده ازو چیزے از مال فجع خان گرفت و گذاشت - از آنها بادشاہ را برآجپوتان برد، آنها استادگی کرد و اند' بعد از چند روز صاحع از راجپوتان نموده، بادشاہ بشهر دهلى آمد و مرہته در شهر اکبر آباد ماند. چون خیال راجپوتان در سر داشت، باز فوج کشی کرد و به آن طرت رفت - راجه ها همدانی را که سودار نجف خانی بود، طلب داشته رفیق خود کردند - جنگ بهیان آمد، همدانی جرأت نمود و گشته شد - سرداری بعجا او مرزا اسماعیل که همشیر را زاده او بود، یافت - این بابا بعسارت تمام جنگید، بلاه مرہته را بر چید، شکست فاحشی شد، آلات جنگ و اسباب مرہته بالکل رفت - جان خود را غنیمت داشته گریخت و به اکبر آباد آمد - آنها هم مرزا اسماعیل رسیده، ازان شهر برآورد و قلعه را خود چسپید - جنگ قاعده بطول کشید، مرہته صرفه خود بطرف دیگر دید، بادشاہ از شهر بر آمد، به فجع قلی خان که جا ف حصار بود، رفت - آنها جنگ بسیار شد، آخر الامر از نجف قلی جان چیزے گرفته بشهر رسید - درین حال پسر ضابطه خان که غلام قادر نام داشت، بعد از پدر خود متصرف سهارنپور وغیره بود - زوڑے بهر سانیده و فوج سکوان را همراه گرفته آمد - ائمہ محالات پادشاهی که میان دو آبی بودند، ضبط کرد؛ قریب رسیده، از بادشاہ چیزے خواست - بادشاہ جواب داد - او

آفروے آب مورچال بسته، مهیاے جنگ شد چنانچہ یک ماء کسرے زیاده جنگید. بادشاہ اگرچہ فوج و زورے نداشت، به دندان چسپیده، آن بلا را بر چید. آن از آنجا برخواسته، قا گرد اکبر آباد تسلط کرد. اینجا که مرزا اسمعیل بیگ در شهر بقلعه چسپیده بود، روز آن را دیده، تستار بدلت و عهد و پیمان بهیان آمد که با سرهنه ما و شما بالاتفاق خواهیم جنگید. بعد از چند روز سرهنه که اراده آن طرف چنبل داشت، یلغار کرد، رسید. درین روزها اینجا شاهزاده صاحب عالم بود، لیکن تغافل کرد، تنها جنگ بر سر مرزا اسمعیل افتاد، آن بایا پای جسارت افسرد، این جنگ را هم زد. سرهنه گریخته آن طرف گوالیار که در تصرف او بود، اقامت کرد. بعد از چند فوج دیگر طلبداشته، سوگرم پرخاش شد. پانزده روز در ظاهر اکبر آباد جنگ شد، آخر شکست مرزا اسمعیل اتفاق افتاد. غلام قادر خان تماسائی مافد، مرزا مذکور فرار کرد، پیش غلام قادر آمد. این را دید که در احتیاط خود است و بکار من نمی پردازد، ذاچار پیش او مافد، و بعد از چند روز اراده ملک خود نموده، روانه شد —

غلام قادر کا جور و ستم	ناظر پادشاہ کے غلام قادر را پسرو
اور بادشاہ کی آنکھیں	خواند، بود، فوشت کہ شما اینجا
بیاًید، کفته من پادشاہ نمی شنون،	فکال لینا

یعنی طرف سرهنه نمی گذارد. ایشان هر دو شهر رفتند، پادشاہ خود زورے نداشت، به مشورت ذاچار نمک به هرام بندوبست در قلعه کرد، بادشاہ را بوداشت، و سلوکی که

نمی بایست کرد، و تهامت قلعه را غارت کرد، و با پادشاهزاده‌ها از پیشنهاد کردن بود کرد. زر بسیارے بدستش آمد. چشم پادشاه برآورد و پادشاه دیگر کرد؛ چون تسلط کلی یافت، ناظر را فیض قید نمود، و بر شهر هم کار تنگ گرفت. چون غلبه از حد فزون گشت، از مرزا اسماعیل په ہیچ بے مزه شد و در چیزی دادن کوتاهی کرد، آن عزیز با مرهته صلح کرد. درین هنگام فوج مرهته قرباب رسید؛ بعضی از سرداران داخل شهر شدند؛ روپیله قلعه بند گشت، و هنگام شب از راه خضری دروازه، معه فوج و اسباب و زر و مال خود و پادشاهزاده‌ها را و ناظر را و لزاحقان او را نیز همراه بود. نزد شاه دره با فوج سنکر بسته استفاده کرد؛ اخراً اسر مرهته‌ها بے حیاتی او دیده، آن روز آب رفت، مقید جنگ شدند. گاهی ایشان غالبه می آمدند و گاهی آن ملعون. چون قریب یک ماه کشید، علی بهادر ذام سرداره از دکن آمد و گرم جنگ روپیله شد. بعد از دو سه جنگ بجرأت تهامت او را اسیر کردند - مال او اسباب معه پادشاهزاده‌ها ازو گرفتند و قید داشتند. و پادشاه همان شاه عالم کور را مقرر داشتند، و قلعه را دواهه جاتان نمودند، و صد روپیله روز به پادشاه می دهند، و بر تهامت ملک متصرف اند. آن ملعون را بخواری تهامت کشتند، حالا پادشاه مرهته است، هر چه می خواهد می کند. باید دید که چنین تا کجا خواهد بود —

(القصه) جهان عجب حادثه گاهیست

عبرت و خاتمه | چه مکانها خراب گشتند، و چه جوانانی

اڑ هم گزشتند*، چه باشها ویرانه شدند، چه بزم ها افسانه
شدند، چه گلها افسردنند، چه جوانان مردند، چه مجلسها
برشکستند، چه قافاه ها رخت بستند، چه عزیزان ذلت کشیدند،
چه مردمان بجان رسیدند - این چشم عبرت بین چهار دید و آین
گوش شدوا چهار شنید:

هر کاسه سر ز افسوے می گوید
هر کنه خرابه از درے می گوید
د فیاست فسافه پاره ما گفتیم
و آن پاره که ماند دیگرے می گوید

درین مدت کم، این یکقطره خون که داشت می نامند، انواع
ستم کشید، و همه خون گردید - مزاج فاساز داشتم، ملاقات
همه کس کذاشتم - اکنون که پیری رسید، یعنی عمر عزیز
بشققت سالگی کشید، ادثراً اوقات بیمار می باشم، چند در،
چشم کشیدم؛ ضعف بصر اچشم خود دیدم، عینک خواستم و
دست بهم سودم، نظر بر این شعر ترک نظر بازو نمودم:
دیده چون محتاج عینک گشت فکر خویش کن
بو نفس دارند روذ واپسین آئینه را
از دفع اسنان خود چه گویم، حیوان بودم، که چاره تا کجا
جویم، آخر دل برکلدم، و یک یک را از بیخ برکندم:
روزی خود را برنج از درد دندان میخورم
نان بخون تر میشود تا پاره نان می خورم

غرض که از ضعف قوی و بے دماغی، و نا توانی، و دل شکستگی، و آزرده خاطری، معلوم میشود که دیر نخواهم ماند، زمانه هم قبل ماندن نهانده است، دامن باید افشارند - اگر خاتمه بُغیر شود، آرزدست و گرفته اختیار در دست اوست —







